

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علامہ ابن حجر کی نے ”زاد المعاد“ میں اس علم (علم توقیت) کو فرض کفایہ لکھا ہے۔ (چاتر اٹا حضرت ۱/۹۱ مکتبہ المدینہ)



علم توقیت کی اصطلاحات اور استخراج اوقات نماز و سمت قبلہ کے جدید فارمولوں پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب

نصاب توقیت

(حصہ اول)



پیشکش:
المدریۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اوقات الصلاة

DAWAE ISLAMI
INDIA

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”علامہ ابن حجر مکی نے ”زواجر“ میں اس علم (علم توقیت) کو فرض کفایہ لکھا ہے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۹ مکتبہ المدینہ)

علم توقیت کی اصطلاحات اور استخراج اوقات نماز و سمت قبلہ کے جدید فارمولوں پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب

(حصہ اول)

نصابِ توقیت

مؤلف

استاذ التوقیت و سیم احمد عطاری

پیشکش

شعبہ اوقات الصلاة (دعوتِ اسلامی)
المدينة العلمية

ناشر

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

نصابِ توقیت

265

۱۴۴۲ھ - 2023ء (March)

المدينة العلمية

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

نام کتاب

صفحات

پہلی بار

پیش کش

ناشر

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کے ۱۹ حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ”نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَبِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ يَعْنِي مُسْلِمَانِ كِي نَيْتِ اس كِ عَمَلِ سِ بِهْتِ

ہے۔ (العجم الكبير للطبراني، حدیث: ۵۹۴۲، ۶/۱۸۵)

دو مدنی پھول:

{۱} بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

{۲} جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوذ و {۴} تسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر

اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا۔) {۵} رضائے الہی کے

لیے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کروں گا۔ {۶} حتیٰ الوسع اس کا باوضو اور {۷} قبلہ رو

مطالعہ کروں گا۔ {۸} کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ و کلام رسول اللہ کو صحیح معنوں میں سمجھ

کر اور امر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا۔ {۹} درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان

کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا۔ {۱۰} استاد کی توضیح کو لکھ کر ”اِسْتَعِنَ بِبَيْبِنِكَ عَلَيَّ

حِفْظِكَ“ پر عمل کروں گا۔ {۱۱} طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں

گا۔ {۱۲} اگر کسی طالب علم نے کوئی نامناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری

کا سبب نہیں بنوں گا۔ {۱۳} درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل

کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا۔ {۱۳} اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ {۱۵} سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الہی بجالاؤں گا۔ {۱۶} اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعا کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا۔ {۱۷} سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا۔ {۱۸} کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صنف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔ {۱۹} کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔



المدینۃ العلمیۃ

عالم اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو درست اسلامی لٹریچر پہنچانے اور اس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ 1424ھ / جولائی 2003ء سے فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کا عزم پیش نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ چھ ۶ شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی ایک شاخ دوسرے شہر میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 120 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2021ء تک اس کے 23 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

- (1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی و شافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفیٰ (5) شعبہ فیضانِ صحابہ و اہل بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیاء علما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیر اہل سنت (16) ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ دینی کاموں کی تحریرات و رسائل (18) دعوتِ اسلامی کے شب و روز (19) شعبہ بچوں کی دنیا (20) شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (21) شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (22) شعبہ رابطہ برائے مصنفین و محققین (23) شعبہ انتظامی امور

المَدینۃ العِلْمیۃ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں: ☆ بلاصلاحتِ علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔ ☆ قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لانا۔ ☆ افادہٴ خواص و عوام کیلئے علوم حدیث اور بالخصوص شرح حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔ ☆ سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔ ☆ اہل بیت و صحابہ کرام اور علما و بزرگانِ دین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا۔ ☆ بزرگوں کی کتب و رسائلِ جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب و رسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔ ☆ نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا۔ ☆ دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ و اساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات و حواشی کے ساتھ شائع کر کے انکی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَمِیْرُ اَہْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ کی شفقت و عنایت، تربیت اور عطا کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین و اساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کیلئے المَدینۃ العِلْمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المَدینۃ العِلْمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

تاریخ: 15 شوال المکرم 1442ھ / 27 مئی 2021ء

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
35	بُعْدِ سَمْتِی (Zenith Distance)	11	پہلے اسے پڑھیے!
35	اِرْتِفَاعِ شَمْسِ	16	علمِ ہیئت و توحیت
36	اِنْحِطاطِ شَمْسِ	20	اعلیٰ حضرت اور علمِ توحیت
36	میلِ شمس	26	باب 1: قابلِ حفظ امور
37	تعدیلِ ایام	26	تعریف، موضوع، غرض و غایت
38	بلدی گھڑی (Local Time)	27	خطِ استواء (Equator)
38	معیاری گھڑی (Standard Time)	28	عَرْضِ بِلَد (Latitude)
38	G.M.T سے مراد	28	طولِ بلد (Longitude)
39	D.S.T کی وضاحت	29	عالمی خَطِ زوال
39	تعدیلِ مَرَوَج	29	AM اور PM
40	قُطْبِین (Poles)	30	خطِ تاریخِ بین الاقوامی
40	دائرة نصف النہار	31	درجہ (Degree)
41	سمتِ قبلہ	31	دقیقہ (Minute)
44	باب 2: نصف النہار حقیقی	31	ثانیہ (Second)
51	نِصْفِ النَّهَارِ کالغیر لیکولیر	32	سَمْتِ الرَّأْسِ (Zenith)
53	انڈیا کا معیاری وقت	33	سَمْتِ الْقَدَمِ (Nadir)
54	جدول برائے گردشِ شمس	33	أفق (Horizon)
55	تعدیلِ مروج نکلنے کے قاعدے	34	دائرة أفق (Horizon Circle)

104	غروبِ شفقِ آخمر	60	نصفِ النهار کا کلیہ بذریعہ کیلکولیٹر
105	بعدِ سمتی برائے صبح و عشا	65	زوالی فرق معلوم کرنے کا کلیہ
110	وقتِ فجر اور مغرب کا دورانیہ	68	زوالی فرق دیگر نمازوں کے لیے کارآمد؟
110	غروبِ شمس کے بعد کی سفیدی	69	انڈیا میں رائج نظامِ الاوقات
112	شفقِ ایبض و احمر کا دورانیہ	71	باب 3: طلوع و غروب
113	فجر و مغرب کا کم اور زیادہ دورانیہ	71	طلوع و غروب کی تعریف
115	باب نمبر 5: ضحوة کبریٰ	73	مغرب کا وقت کتنا ہوتا ہے؟
115	مکروہ اوقات میں نماز و تلاوت؟	73	بعدِ سمتی برائے طلوع و غروب
116	مکروہ اوقات میں نماز منع کیوں؟	74	میلِ شمس کی مزید وضاحت
117	ضحوة کبریٰ نکالنے کا فارمولا	76	Map/Google Earth
118	ضحوة کبریٰ کا دورانیہ؟	77	Globe/دنیا کا نقشہ
120	وقتِ زوال کے دورانے کا چارٹ	79	کلیہ برائے اوقاتِ شرقیہ و غربیہ
122	باب 6: وقتِ عصر	85	بلندی کے سبب اوقات میں فرق
123	سایہ اصلی اور عوامی غلطی	86	جہاز میں افطار کب کریں؟
123	مثل اول و مثل ثانی	87	فتاویٰ رضویہ سے ایک سوال و جواب
124	مثل اول و ثانی کے لیے بعدِ سمتی	89	کلیہ برائے بعدِ سمتی بسبب ارتفاع
125	مثل اول و مثل ثانی کا فارمولا	90	بلندی دگنی ہونے سے فرق دگنا؟
131	باب 7: سمتِ قبلہ	92	باب نمبر 4: صبح و عشا
134	سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ	94	صبح صادق و کاذب کی وضاحت
135	قدر انحراف از نقطہ اعتدال کا کلیہ	95	اعلیٰ حضرت اور صبح صادق و کاذب
140	سورج کی مدد سے سمتِ قبلہ نکالنا	102	بغیر مشاہدات اوقات نکالنا؟

179	دن رات بڑے چھوٹے کیوں ہوتے ہیں؟	143	سمتِ قبلہ نکالنے کا دوسرا طریقہ
180	سردیاں اور گرمیاں کیسے آتی ہیں؟	147	سائے کی مدد سے زاویہ بنانا
180	چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات؟	149	کمپاس کی مدد سے سمتِ قبلہ نکالنا
181	دو شہروں کے اوقات میں فرق؟	152	باب: 8: متفرقات
182	عالمی گھڑی کہاں ہے؟	152	محب اوقات کا بیان
182	ملکوں کا معیاری وقت مختلف کیوں؟	154	تجھیل و تاخیر سے مراد
183	رمضان کبھی سردی کبھی گرمی میں؟	157	اوقاتِ نماز میں ہر سال فرق؟
184	D.S.T کیا ہے؟	158	رمضان کبھی سردی کبھی گرمی میں کیوں؟
184	صبح صادق و کاذب میں فرق؟	159	ہندی مہینوں کا حساب
184	نقشہ نظامِ الاوقات کیسے تیار ہوتے ہیں	159	فروری 28 یا 29 کا کیوں؟
185	ایک شہر کے نقشے سے دوسرا تیار کرنا؟	161	دعوتِ اسلامی کی موبائل ایپلی کیشن
185	نقشہ نظامِ الاوقات دائمی ہو سکتا ہے؟	164	گھڑی کا وقت درست کیسے کریں؟
185	کمپاس کیسے کام کرتا ہے؟	165	ایک جگہ سے دوسری جگہ کا ہوائی فاصلہ
186	بغیر کمپاس سمت کیسے معلوم کریں؟	165	ہوائی فاصلہ نکالنے کا فارمولا
186	سمتِ قبلہ کیسے معلوم کریں؟	168	بلڈنگ یا ٹاور کی بلندی معلوم کرنا
187	باب: 10:	169	وقت کی مدد سے ”بُعْدِ سمتی“ نکالنا
187	سائینٹفک کیلکولیٹر کے استعمال کا طریقہ	172	سائے کی مدد سے بُعدِ سمتی معلوم کرنا
193	جدول ”میلِ شمس“ و ”بلدی زوال“	173	طلوع و غروب سے بلندی معلوم کرنا
205	انڈیا و دنیا کے شہروں کے عرض و طول	176	سورج دیکھ کر گھڑی ملانا
214	مشقوں کے جوابات	179	باب: 9: دلچسپ سوال جواب
224	تقارید، مصنف کی کہانی و جدید علماء کے تاثرات	179	دن رات کیسے آتے ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پہلے اسے پڑھیے!

علمِ توقیت کو مشکل علوم میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ اسی سبب سے دورِ حاضر میں علمِ توقیت سے اس قدر دوری اختیار کی گئی کہ اب اس علم کے ماہر دنیا بھر میں گنتی کے چند افراد ہی ملتے ہیں۔ نیز بقدرِ ضرورت یہ علم جاننے والے افراد کی تعداد بھی بہت کم ہے۔ دوسری طرف اس علم سے ناواقف بعض افراد نے ایسے نظامِ الاوقات بنائے جن میں کافی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ بعض پروفیسر حضرات نے اوقاتِ الصلوٰۃ کے سافٹ ویئر (Software) بنا کر اس علم کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی لیکن ان میں بھی اکثر ناقابلِ اطمینان ہیں اور چند جو بہتر ہیں وہ بھی امامِ اہل سنت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی تحقیقات کے عین مطابق نہیں۔ بالفرض اگر بالکل درست سافٹ ویئر بھی تیار کر لیے جائیں، پھر بھی اس علم کے سیکھنے سکھانے کی ضرورت ہر گز ہر گز ختم نہیں ہو سکتی۔

”نصابِ توقیت“ کتاب کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! استاذِ التوقیت حضرت مولانا وسیم احمد عطاری صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اسی ضرورت کے پیشِ نظر ایک کتاب بنام ”نصابِ توقیت“ مرتب کرنے کا ارادہ کیا۔ علمِ ہیئت (Astronomy) و توقیت (Time Keeping) سے متعلق ضروری قواعد پر مشتمل یہ کتاب 2 حصوں پر مشتمل ہوگی۔ پہلا حصہ جو آپ کے ہاتھوں میں موجود

ہے اس میں تقریبی اوقات کے حصول کا طریقہ مع امثلہ (Examples) سکھانے کی سعی کی گئی ہے (انڈیا کے لحاظ سے ضرورتاً ترمیم و اضافہ کیا گیا ہے)۔ جبکہ دوسرے حصے میں تحقیقی اوقات کے حصول کے طریقے بیان کیے جائیں گے۔ کتاب کا انداز اور اسلوب اس قدر آسان رکھا گیا ہے کہ فقط میٹرک سطح کی ریاضی جاننے والے بھی باآسانی سمجھ سکیں۔ ان دونوں حصوں کے مطالعہ سے کوئی فنِ توقیت کا ماہر تو نہیں بن سکتا البتہ اس قدر علم توقیت اِنْ شَاءَ اللہ سیکھ لے گا کہ ساری دنیا کے لئے اوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ بالکل درست نکال لے۔ (Direction of Qibla)

پہلے حصے میں گرین وچ (Greenwich) وقت سے روزانہ دن 12 بجے کے ”میلِ شمس“ اور ”تعدیلِ ایام“ لیکر ساری دنیا کے لئے اوقاتِ نماز نکالنے کا طریقہ اپنایا گیا ہے تاکہ استخراجِ اوقات کا طریقہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کا ایجاد کردہ خاص تحقیقی فارمولہ برائے عصر جس میں انکسار (Refraction) و نصف قطر (Semi Diameter) کا بھی حساب رکھا جاتا ہے، اور اسی بنا پر اسے حل کرنے میں کافی پیچیدگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ دوسرے حصے میں اس فارمولے کو Scientific Calculator کی مدد سے حل کرنے کا آسان طریقہ پیش کیا جائے گا۔

نیز تفاوتِ بسببِ ارتفاع (Height Correction) کا قاعدہ عام فہم انداز میں سمجھایا جائے گا۔ اوقاتِ طلوع و غروب کی انتہائی درستگی کے لئے درجہ حرارت (Temperature) اور ہوا کے دباؤ (Air Pressure) کے فارمولے

بھی مع امثلہ (Examples) بیان کیے جائیں گے۔ اس کتاب میں اوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ کے لئے دنیا بھر کے مختلف مقامات کی مثالیں بھی ڈال دی گئی ہیں تاکہ ”علمِ توقیت“ کے متعلق ذہنوں کو شکوک و شبہات سے بچایا جاسکے۔

”Prayer Times“ سوفٹ ویئر اور ایپلی کیشن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دنیا بھر کے مسلمانوں تک درست نظامِ الاوقات پہنچانے کا جذبہ لیکر قبلہ استاذ محترم نے ایک سوفٹ ویئر تیار کرنا شروع کیا۔ مجلس I.T (دعوتِ اسلامی) کے تعاون سے تقریباً 5 ماہ میں جب یہ تیار ہو گیا تو اب اسے لاؤنچ کرنے کا مرحلہ تھا چنانچہ 14 رمضان المبارک 1426ھ مطابق 18 اکتوبر 2005ء کو مرحوم رکنِ شوریٰ مفتی دعوتِ اسلامی مفتی فاروق عطاری المدنی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی اجازت سے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کر دیا گیا۔ اس سوفٹ ویئر میں دنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات کے اوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تحقیقات کے عین مطابق دیے گئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ان خصوصیات کے ساتھ ساتھ دیگر کئی اور خصوصیات کی حامل ایک موبائل ایپلی کیشن (Mobile Application) بھی شعبہ اوقاتِ الصَّلَاة (دعوتِ اسلامی) نے لاؤنچ کی ہے۔

اس موبائل ایپلی کیشن (Mobile Application) کے ذریعے لاکھوں کروڑوں مقامات کے درست اوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ باسانی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

علمِ توقیت کی تدریس

جامعۃ المدینہ کے تخصّص کے درجات میں ۱۴۲ھ ہجری مطابق 2006 عیسوی سے باقاعدہ علمِ توقیت کی تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا گیا تھا۔ ”شعبہ اوقات الصلاة“ کے تحت آن لائن کورسز بھی جاری رہتے ہیں۔ تحقیقی درجہ (Final Level) کی تدریس استاد صاحب خود فرماتے ہیں۔ حال ہی میں ایک سالہ آن لائن کورس 2020 تا 2021 مکمل ہوا ہے۔ جس میں مختلف ممالک سے علماء، فضلاء، انجینئرز، ٹیچرز اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کورس کی تکمیل کی سعادت پائی ہے۔

استاذ صاحب کی تدریس میں اس بات کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے کہ اوقات اور سمتِ قبلہ نکالنے کے لیے سائینٹفک کیلکولیٹر (Scientific Calculator) اور دیگر جدید آلات کا استعمال بھی طلباء کو سکھایا جائے نیز ممکنہ صورت میں مشاہدات بھی کروائے جائیں۔

شعبہ اوقات الصلاة (دعوتِ اسلامی) کا قیام

اس علم کی اہمیت و افادیت اور ضرورت کے پیش نظر عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک و دعوتِ اسلامی کے تحت بروز بدھ کیم شعبانِ المعظم 1431ھ ہجری مطابق 14 جولائی 2010 عیسوی کو باقاعدہ ایک مجلس بنام ”مجلسِ توقیت“ قائم کی گئی۔ اس مجلس کے اہداف میں چھوٹے بڑے شہروں اور دیہاتوں کے درست اوقاتِ نماز اور سحر و افطار

بنانے کے ساتھ ساتھ علمِ توقیت کو نئی جلا بخشنا بھی رکھا گیا۔ (دعوتِ اسلامی کی مجلس شوریٰ کی طرف سے 2021 کے اوائل میں ”مجلس توقیت“ کا نیا نام ”شعبہ اوقات الصلّٰة“ (Prayer Timings Department) رکھا گیا ہے۔)

شعبہ اوقات الصلّٰة کی خدمات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شعبہ اوقات الصلّٰة (دعوتِ اسلامی) نے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے ایجاد کردہ علمِ توقیت کے اصول و قوانین کے مطابق دنیا بھر کے بے شمار شہروں (بشمول حَرَمَیْنِ طَیْبَیْنِ) کے اوقاتِ نماز اور سحر و افطار کے نقشہ جات تیار کئے ہیں۔ ان نقشہ جات کو مکتبۃ المدینہ نے چھاپ کر مقامی مساجد اور گھروں کی زینت بھی بنا دیا ہے، بلکہ شعبہ اوقات الصلّٰة کے اراکین کی کوشش سے انڈیا کے کئی شہروں کے نظام الاوقات منظر عام پر آچکے ہیں۔ جبکہ بیسیوں شہروں کے سحر و افطار سوشل میڈیا اور دعوتِ اسلامی کے چینل پر ڈسپلے کئے جاتے ہیں۔

اللہ پاک اپنے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بالخصوص شعبہ اوقات الصلّٰة (دعوتِ اسلامی) کو نافع عام بنائے۔

اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعبہ اوقات الصلّٰة

(دعوتِ اسلامی)

4.10.2021

علم ہیئت و توقیت

علم توقیت کی اہمیت

خليفة اعلیٰ حضرت، مَدِيْنَةُ الْعُلَمَاءِ مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

عِلْمُ هَيْئَتِ (Astronomy) و توقیت (Time Keeping) انتہائی درجہ کارآمد اور مسلمانوں بالخصوص علما کے لیے نہایت ضروری ہیں مگر افسوس کہ ان علوم سے بہت زیادہ استغنا (بے پروائی) سے کام لیا گیا۔ یہ وہی مبارک علم ہے جسے جاننے سے خداوندِ عالم (اللہ پاک) کی معرفت بروجہ کمال حاصل ہوتی ہے۔ امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

”مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْهَيْئَةَ وَ الشَّمْسِيَّاتِ فَهُوَ عَيْنِيْنِ فِي مَعْرِفَةِ اللهِ تَعَالَى“ یعنی جو شخص ہیئت (Astronomy) و تشریح نہیں جانتا وہ اللہ کی معرفت میں نامرد ہے۔

(مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: یہ وہی علم ہے جس کے جاننے والے کی خود رُبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ نے قرآن مجید میں تعریف کی اور انہیں اُولُو الْاَلْبَابِ (یعنی عقلمند) فرمایا، جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:)

﴿ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الْاَنْبِيَاۡ وَ الشَّمٰسِ اٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۰۱﴾
 الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اِلٰهَهُمْ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ اَعْلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
 وَالْاَرْضِ سِرًا بَيِّنًا مَا حٰكَمْتَ هٰذَا اَبٰطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ قَمَعًا عَدَابَ النَّاسِ ﴿۱۰۲﴾

ترجمہ کنز الایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدا کُنش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے۔ جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور

آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ اے رب ہمارے! تو نے یہ بیکار نہ بنایا، پاکی ہے تجھے، تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (پ ۴، ال عمران: ۱۹۱، ۱۹۰)

یہ وہ علم ہے کہ نماز کی صحت روزہ کی درستی اسی پر موقوف ہے۔ یہ وہ علم ہے کہ مسائل نکاح و طلاق میں اس کی ضرورت ہے۔ احکام فرائض میں اس کی حاجت ہے۔ حج کے راستہ میں اس کی طرف محتاجی۔ کیا بغیر اس علم کے اس دور تمدن و ترقی میں کہ نظم اوقات (وقت کا حساب) ساعت (Clock) سے ہوتا ہے کسی شخص کو اوقات نماز کی تمیز ابتداء و انتہاء (نماز کا وقت شروع یا ختم ہونے کی پہچان) اوقات صوم و صلوة کی معرفت بغیر اس علم کے ممکن ہے؟

کیا بغیر اس علم کے صحیح سمتِ قبلہ کا علم ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں۔ اگرچہ مسجدوں کی عمارتیں ایک حد تک اس ضرورت سے لوگوں کو سبکدوش کر سکتی ہیں مگر مسجد بنانے کے لئے تو اس فن کا جاننا ضروری ہے ورنہ صحیح سمتِ قبلہ کونہ ہو گی جیسا کہ ”بانکی پور پٹنہ“ کی بعض مسجدیں بالکل خلاف سمتِ قبلہ بنی ہوئی ہیں۔ مسجدوں کو جانچنے کے لئے بھی اس علم کی ضرورت ہوئی۔

کیا سفر حج میں کوئی شخص بغیر اس فن کی مدد کے سب نمازیں صحیح سمت پر پڑھ سکتا ہے؟ عام لوگوں کا خیال ہے کہ مَكَّةَ مُعَظَّمَةً رَادِمًا لِلَّهِ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا ہندوستان سے پہنچہم (مغرب کی جانب) ہے۔ اسی طرف جہاز جا رہا ہے (لہذا) وہی سمتِ قبلہ ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ جو (بحری) جہاز بمبئی سے جدہ جاتا ہے دکھن (جنوب کی طرف) مڑتا ہوا پہنچہم

(مغرب) کی طرف جاتا ہے یہاں تک کہ محاذاتِ مکّہ مُعَظَّمہ ذَاہَا اللّٰهُ شَرَفًا وَ تَعْظِيْمًا (یعنی مکّہ مُکَرَّمہ کی سیدھ) سے اور آگے نکل جاتا ہے، تب جدہ میں آکر ٹھہرتا ہے یہاں سمتِ قبلہ بالکل مشرق کی طرف ہو جاتا ہے اور جو (بحری) جہاز بمبئی سے جدہ جاتا ہے بمبئی سے اُتر (شمال) کی طرف آتا ہے پھر دَکْہَن (جنوب) کی طرف سے ہوتا ہوا جدہ پہنچتا ہے تو بمبئی سے چھوٹے وقت سمتِ قبلہ پَجْہَم (مغرب) ہے اور جدہ پہنچ کر پُورب (مشرق) کی طرف ہے۔ راستہ میں نصفِ دَور (Half Circle یعنی 180 درجے) قطع کرنا پڑتا ہے۔ غیر ہیئتِ داں کیا جاتا ہے کہ کس دن کتنا انحراف کرنا ہو گا اور کہاں پر کونسی جانب مڑنا ہو گا؟ کیا صرف قُطْب نما (Compass) رکھ لینا کافی ہو گا؟ وہ تو صرف سمت کو بتائے گا مگر آج کس قدر انحراف کی ضرورت ہے کل کس قدر، بغیر ہیئت و توقیت جانے معلوم نہیں ہو سکتا۔

کیا کوئی شخص بغیر اس علم کے صحیح منتہائے سحری (سحری کا آخری وقت)، صُخُوۃ کُبریٰ، غُروبِ اَقْتَاب جن تین وقتوں کی روزہ میں حاجت ہوتی ہے، بتا سکتا ہے؟ کیا کوئی شخص بغیر ہیئت جانے ہوئے صبحِ صادق، طُلوعِ شمس، نِصْفُ النَّہَار، ایک مِثْل، دو مِثْل، غُروبِ شَمْس، غُروبِ شَفَق (سورج کے ڈوبنے کے بعد افاق پر پھیلی ہوئی سرخ و سفید روشنی) جن کی ضرورت نمازوں میں ہوتی ہے بتا سکتا ہے؟

کیا کسی شخص سے یہ سوال ہو کہ ہندہ کا انتقال فلاں شہر میں طُلوعِ اَقْتَاب کے وقت ہو اور اس کے شوہر نے دوسرے شہر میں اس کی حقیقی بہن سے طُلوعِ اَقْتَاب کے

اسی دن نکاح کیا تو یہ نکاح ہو یا نہیں؟ یا ہندہ حاملہ کو اس کے شوہر نے کسی شہر میں طلوعِ آفتاب کے وقت طلاق دی اور ہندہ دوسرے شہر میں طلوعِ آفتاب کے وقت لڑکا جنی تو عدتِ مُنْقَضٰی (ختم) ہوئی یا نہیں؟ یا زید کا انتقال ایک شہر میں طلوعِ آفتاب کے وقت ہوا اور اس کے بیٹے کا دوسرے شہر میں طلوعِ آفتاب کے وقت انتقال ہوا تو کس کا تزک کہ کس کو ملے گا؟ یا دونوں غزقی و ہندمی (ایک ساتھ ڈوب کر مر جانے والوں) کی طرح سمجھے جائیں گے؟ پھر ان دونوں شہروں میں تفاوت اگر فقط طول (Longitude) میں ہے یا فقط عرض (Latitude) میں یا طول و عرض دونوں میں تفاوت ہے تو اس ”نکاح و طلاق و عدت و ترکہ“ کے حکم میں کیا فرق ہو گا؟ نیز اگر یہی سب صورتیں غروبِ شمس کے وقت ہوں تو کس صورت میں کیا حکم ہو گا؟ اور اگر نِصْفُ النَّهَارِ کے وقت واقع ہوں تو اس کا کیا حکم ہو گا؟ پھر اگر ”زائِدُ الْعَرْضِ بِلَدٍ“ میں نکاح و طلاق اور باپ کی موت واقع ہو تو کیا حکم ہو گا؟ اور ناقِضُ الْعَرْضِ شہر میں ہونے سے کیا فرق پڑے گا؟

نیز اگر یہی سب صورتیں دو شہروں میں مثلاً چھ بجے واقع ہوئیں تو اگر دو شہروں کا وقت کمپاس ٹائم (Sun Clock) سے ہے تو کیا حکم ہو گا؟ لوکل ٹائم ہے تو کیا فرق ہو گا؟ اور ریلوے ٹائم (معیاری وقت / Standard Time) ہونے کی صورت میں مسئلہ کا کیا جواب ہو گا؟ اور اگر ان دونوں شہروں میں اوقات مختلف رائج ہیں ایک میں لوکل ٹائم دوسرے میں ریلوے (Standard Time) یا کمپاس ٹائم (Sun Clock) تو مسئلے پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟ پھر اگر تَعْدِيلُ الْاَيَّامِ ”زائِد مُتَزَائِدٍ“ یا ”زائِد

مُتَنَاقِص“ ہے تو کیا حکم ہے؟ اور اگر ”ناقص مُتَزَائِد“ یا ”ناقص مُتَنَاقِص“ ہے تو کیا جواب ہوگا؟ کیا کوئی شخص ان مسائل اور اسی قسم کے دیگر مسائلِ فقہیہ جن کا تعلق وقت سے ہے بغیر ہیئت و توقیت جانے صحیح و تشفی بخش جواب دے سکتا ہے؟ ہر گز نہیں۔ (تھوڑا آگے چل کر فرماتے ہیں:) ”الغرض جب یہ فن اس درجہ مہتمم باللسان اور کار آمد ہے کہ عبادات و معاملات سب میں اس کی ضرورت ہے، حیات اور بَعْدَ الْمَمَاتِ ہر وقت اس کی حاجت پھر اس سے غفلت کس قدر افسوس و حیرت کی بات ہے۔“ (1)

اعلیٰ حضرت اور علمِ توقیت

اس علم پر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی کوئی مکمل کتاب تو نہیں البتہ مختلف رسائل اور فتاویٰ کی صورت میں ہر عنوان پر بے مثال تحقیق فرمائی ہے۔ فتاویٰ رضویہ (رضاناؤنڈیشن کی جلد 5 کے ”باب الأوقات“ میں، نیز جلد 10 کے صفحہ ”567“ تا ”594“ اور ”616“ تا ”628“ پر علمِ توقیت کے موتیوں کو تحقیق کے دھاگے میں پرویا ہے۔ نَضْفُ النَّهَارِ شرعی و حقیقی، بوقتِ طُلُوعِ و غُرُوبِ ”وقتِ کراہت“ کی مقدار، سَمَتِ قَبْلَهُ، نقشوں کے ذریعے صبحِ صادق و کاذب کی پہچان، صبحِ صادق معلوم کرنے کا قاعدہ، طُلُوعِ و غُرُوبِ کے وقت انکسار کی تحقیق، پہاڑی اور میدانی علاقوں کے اوقاتِ طُلُوعِ و غُرُوبِ میں فرق، نیز مثلِ اَوَّلِ و ثَانِي کے وقت انکسار کی تحقیقات الغرض اعلیٰ

○ ● ☀ ☾

1... الْجَوَاهِرُ وَ الْيَوَاقِيتُ فِي عِلْمِ التَّوَقِيتِ معروف بہ توضیح التَّوَقِيتِ، ص ۵-۲ بتغیر قلیل اہل سنت

برقی پریس مراد آباد ہند

حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے علمِ توقیت کی الجھی گتھیوں کو سلجھا دیا۔ بلکہ اس علم کے قواعد و ضوابط میں سے بعض تو خود اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ایجاد فرمائے ہیں۔

قواعدِ توقیت کی ایجاد

مَلِكُ الْعُلَمَاءِ مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے متعلق فرماتے ہیں: ہیئت و نجوم میں کمال کے ساتھ ”علمِ توقیت“ میں کمال تو حدِ ایجاد کے درجہ پر تھا۔ یعنی اگر اس فن کا موجد (ایجاد کرنے والا) کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ علما نے جستہ جستہ اس کو مختلف مقامات پر لکھا ہے لیکن میرے علم میں کوئی مستقل کتاب اس فن میں نہ تھی۔ اس لیے جب میں نے اور میرے ساتھ ❀ مولوی سید شاہ غلام محمد صاحب بہاری، ❀ مولانا مولوی حکیم سید شاہ عزیز غوث صاحب بریلوی، ❀ مولوی سید محمود جان صاحب بریلوی، ❀ حضرت حُجَّةُ الْإِسْلَام صاحب زادہ، والا جاہ مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب بریلوی، ❀ مولوی نواب مرزا صاحب بریلوی نے اس فن کو حاصل کرنا شروع کیا، تو کوئی کتاب اس فن کی نہ تھی۔ جس کو ہم لوگ پڑھتے۔

اسی وجہ سے اعلیٰ حضرت خود ہی اس کے قواعد زبانی ارشاد فرماتے۔ اسی کو ہم لوگ لکھ لیتے۔ اور اسی کے مطابق عمل کر کے اوقاتِ نِصْفِ النَّهَارِ، طُلُوعِ، صَبْحِ، صَادِقِ، عِشَاءِ، ضُخْوَةِ كُبْرَى، عَصْرِ نکالتے۔ ایک زمانہ تک تو وہ قواعد ہم لوگوں کی کاپیوں میں لکھے رہے۔ پھر میں نے ان سب کو ایک کتاب میں جمع کر کے پوری توضیح و تشریح کے ساتھ مع مثال بلکہ امثلہ لکھ کر اس کا نام ”الْجَوَاهِرُ وَالْيَوَاقِيتُ فِي عِلْمِ الشُّوقِيتِ“

معروف بہ تَوْضِيحُ التَّوْقِيْتِ“ رکھا۔ (1)

اعلیٰ حضرت کی توقیت دانی، انہیں کی زبانی

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اوقاتِ صحیح نکالنے کا فن جسے علمِ توقیت کہتے ہیں، ہندوستان کے طلبہ تو طلبہ اکثر علماء اس سے غافل ہیں، نہ وہ درس میں رکھا گیا ہے نہ ہیأت کی درسی کتابوں سے آسکتا ہے۔ فقیر نے اس فن میں نہ نری کتابی باتوں پر اعتماد کیا، نہ خالی دلائل ہندسہ پر، نہ تنہا تجربہ و مشاہدہ پر، بلکہ سب کو جمع کیا اور بتوفیقِ الہی اپنی ذہنی جدتوں سے بہت کچھ کام لیا یہاں تک بِفَضْلِهِ تَعَالَى برہان و عیان کو مطابق کر دیا۔ میرا نقشہ بِفَضْلِهِ تَعَالَى جزاف (اندازوں پر مبنی) نہیں ہوتا جو ہیأت و ہندسہ جانتا ہو وہ اُسے براہین کے مطابق پائے گا، اور جو نگاہ رکھتا ہو ”صبح صادق و کاذب“ کو دیکھ کر پہچان سکتا ہو وہ اسے مشاہدہ سے موافق پائے گا۔ (2)

اعلیٰ حضرت اور ردِ حرکتِ زمین

سائنس دانوں کا نظریہ ہے کہ زمین سورج کے گرد حرکت کر رہی ہے، چونکہ یہ نظریہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے لہذا امام اہل سنت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس کے رد پر دو مستقل رسالے لکھے اور عقلی و نقلی دلائل سے زمین کا ساکن ہونا بالکل واضح کر دیا۔ فتاویٰ رضویہ کی ستائیسویں ”27“ جلد سے ان رسائل کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

ت ————— ☪ ————— ☀ ————— ● ————— ☾ ————— دقت

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۲۳۳ مکتبۃ المدینہ

2... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۵۶۸ ملقطاً رضافاؤنڈیشن

اور جملہ اوقاتِ ماہِ مبارکِ رمضان شریف کے بھی بناتے ہیں۔^(۱)

یہ خط ۵ شعبانِ الْمُکْرَم ۱۳۲۸ھ کو لکھا گیا تھا۔ اس خط کا مطالعہ بتاتا ہے کہ امام احمد رضا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ علمِ توقیت سے کماحقہ واقفیت رکھتے تھے جہی تو اپنے ایک شاگرد کے علمِ توقیت پر عبور کو کس درجہ اعتماد کے ساتھ تحریر فرمایا ہے اور یہ اظہار بھی مُتَرَشِّح (ظاہر) ہے کہ آپ اپنے زمانے میں علمِ توقیت سے لوگوں کی عدم توجہی پر ماتم کناں ہیں اور اس علم کی اہمیت پر زور دینے کے لئے فرماتے ہیں کہ امام ابن حجر کی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے زواجر میں اس علم کو فرض کفایہ لکھا ہے۔

آج کی ہماری علمی درسگاہیں جنہیں ہم دَارُ الْعُلُوم کہتے ہیں اس علم سے کس قدر بے خبر ہیں۔ علمِ توقیت وہ علم ہے جس کے ذریعہ اوقاتِ طُلُوع و غُرُوب و نَضْفِ النَّهَارِ برائے زمانہ مستقبل آج بتایا جاسکے اس کے لئے علمِ ہیئت و ریاضی اور طُولِ الْبَلَدِ و عَرْضِ الْبَلَدِ کا جاننا بھی ضروری ہے۔^(۲)

علمِ توقیت پر کتب

الْحَمْدُ لِلَّهِ! علمِ ہیئت و توقیت پر علمائے اہل سنت كَتَبَهُمُ اللهُ السَّلَامُ نے گراں قدر کتب اردو زبان میں تحریر فرمائی ہیں۔ بالخصوص خلیفہِ اعلیٰ حضرت، مَلِكُ الْعُلَمَاءِ مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ان علوم پر کتابی شکل میں عمدہ موتی پروئے ہیں۔

(۱) ...”الْجَوَاهِرُ وَالْيَوَاقِيتُ فِي عِلْمِ التَّوَقِيتِ مَعْرُوفٌ بِه تَوْضِيْحُ التَّوَقِيتِ“ (۲)...

ت ————— ☉ ————— ☪ ————— ☽ ————— دقت

① ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹

② ... انوارِ رضا، ص ۷۰۸

”بَدَأَ الْإِسْلَامَ لِبَيِّنَاتٍ كُلِّ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ“ (۳)... ”تَوْضِيحُ الْأَفْلَاكِ“ معروف بہ ”سَلَّمَ السَّمَاءِ“ (۴)... ”مَوْذِنُ الْأَوْقَاتِ“ جیسی قیمتی اور نادر تصانیف آپ کی توقیت دانی اور علم فلکیات میں مہارتِ تامہ کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

❁... جامع معقول و منقول مفتی سید افضل حسین مونگیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی یہ تین کتب بھی علمِ ہیئت و توقیت کے جواہر اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں: (۱)... ”زُبْدَةُ التَّوْقِيَتِ“، (۲)... ”مَنَارُ التَّوْقِيَتِ“ (۳)... ”تَوْضِيحُ الْأَفْلَاكِ“۔

❁... ”شَمْسُ الْأَنْوَارِ“ از مفتی شَمْسُ الْهَلْدِي مصباحی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ اور ”قبلہ نما“ از قاضی شہید عالم رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ بھی بہترین کتب ہیں۔

بہر حال ”علمِ توقیت“ پر ”تَوْضِيحُ التَّوْقِيَتِ“ جیسی تحقیقی کتاب، کوئی اور نظر سے نہیں گزری لہذا جو اس علم پر کامل دسترس چاہے وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرے۔

باب: 1... قابلِ حفظِ اُمور

علمِ توقيت اور علمِ ہیئت کی تعریف

توقيت (Time Keeping) وہ علم ہے جس کی مدد سے دنیا کے کسی بھی مقام کے لئے طلوع و غروب، صبح و عشاء، نصف النہار، مثلِ اَوَّل و مثلِ ثانی وغیرہ کے اوقات بذریعہ کلیہ جات معلوم کیے جاتے ہیں جبکہ علمِ ہیئت (Astronomy) میں چاند، سورج، ستاروں، سیاروں وغیرہ کے طلوع و غروب، کیفیت، ان کی وضع (پیدائش)، سمت اور مقام سے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

علمِ توقيت کا موضوع

علمِ توقيت کا موضوع کسی مقام کا عرض و طول اور سورج کی حرکات کا علم رکھنا اس طور پر کہ اس سے اوقاتِ نماز و سحر و افطار کا استخراج کیا جاسکے۔

علمِ توقيت کی غرض و غایت

علمِ توقيت کی غرض و غایت یہ ہے کہ نمازوں اور سحر و افطار کے آغاز و اختتام کے اوقات معلوم کرنے میں غلطی سے بچا جاسکے۔

نمازوں کے اوقات

قرآنِ پاک میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا

مَوْقُوتًا﴾ (پ، النساء: ۱۰۳)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔

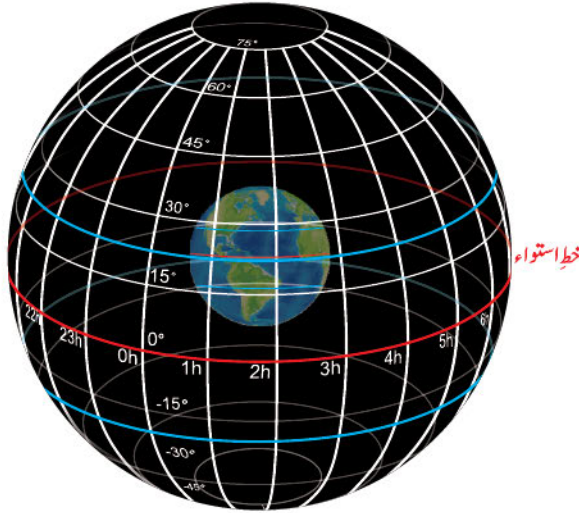
اس علم کے سیکھنے کا شرعی حکم

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اپنے ایک مکتوب میں علمِ توقیت سیکھنے کے متعلق حکمِ شرعی بیان کرتے ہیں: ”علامہ ابن حجر مکی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ”زواجر“ میں اس علم کو فرضِ کفایہ لکھا ہے۔ (1)

علمِ توقیت کی چند اصطلاحات

خطِ استواء (Equator)

وہ فرضی دائرہ جو زمین کے بیچ دو بیچ قطبوں سے برابر فاصلے پر مشرق سے مغرب کی طرف کھینچا ہوا مانا گیا ہے، جب سورج اس خط پر آتا ہے تو دن رات برابر ہوتے ہیں۔ (2)



توقیت —————

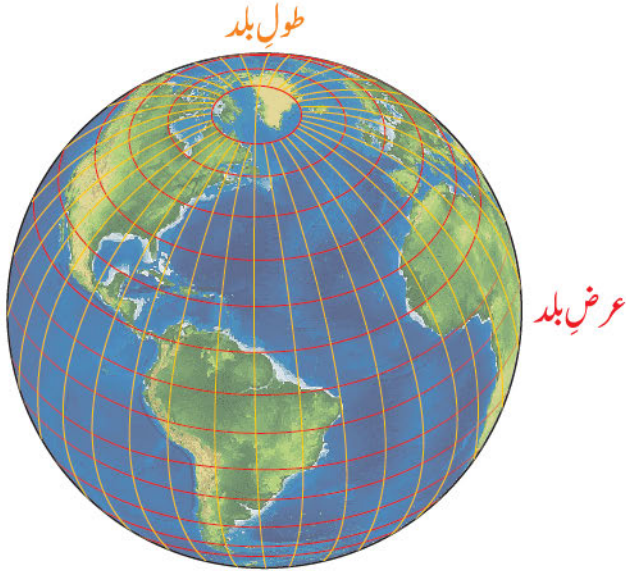
1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹

2... اردو لغت، ۸۰/۵۹۷ اردو لغت بورڈ

عَرْضِ بَلَد (Latitude)

کسی مقام اور خطِ استوا کے مابین چوڑائی کا فاصلہ جو خطوط کے ذریعے درجوں اور دقیقوں میں بیان کیا گیا ہو (اسے ”عَرْضِ بَلَد“ کہتے ہیں۔) (1)

اگر وہ مقام ”خطِ استواء“ سے شمال کی جانب ہو تو عَرْضِ بَلَد ”شمالی“ اور جانبِ جنوب ہو تو عَرْضِ بَلَد ”جنوبی“ کہلاتا ہے۔ یہ ”0“ تا ”90“ درجے ہوتا ہے۔



طول بلد Longitude

گرین وچ (Greenwich) برطانیہ کے شہر لندن کا ایک مقام ہے۔ اس

ت ————— قیت

1... اردو لغت، ۱۳/۳۶۹

مقام کے طول سے دنیا کی کسی بھی جگہ کی مشرق یا مغرب کی جانب دوری ”طولِ بلد“ کہلاتی ہے۔ اگر وہ مقام گرین وچ کے طول سے مشرق کی جانب دور ہو تو ”طولِ بلدِ شرقی“ اور اگر مغرب کی جانب دور ہو تو ”طولِ بلدِ غربی“ کہلاتا ہے۔

یہ دوری ”0“ تا ”180“ درجے تک ہو سکتی ہے، لیکن سیاسی تقسیم کے باعث بعض مقامات پر ”180“ درجے سے کم و بیش بھی ہے۔⁽¹⁾

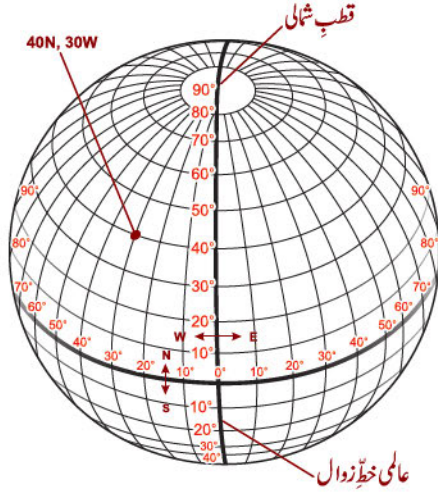
مالی خطِ زوال

قطبین (قطبِ شمال اور قطبِ جنوبی) کے درمیان ایک لائن فرض کی گئی ہے جو گرین وچ (Greenwich) کو چھوتی ہوئی گزرتی ہے۔ اس لائن کو ”Prime Meridian“ کہتے ہیں۔ لاطینی زبان کے لفظ ”Meridian“ کا مطلب ”زوال“ ہے، لہذا ”طولِ گرین وچ“ (یعنی گرین وچ کو چھو کر گزرنے والی اس لائن) کو ”عالمی خطِ زوال“ کہتے ہیں۔

AM اور PM

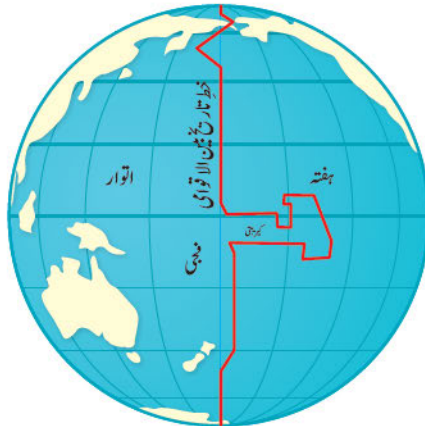
”خطِ زوال“ پر عموماً سورج دن ”12“ بجے پہنچتا ہے اسی لئے دن ”12“ بجے سے پہلے کے وقت کو ”قبلِ زوال“ یا ”AM (Anti Meridian)“ کہتے ہیں۔ جبکہ دن ”12“ بجے کے بعد کے وقت کو ”بعدِ زوال“ یا ”PM (Post Meridian)“ کہتے ہیں۔

①... انڈیا اور دنیا کے مشہور شہروں کے ”عرض و طول“ کے جداولِ آخری صفحات پر دیے گئے ہیں۔



خط تارخ بین الاقوامی (ANTI MERIDIAN)

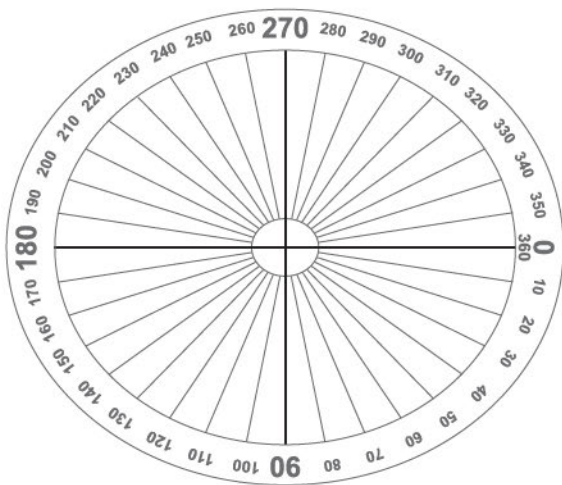
گرین وچ کی دوسری جانب (Opposite Side) بھی ایک لائن قُطْبِین کے درمیان فرض کی گئی ہے۔ یہ لائن شرقی و غربی دنیا کو جدا کرتی ہے۔ اس کو ”Anti Meridian“ یا ”انٹرنیشنل ڈیٹ لائن (International Date Line)“ کہتے ہیں، کیونکہ اس لائن کے شرقی جانب اگر ہفتے کا دن ہو تو غربی جانب اتوار کا دن ہوگا۔



درجہ (Degree)

دائرے کے 360 برابر، برابر حصے کیے جائیں تو ہر حصہ درجہ (Degree)

کہلاتا ہے۔



دقیقہ (Minute)

درجے کا 60 واں حصہ ”دقیقہ“ کہلاتا ہے۔

ثانیہ (Second)

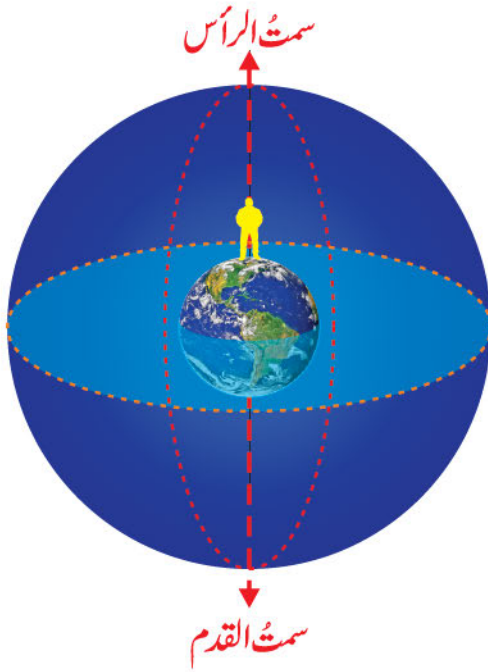
دقیقے کا 60 واں (یا درجے کا ”3600 واں“) حصہ ”ثانیہ“ کہلاتا ہے۔

اسی طرح ”ثانیہ“ کا 60 واں حصہ ”ثالثہ“، ”ثالثہ“ کا 60 واں حصہ ”رابعہ“ کہلاتا ہے، علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن دورِ حاضر میں عموماً ”ثانیہ“ کے بعد ”ثالثہ“ اور ”رابعہ“ بیان نہیں کیا جاتا بلکہ ”ثانیہ“ کا 100 واں حصہ (اعشاری نظام کے تحت) ذکر کر دیتے ہیں نیز سائنٹفک کیلکولیٹر (Scientific Calculator) میں بھی یہی نظام

رکھا گیا ہے اور گھڑی (Clock) کا گھنٹہ (Hour) ، منٹ (Minute) ، سیکنڈ (Second) بھی اسی طریقے سے حل ہو جاتا ہے۔

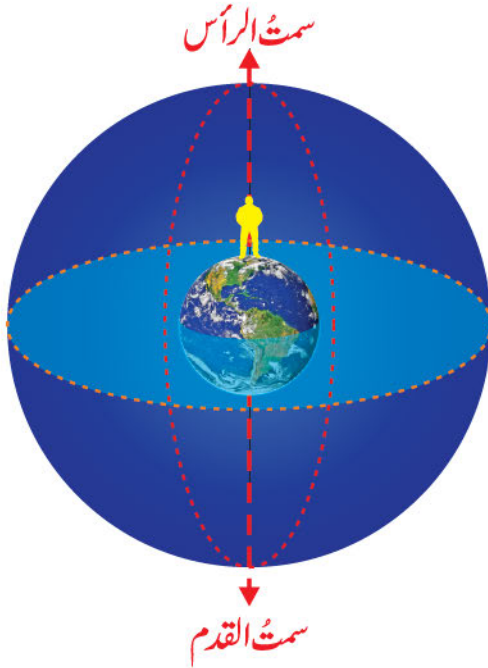
سَمْتُ الرَّأْسِ (Zenith)

اگر ہمارے سر کے پچوں پچ ایک ”خَطِّ مستقیم (Straight Line)“ آسمانوں کی طرف بلند کیا جائے تو یہ ”سَمْتُ الرَّأْسِ“ کہلاتا ہے۔



سَمْتُ الْقَدَمِ (Nadir)

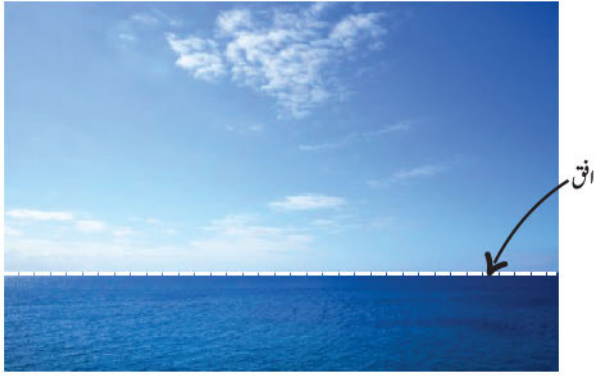
ہمارے قدموں کے بیچوں بیچ ایک ”خَطِّ مُسْتَقِيمِ (Straight Line)“ جو زمین کے مرکز کو چھوتا ہوا گزرے اور نیچے کے آسمانوں کی طرف نکل جائے اسے ”سَمْتُ الْقَدَمِ“ کہتے ہیں۔



أفق (Horizon)

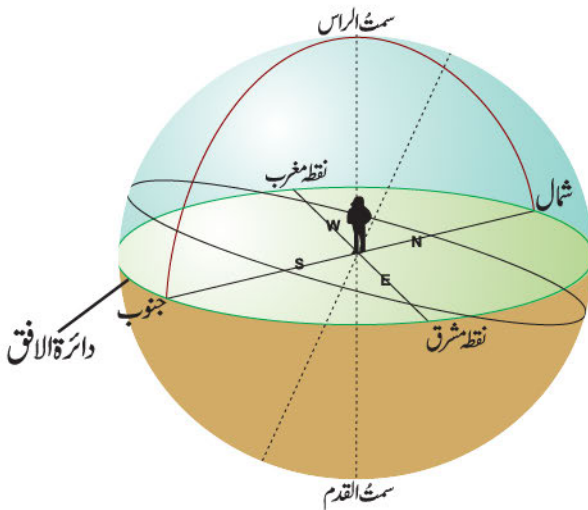
وہ جگہ جہاں آسمان اور زمین ملتے ہوئے نظر آئیں ”أفق“ کہلاتا ہے۔ اصطلاح میں جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے وہ ”أفق شرقی“ اور جہاں غروب ہوتا ہے وہ ”أفق

غربی “کہلاتا ہے۔



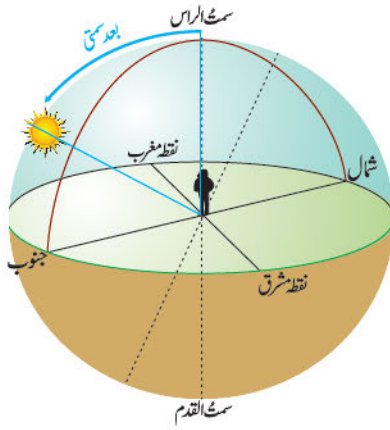
دائرة أفق (Horizon Circle)

”سَمْتُ الرَّأْسِ“ سے ہر جانب 90/90 درجہ کی دوری پر اُفقاً
 (Horizontal) جو دائرہ بنتا ہے۔ وہ ”دائرة أفق“ کہلاتا ہے۔ اسے ہی ”أفق حقیقی“
 کہتے ہیں۔



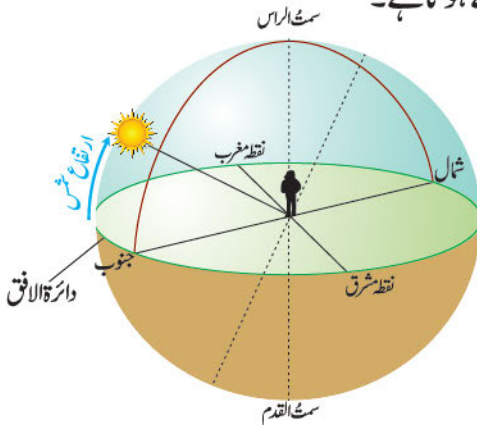
بُعْدِ سَمْتِ (Zenith Distance)

”سَمْتُ الرَّأْسِ“ سے مرکزِ شمس (Center of Sun Disc) کی قریب ترین دوری ”بُعْدِ سَمْتِ“ کہلاتی ہے۔ یہ ”0“ تا ”180“ درجہ ہوتی ہے۔



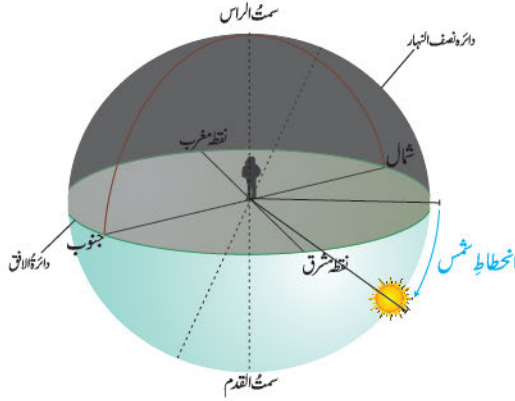
اِرْتِفَاعِ شَمْسِ (Altitude of Sun)

”اَفْقِ“ سے مرکزِ شمس کی قریب ترین اونچائی ”اِرْتِفَاعِ شَمْسِ“ کہلاتی ہے۔ یہ ”0“ تا ”90“ درجہ ہوتا ہے۔



انحطاطِ شمس (Depression of Sun)

جب سورج زیر ”افق“ ہو، تو ”افق“ سے ”مرکزِ شمس“ کی قریب ترین دوری ”انحطاطِ شمس“ کہلاتی ہے۔ یہ ”0“ تا ”90“ درجے ہوتا ہے۔



نوٹ: اکثر ”انحطاط“ کو منفی ”ارتفاع“ کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ نیز ”90“ درجے میں سے ”ارتفاع“ کو تفریق کرنے پر ”بعُدِ سمتی“ اور ”90“ درجے میں سے ”بعُدِ سمتی“ کو تفریق کرنے پر ”ارتفاع“ حاصل ہوتا ہے۔

$$90 - 65 = 25 \dots\dots\dots 90 - 25 = 65 \dots\dots\dots 90 - - 25 = 115$$

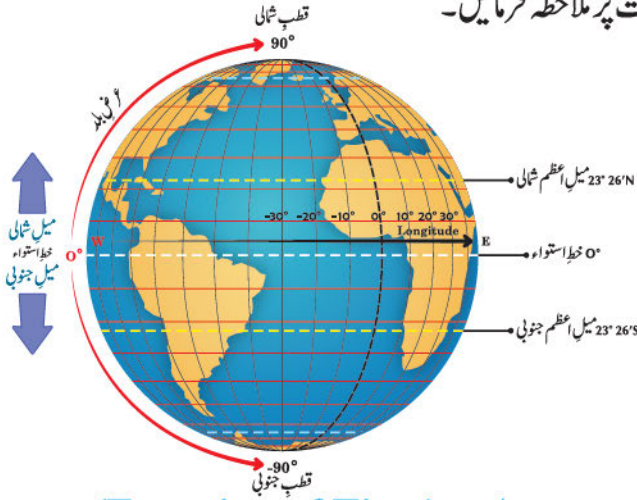
وضاحت: اگر بعُدِ سمتی 65 درجہ ہو تو ارتفاع 25 درجہ اور اگر ارتفاع 25

درجہ ہو تو بعُدِ سمتی 65 درجہ ہوگا۔ اسی طرح ارتفاع ”-25“ درجہ ہو تو بعُدِ سمتی 115 ہوگا۔

میلِ شمس (Sun Declination)

”خطِ استواء“ سے ”مرکزِ شمس“ کی قریب ترین دوری ”میلِ شمس“ کہلاتی ہے۔ اگر سورج شمال کی جانب ہو تو ”میلِ شمالی“ ہوگا۔ اور سورج جنوب کی طرف ہو

تو ”میلِ جنوبی“ ہوگا۔ ”میلِ اعظم“ موجودہ دور میں ”23“ درجے ”26“ دقیقے ہے جو شمال اور جنوب دونوں جانب یکساں رہتا ہے۔ عموماً ”میلِ شمسِ شمالی“ کو (+) اور ”میلِ شمسِ جنوبی“ کو (-) سے ظاہر کرتے ہیں۔ سال بھر کے ”میلِ شمس“ کا جدول آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔



تعدیلِ ایام (Equation of Time)

سورج روزانہ ظاہری طور پر زمین کے گرد ایک چکر مکمل کرتا ہے لیکن اس کی چال یکساں نہیں رہتی کبھی سست تو کبھی چست۔ لہذا حقیقی سورج کی چال کو سمجھنے کے لیے ایک اور سورج فرض کیا گیا ہے جس کی چال ہمیشہ یکساں رہتی ہے یعنی فرضی سورج ٹھیک دن 12 بجے اپنی انتہائی بلندی (Peak Point) پر پہنچتا ہے۔ حقیقی سورج اور فرضی سورج کے درمیان فرق کو ”تعدیلِ ایام“ سے برابر کرتے ہیں۔ ”تعدیلِ ایام“ کبھی منفی (-) اور کبھی مثبت (+) ہوتی ہے۔ دن 12 بجے میں ”تعدیلِ ایام“ ملانے سے ”بلدی

زوال“ حاصل ہوتا ہے۔ ”بلدی زوال“ کی جدولِ آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

بلدی گھڑی (Local Time)

”طولِ بلد“ کو ”15“ سے تقسیم کرنے پر جو گھڑی حاصل ہو اسے ”بلدی

گھڑی (Local Time)“ کہتے ہیں، مثلاً بریلی کا ”طولِ بلد“ ”79°27‘“ (یعنی

”79 درجے 27 دقیقے“) ہے۔ اسے ”15“ سے تقسیم کرنے پر بریلی کی ”بلدی گھڑی“

(Local Time) 5 گھنٹے 17 منٹ اور 48 سیکنڈ حاصل ہوئی۔

$$79^{\circ} 27' \div 15 = 05:17:48$$

معیاری گھڑی (Standard Time)

ملکی انتظامات کو سنبھالنے کے لیے حکومت پورے ملک یا صوبے کے لئے جس

گھڑی کو معیار (Standard) بنالے اسے معیاری گھڑی (Standard Time)

کہتے ہیں۔ معیاری گھڑی بنانے کے لیے حکومتیں G.M.T کو معیار بناتی ہیں۔

G.M.T سے مراد

”G.M.T“ گرین وچ مین ٹائم (Greenwich Mean Time) کا

مخفف ہے۔ گرین وچ (Greenwich) برطانیہ کے شہر لندن کا ایک مقام ہے۔ جہاں

دنیا کی صحیح ترین گھڑی نصب ہے۔ اسی گھڑی کو عالمی گھڑی بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ دنیا کے

تمام ممالک کی حکومتیں اسی گھڑی سے پہلے یا بعد کچھ گھنٹوں کا فرق کا لیکر اپنے ممالک کیلئے

معیاری اوقات مقرر کرتی ہیں۔ جیسا کہ انڈیا کا معیاری وقت گرین وچ سے ”5:30“ گھنٹے آگے

(G.M.T+5:30) ہے۔ (معیاری گھڑی کے متعلق مزید تفصیل آگے آئے گی۔)

D.S.T کی وضاحت

بعض ممالک دن کی روشنی سے بچت (Daylight-saving time) حاصل کرتے ہیں۔ اس کے لیے وہ موسم گرما (Summer Season) میں بطورِ "D.S.T" معیاری وقت میں ایک گھنٹے کا اضافہ کر لیتے ہیں۔ مثلاً اگر معیاری گھڑی "5+" تھی تو "6+" کر لیں گے اور اگر "6-" تھی تو "5-" کریں گے۔

"شمالی" دنیا والے ممالک اکثر "مارچ" کے آخری اتوار سے "اکتوبر" کے آخری اتوار تک "D.S.T" لیتے ہیں۔ جبکہ "جنوبی" دنیا والے ممالک اکثر "اکتوبر" کے پہلے اتوار سے "اپریل" کے پہلے اتوار تک "D.S.T" لیتے ہیں۔

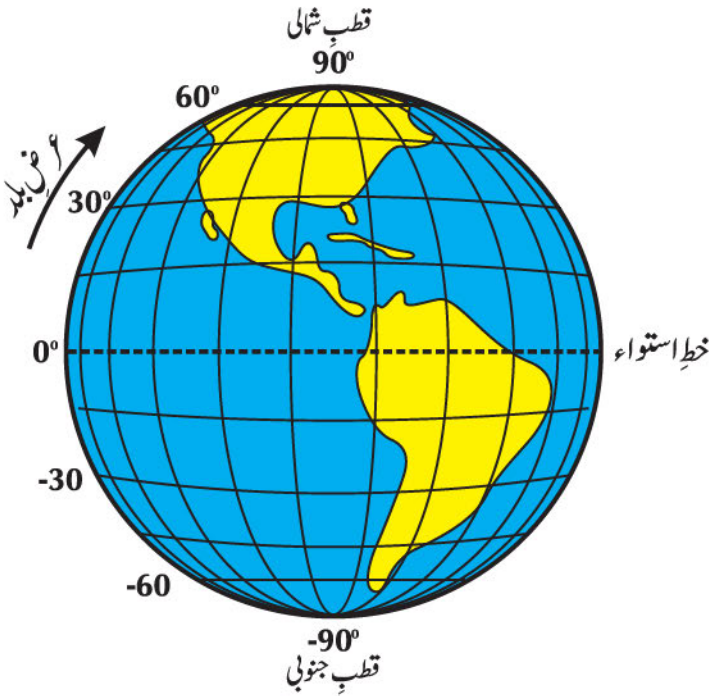
تعدیلِ مَرَوَج

معیاری گھڑی اور بلدی گھڑی کے درمیان فرق کو "تعدیلِ مَرَوَج" (Difference Between Local & Standard Times) کہتے ہیں۔ "تعدیلِ مَرَوَج" معیاری گھڑی سے بلدی گھڑی کو تفریق کرنے پر حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً انڈیا کی معیاری گھڑی "5:30+" ہے اور بریلی کی بلدی گھڑی "5:17:48"۔ اب معیاری گھڑی سے بلدی گھڑی کو تفریق کیا تو جواب "0:12:12" آیا۔ لہذا بریلی کا "تعدیلِ مَرَوَج" "12 منٹ 12 سیکنڈز اند (+) ہے۔"

$$5:30 - 5:17:48 = 0:12:12$$

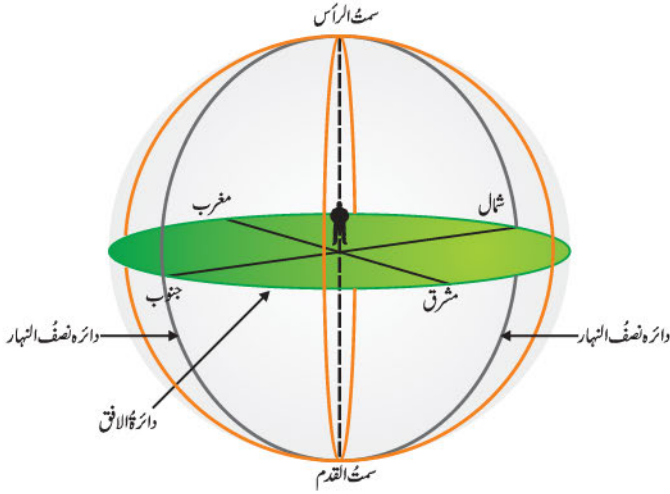
قُطْبَيْن (Poles)

”خطِ استواء“ سے ہر جانب ”90/90 درجہ“ کی دوری پر ایک نقطہ جو شمال کی جانب ہے اسے ”قطبِ شمالی (North Pole)“ کہتے ہیں۔ اور جو نقطہ جنوب کی طرف ہے اسے ”قطبِ جنوبی (South Pole)“ کہتے ہیں۔



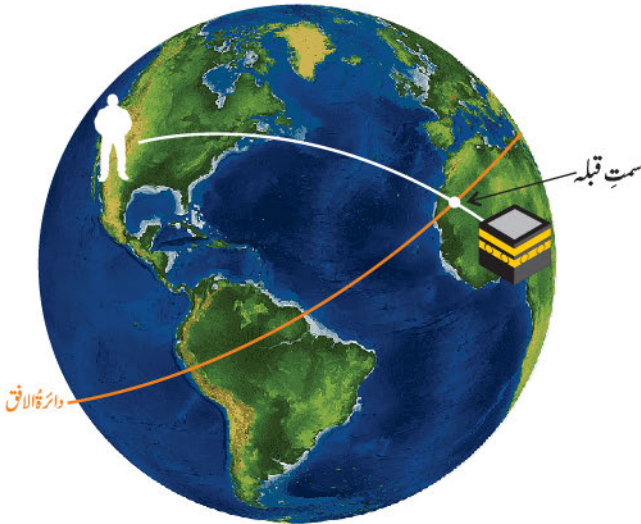
دائرة نصف النهار

شمالاً جنوباً بننے والا وہ دائرہ جو ”سمت الرأس“، ”سمت القدم“ اور ”قُطْبَيْن“ کو چھوتا ہوا گزرے، اسے ”دائرة نصف النهار“ کہتے ہیں۔

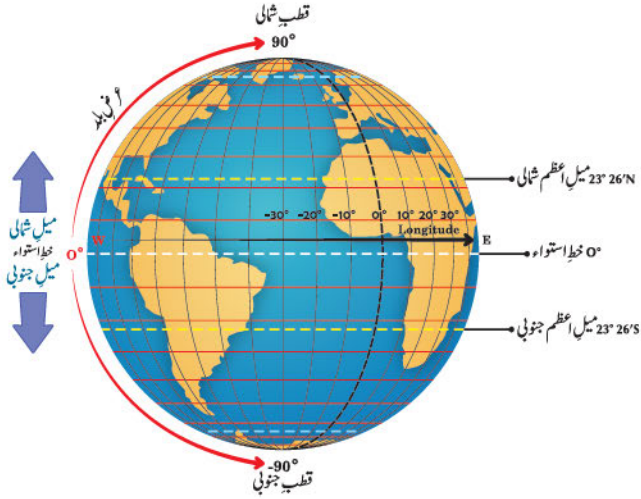


سمتِ قبلہ (Direction of Qibla)

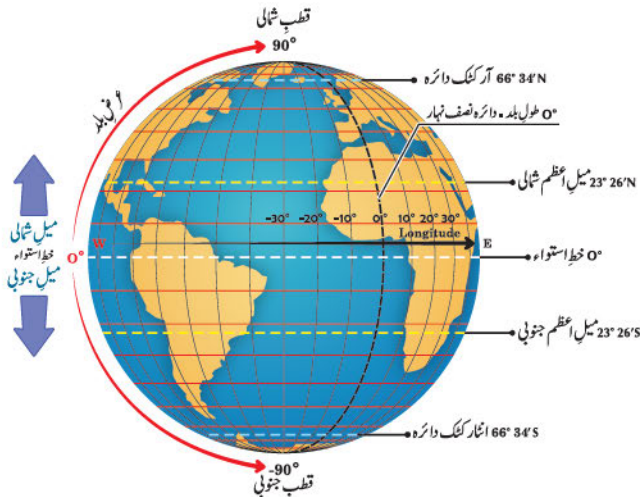
”دائرۃ افق“ کا وہ نقطہ جس کی طرف منہ کرنے سے قبلہ کو منہ ہو جائے۔



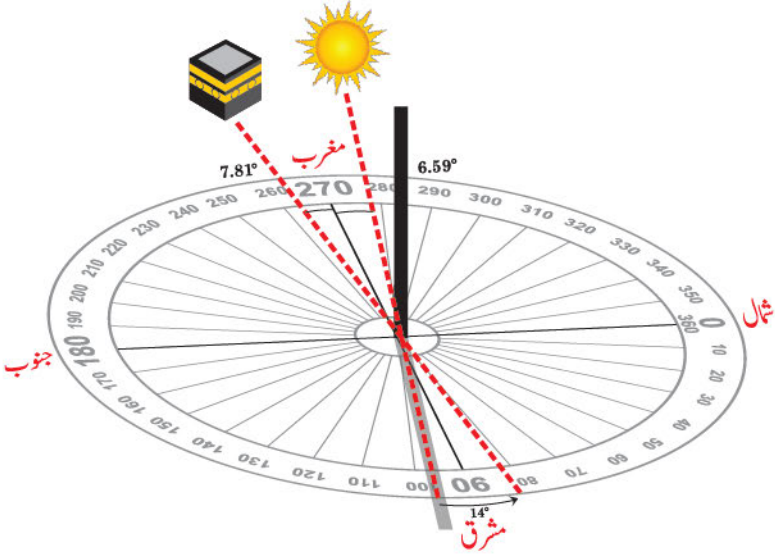
صفحہ نمبر 75 کی تصویر



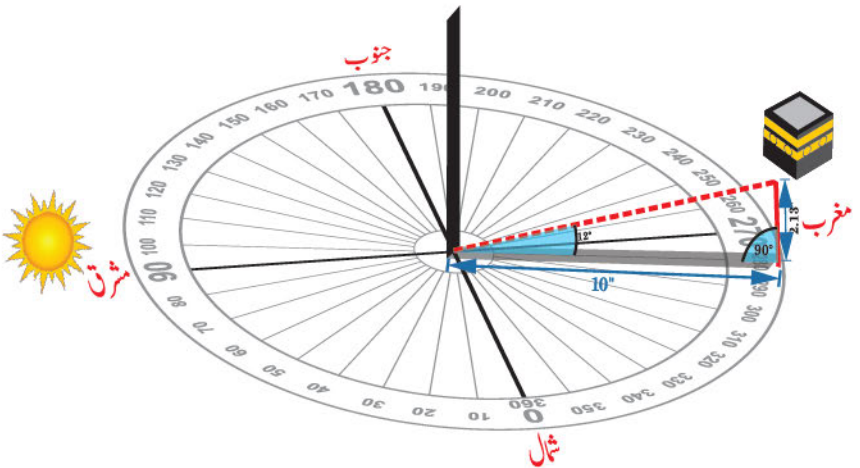
صفحہ نمبر 78 کی تصویر



صفحہ نمبر 145 کی تصویر



صفحہ نمبر 147 کی تصویر



باب 2: نِصْفُ النَّهَارِ حَقِيقِي (Mid Day)

ظہر کا وقت حدیث مبارکہ سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوَلِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ (1)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت اس وقت سے ہے جب سورج ڈھل جائے اور انسان کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے۔ (اور اس کا اختتام اس وقت تک نہیں ہوتا) جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے۔

اس حدیث پاک کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: زوال کے وقت سایہ برابر ہونا بعض ملکوں اور بعض زمانوں میں ہو گا۔ سردی میں چونکہ سورج جنوب کی طرف ہوتا ہوا جاتا ہے لہذا اس وقت بعض جگہ یہ سایہ چیز کے برابر ہو جاتا ہے، لیکن کبھی بعض ملکوں میں اس وقت سایہ بالکل نہیں ہوتا یا ہوتا ہے مگر بہت تھوڑا۔ جس زمانہ میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ فرمایا ہو گا وہ موسم سردی کا ہو گا، لہذا یہ حدیث بالکل ظاہر ہے اور آئندہ حدیثوں کے خلاف نہیں جن میں اس سایہ کی مقدار تسمہ کی برابر بیان فرمائی گئی کیونکہ وہاں موسم گرمی کا ذکر ہے اور یہاں سردی کا۔

1... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس، ص ۲۴۲، حدیث: ۱۳۸۸

اور ہو سکتا ہے کہ اس جملہ میں ظہر کا آخری وقت مراد ہو اور حدیث کے معنی یہ ہوں کہ آفتاب ڈھلنے سے ظہر شروع ہوتی ہے اور ایک مثل سایہ پر ختم۔ اس صورت میں یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کیونکہ ہمارے ہاں دو مثل پر ظہر کا وقت نکلتا ہے ان کے ہاں ایک مثل پر لیکن ان کی یہ دلیل کمزور ہے کیونکہ اس میں اصلی سایہ کا ذکر نہیں، امام شافعی کے ہاں اصلی سایہ کے علاوہ ایک مثل سایہ چاہئے۔⁽¹⁾

نصف النہار حقیقی کی وضاحت

سورج جب طلوع ہوتا ہے تو ”افق“ سے بلند ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ جس لمحے خطِ زوال (دائرۃ نصف النہار) پر آتا ہے تو اپنی انتہائی بلندی (Peak Point) پر پہنچتا ہے یہ وقت نصف النہار حقیقی ہے، کیونکہ یہ نہارِ عُربی یا حقیقی (طلوع تا غروب) کے وقت کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ اس سے متصل لمحہ میں سورج ڈھل جاتا (نیچے آتا) ہے لہذا ضمناً اسے ”زوال“ یا ”ابتدائے ظہر“ بھی کہتے ہیں۔

وقتِ ظہر و جمعہ

آفتاب (یعنی سورج) ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دوچند (دُگنا) ہو جائے۔⁽²⁾

فائدہ:

ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے کہ اُس دن آفتاب (سورج) کے ”خطِ نصف

وقت

①... مرآة المناجیح، ۱/۳۶۹

②... بہار شریعت، ۱/۴۴۹، حصہ: ۳، مکتبۃ المدینہ

النَّهَارَ“ (Peak Point) پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور وہ موسم اور بلاد (شہروں) کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے۔ دن جتنا گھٹتا ہے سایہ بڑھتا جاتا ہے اور دن جتنا بڑھتا ہے سایہ کم ہوتا جاتا ہے، یعنی جاڑوں (سر دیوں) میں (سایہ) زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم۔⁽¹⁾

کتاب فقہ میں نقل نصف النهار معلوم کرنے کا آسان طریقہ نصف النهار (عربی)

طلوع آفتاب (سورج نکلنے) سے اس کے غروب (سورج کے ڈوبنے) تک کے نصف کو ”نصف النهار حقیقی“ کہتے ہیں۔⁽²⁾

فارِ مولا: 1

طلوع تا غروب کی درمیانی مدت معلوم کر کے، اس کے نصف حصے کو ”وقتِ طلوع“ میں ”جمع“ کر لیں، یا ”وقتِ غروب“ سے ”کم“ کر لیں۔

نوٹ:

اگر اوقات 24 گھنٹے والی گھڑی سے ہوں تو غروب سے طلوع ”تفریق“ کریں اس طرح درمیانی مدت حاصل ہو جائے گی اور اگر 12 گھنٹے والی گھڑی سے ہوں تو پہلے، وقتِ غروب میں 12 ”جمع“ کریں پھر غروب سے طلوع ”تفریق“ کریں۔

مثلاً اگر وقتِ طلوع 6:20 اور غروب 6:50 پر ہو تو وقتِ غروب میں 12



1... بہار شریعت، 1/439، حصہ: 3

2... فتاویٰ فقہیہ ملت، 1/85

”جمع“ کرنے پر 18:50 آیا اور غروب سے طلوع ”تفریق“ کرنے پر درمیانی مدت 12 گھنٹے 30 منٹ بنی اور اس کے نصف 6 گھنٹے 15 منٹ کو وقتِ طلوع کے 6:20 میں ”جمع“ کرنے یا وقتِ غروب کے 18:50 سے کم کرنے پر 12:35 ”وقتِ نصفِ النَّہار“ حاصل ہوا۔

فارِ مولا: 2

طلوع و غروب کے اوقات کا مجموعہ لیکر اس میں 12 گھنٹے کا اضافہ کر کے اس کو 2 پر تقسیم کریں۔

نوٹ:

اگر اوقات 24 گھنٹے والی گھڑی کے مطابق ہوں تو 12 گھنٹے کا اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

مثلاً اگر وقتِ طلوع 6:20 اور غروب 6:50 ہو تو ان کا مجموعہ 13 گھنٹہ 10 منٹ ہو اس میں 12 گھنٹے کا اضافہ کرنے پر 25 گھنٹے 10 منٹ بنا اس کو 2 پر تقسیم کرنے پر 12:35 وقتِ ”نصفِ النَّہار“ حاصل ہوا۔

فارِ مولا: 3

اگر اوقات 12 گھنٹے والی گھڑی کے مطابق ہوں تو طلوع و غروب کے اوقات کا مجموعہ لیکر اس کو 2 پر تقسیم کریں پھر اس میں 6 گھنٹے کا اضافہ کر لیں۔

مثلاً اگر وقتِ طلوع 6:20 اور غروب 6:50 ہو تو ان کا مجموعہ 13 گھنٹے 10

منٹ ہوا۔ اب اس کو 2 پر تقسیم کریں تو 6 گھنٹے 35 منٹ حاصل ہوئے، اس میں 6 گھنٹے کا اضافہ کرنے پر 12:35 وقت ”نصف النہار“ حاصل ہوا۔

نوٹ:

گھنٹہ (Hour)، منٹ (Minute)، سیکنڈ (Second) کی جمع (Add)، تفریق (Subtract)، ضرب (Multiply) و تقسیم (Divide) وغیرہ میں بستینی نظام (60 والے نظام، Degree System) کا لحاظ رکھنا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ سیکنڈ منٹ کا اور منٹ گھنٹے کا ”60 واں“ حصہ ہوتا ہے۔

حل اس طرح فرمائیں کہ ”اکائی“ والے ہندسے کو تو ایسے ہی لکھ دیں جیسے عام طور پر لکھتے ہیں اور ”دہائی“ کا ہندسہ جب ”6“ یا اس سے زائد ہو جائے تو دہائی کو ”6“ پر تقسیم کریں اور جو باقی بچ جائے اسے دہائی کی جگہ لکھیں اور حاصل تقسیم کو اگلے مرتبے (گھنٹہ یا منٹ) کی اکائی میں بڑھالیں۔

توجہ فرمائیں:

ذکر کردہ تینوں قواعد کی کلویٹر (Calculator) کے بغیر ڈائری پر حل فرمائیں، اِنْ شَاءَ اللہ اس عمل سے بستینی نظام (Degree System) کو سمجھنے میں کافی مدد ملے گی۔

نصف النہار معلوم کرنے کا آسان طریقہ

”بذریعہ آلہ حسابات (Calculator)“

اگر اوقات 12 گھنٹے والی گھڑی کے مطابق ہوں تو اس طرح حل کیجئے:

$$\text{آسان کلیہ برائے نصف النہار} = (12 + \text{غروب} + \text{طلوع}) \div 2$$

اگر اوقات 24 گھنٹے والی گھڑی کے مطابق ہوں تو اس طرح حل کیجئے:

$$\text{آسان کلیہ برائے نصف النہار} = (\text{غروب} + \text{طلوع}) \div 2$$

مثال: 1

اگر وقتِ طلوع صبح 6:20 اور غروب شام 6:50 ہو تو ”وقتِ نصف

النہار“ 12:35 ہوگا۔

$$\begin{aligned} \text{نصف النہار} &= (6:20 + 6:50 + 12) \div 2 \\ &= 12:35:00 \end{aligned}$$

مثال: 2

اگر وقتِ طلوع 4:50:55 اور غروب 19:26:26 ہو تو ”وقتِ نصف

النہار“ 12:8:40.5 ہوگا۔

$$\begin{aligned} \text{نصف النہار} &= (4:50:55 + 19:26:26) \div 2 \\ &= 12:8:40.5 \end{aligned}$$

مشق: 2.1

”بِصَفِّ النَّهَارِ“ کا وقت پہلے بغیر کیلکولیٹر اور پھر کیلکولیٹر کی مدد سے نکالیں جبکہ

بالترتیب وقتِ طلوع و غروب درج ذیل ہو؟

(1) 5:45am & 6:41pm	(2) 7:01 & 17:40
(3) 4:59:59am & 7:12:12pm	(4) 6:10:20 & 18:18:18
(5) 6:50am & 7:20pm	(6) 5:19am & 6:31pm
(7) 6:26:41.25 & 18:17:18.73	(8) 7:45 & 17:09
(9) 5:55:55am & 6:19:19pm	(10) 4:57 & 19:12



حضرت کعبُ الأَحْبَارِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ہم تورات میں یہ لکھا پاتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی سورج کا خیال رکھیں گے۔ اور جب نماز کا وقت آئے گا تو نماز پڑھا کریں گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ۳۵۸/۲، حدیث: ۵۷۷۱ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اس روایت کے تحت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی نماز اور روزوں کی وجہ سے ہمیشہ سورج کے طلوع (Sunrise)، غروب (Sunset)، استوا (Meridians) کا حساب رکھیں گے اور اس کی جنتریاں چھاپا کریں گے۔ اسلامی نمازیں، افطار سحری تو سورج سے ہیں مگر خود روزے، عیدیں، حج وغیرہ چاند سے۔ اس لیے مسلمان (چاند اور سورج) دونوں کا حساب رکھتے ہیں۔ اور کوئی قوم یہ دونوں کام نہیں کرتی۔

(مرآۃ المناجیح، ۸/۳۵)

(Calculator) باقاعدہ کلیہ برائے نصف النہار بغیر کیلکولیٹر

”بلدی زوال“ میں ”تعدیل مَرَوَج“ کو ملانے سے ”معیاری نصف النہار“

حاصل ہوتا ہے:

$$\text{معیاری نصف النہار} = \text{بلدی زوال} + \text{تعدیل مَرَوَج}$$

نوٹ:

نصف النہار معلوم کرنے کے کلیہ میں ”بلدی زوال“ اور ”تعدیل مَرَوَج“ کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان دونوں کا کچھ تعارف پہلے گزر چکا۔ اب یہاں ان کی تفصیل پیش خدمت ہے۔ (اس تفصیل کو بیان کرنے کے بعد کلیہ حل کرنے کا طریقہ بیان کیا جائے گا۔)

بلدی زوال

اگر سورج کی چال میں تیزی سستی نہ ہوتی تو ”بلدی وقت زوال“ ہمیشہ بلدی گھڑی سے دن 12:00 بجے ہوتا لیکن تیزی سستی کے سبب کبھی دن 12:00 بجے سے پہلے اور کبھی بعد میں ہوتا ہے۔ (آخری صفحات پر گرین وچ (Greenwich) کے دن 12 بجے کے مطابق 2020 کے سال بھر کے بلدی زوال کے اوقات کا جدول موجود ہے جو معمولی فرق کے ساتھ دنیا بھر اور آئندہ سالوں کے لیے بھی کارآمد ہے۔)

معیاری گھڑی (Standard Time)

1844 سے برطانیہ کے شہر لندن کے علاقے گرین وچ (U.K Greenwich) کو دنیا کا طولی وسط (Meridian) تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ساری دنیا کے

شہروں کے ”طولِ بلد“ گرین وچ کے طول سے ہی شمار ہوتے ہیں۔ یہاں دنیا کی درست ترین گھڑی نصب ہے۔ جس کے وقت کو ”Greenwich Mean Time“ کہا جاتا ہے۔ جس کا مخفف ”G.M.T“ ہے۔ اور دنیا کے تمام ممالک کی حکومتیں اسی گھڑی سے قبل یا بعد کچھ گھنٹوں کا فرق کا لیکر اپنے ممالک کے لیے ”معیاری اوقات“ مقرر کرتی ہیں۔

معیاری گھڑی کی مزید وضاحت

بحر العلوم مفتی افضل حسین مونگیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اسٹینڈرڈ ٹائم (Standard

Time) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک ملک کے بلادِ شرقیہ اور بلادِ غربیہ (مشرقی اور مغربی شہروں) کی گھڑیوں کے ٹائم آگے پیچھے رہنے کی وجہ سے ریل وغیرہ کی چال ضبط کرنے میں الجھن پیش آئی۔ لہذا اس الجھن کو رفع کرنے کے لیے ہر ملک کی حکومت نے یہ طے کیا کہ ایک ملک کے تمام شہروں کی گھڑیوں میں ایک ہی ٹائم رہے گا، ایسا نہیں ہو گا کہ ایک ملک کے مختلف شہروں کی گھڑیوں میں مختلف ٹائم ہو۔ ”ہندوستان“ کی حکومت نے یہ طے کیا کہ کچھوچھ مقدسہ کہ جس کا طول البلد ساڑھے 82 درجے ہے اس کا بلدی ٹائم پورے ہندوستان کی گھڑیوں میں رہے گا۔ اور ”بنگلہ دیش“ کی حکومت نے یہ طے کیا کہ جمالیپور کہ جس کا طول البلد 90 درجے ہے اس کا بلدی ٹائم پورے بنگلہ دیش کی گھڑیوں میں رہے گا۔ اسی طرح ہر ملک میں اس ملک کی کسی ایک جگہ کا بلدی ٹائم پورے ملک میں مانا جاتا ہے۔ چنانچہ ”برما“ میں ”سلوین“ کہ جس کا طول البلد ساڑھے

97 درجہ ہے اس کا بلدی ٹائم پورے برما میں رائج ہے۔ اسی کا نام ”اسٹینڈرڈ ٹائم (Standard Time)“ ہے۔⁽¹⁾

انڈیا کا معیاری وقت

انڈیا کا معیاری وقت ”گرین وچ“ کی گھڑی سے 5:30 گھنٹے آگے ہے۔ (یعنی جب انڈیا میں دن کے 12:00 بجیں گے تو گرین وچ میں صبح کے 6:30 بج رہے ہوں گے۔) معیاری وقت کے لیے ”5:30“ گھنٹے دراصل 82 درجہ 30 دقیقے شرقی پر لیے گئے ہیں۔ جو کہ انڈیا کے علاقے ”کچھوچھو مقدسہ“ پر بنتے ہیں۔

اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ سورج 24 گھنٹوں میں ایک دور (Circle) پورا کرتا یعنی 360 درجات طے کرتا ہے۔ اب فی گھنٹہ کا حساب لگائیں تو سورج ایک گھنٹے میں 15 درجے طے کرتا ہے۔ منٹوں اور سیکنڈوں کا حساب کریں تو 4 منٹ میں 1 درجہ طے کرے گا اور 4 سیکنڈز میں 1 دقیقہ۔ چونکہ انڈیا کے علاقے ”کچھوچھو مقدسہ“ سے ”گرین وچ لندن“ تک کا سفر 82 درجہ 30 دقیقے ہے اور یہ سفر طے کرنے میں سورج کو ”5:30“ گھنٹے لگتے ہیں لہذا انڈیا کا معیاری وقت گرین وچ کی گھڑی سے ”5:30“ گھنٹے آگے مقرر کر دیا گیا۔⁽²⁾

رہیت

- 1... منار التوحید، ص ۱۰ الملتطاً جامعہ قادریہ رضویہ
- 2... دنیا کے مشہور ممالک کے شہروں کے ”عوض و طول“ اور ان کی معیاری گھڑیوں کا جدول آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیے۔

جدول برائے گردشِ شمس

سورج دائرے میں گھومتا ہے۔				ایک دائرے میں 360 درجے ہوتے ہیں		
ثانیہ	دقیقہ	درجہ	سیکنڈ	منٹ	گھنٹہ	تفصیلی رپورٹ
0	0	360	0	0	24	سورج 24 گھنٹے میں 360 درجے طے کرتا ہے۔
0	0	15	0	0	1	دونوں طرف کو 24 پر تقسیم کیا۔
0	0	15	0	60	0	گھنٹے کو منٹ میں تبدیل کیا۔
0	0	1	0	4	0	دونوں طرف کو 15 پر تقسیم کیا۔
0	60	0	0	4	0	درجے کو دقیقہ میں تبدیل کیا۔
0	15	0	0	1	0	دونوں طرف کو 4 پر تقسیم کیا۔
0	15	0	60	0	0	منٹ کو سیکنڈ میں تبدیل کیا۔
0	1	0	4	0	0	دونوں طرف کو 15 پر تقسیم کیا۔
60	0	0	4	0	0	دقیقہ کو ثانیہ میں تبدیل کیا۔
15	0	0	1	0	0	دونوں طرف کو 4 پر تقسیم کیا۔



بلدی گھڑی (Local Time)

کسی بھی شہر یا مقام کے ”طولِ بلد“ کے اعتبار سے بننے والی گھڑی کو ”بلدی گھڑی“ کہتے ہیں۔

مثلاً بریلی کی بلدی گھڑی 5 گھنٹے، 17 منٹ اور 48 سیکنڈ (5:17:48) گرین وچ سے آگے ہے۔ اس لیے کہ بریلی کا طولِ بلد ”79 درجہ 27 دقیقہ“ شرقی ہے یعنی بریلی، گرین وچ لندن سے اتنی دوری پر ہے اور سورج یہ مسافت (5:17:48) میں طے کرتا ہے۔ (75 درجے 5 گھنٹے اور باقی 4 درجے 16 منٹ میں اور 27 دقیقے 01 منٹ اور 48 سیکنڈز میں طے کریگا۔)

تعدیلِ مَرَوِّج نکالنے کے قاعدے

بلدی گھڑی اور معیاری گھڑی کے مابین فرق کو ”تعدیلِ مَرَوِّج“ کہتے ہیں۔ اس کو حاصل کرنے کے دو قاعدے ہیں۔

قاعده: 1

بلدی گھڑی - معیاری گھڑی = تعدیلِ مروج

معیاری گھڑی سے بلدی گھڑی کو تفریق کر دیا جائے تو ”تعدیلِ مَرَوِّج“ حاصل ہوگی مثلاً بریلی کی بلدی گھڑی ”5:17:48“ کو معیاری گھڑی ”5:30“ گھنٹے سے تفریق کیا تو بریلی کے لیے ”تعدیلِ مَرَوِّج“ مثبت 12 منٹ 12 سیکنڈ حاصل ہوئی۔

قاعده: 2

تعدیلِ مروج = (طولِ بلد - (معیاری گھڑی)) x 4

معیاری گھنٹے ”5:30+“ کو ”15“ سے ضرب دینے پر معیاری طول ”82°30‘ یعنی 82.5 درجہ“ شرقی حاصل ہوا۔ اس میں سے بریلی کا طول شرقی (79°27‘) کو تفریق کرنے پر (03°03‘) حاصل ہوا۔ اسے 4 سے ضرب دینے پر 12 منٹ 12 سیکنڈ ہوئے۔

نوٹ:

یہ فارمولا بغیر کیلکولیٹر استعمال کئے زبانی حل کرنا ہے۔ (اس فارمولے میں صرف منٹ اور سیکنڈ میں جواب آئے گا۔)

انتباہ:

اگر معیاری گھنٹہ منفی (-) ہو تو معیاری طول غربی ہوگا۔

... (i)

اگر معیاری طول اور طولِ بلد دونوں شرقی ہوں تو معیاری طول سے طولِ بلد کو تفریق کریں گے جیسا کہ بریلی شریف والی مثال میں گزرا۔

... (ii)

اگر دونوں غربی ہوں تو علامتوں کو نظر انداز کر کے طولِ بلد سے معیاری طول کو تفریق کریں گے۔

مثلاً: امریکہ کے واشنگٹن DC کا طولِ بلد (77°02‘) غربی ہے اور معیاری طول 75° غربی ہے۔ تو طولِ بلد (77°02‘) سے معیاری طول 75 کو تفریق کرنے پر

'2°2'+ حاصل ہوئے۔ اس کو 4 سے ضرب دینے پر 8 منٹ 8 سیکنڈ مثبت "تعدیلِ مَرُوج" حاصل ہوئی۔

... (iii)

اگر معیاری طولِ شرقی اور طولِ بلدِ غربی ہو تو علامتوں کو نظر انداز کر کے دونوں طولوں کو جمع کر لیں گے اور "تعدیل" ہمیشہ مثبت ہوگی۔

مثلاً میڈرڈ (اسپین) (Madrid, Spain) کا طولِ بلد (03°45') غربی ہے اور معیاری طول 15° شرقی ہے۔ تو طولِ بلد (03°45') اور معیاری طول 15° کو جمع کرنے پر "18°45'+ حاصل ہوئے۔ اس کو 4 سے ضرب دینے پر "1" گھنٹہ 15 منٹ مثبت "تعدیلِ مَرُوج" حاصل ہوئی۔

... (iv)

اگر معیاری طولِ "غربی" اور طولِ بلدِ "شرقی" ہو تو علامتوں کو نظر انداز کر کے دونوں "طولوں" کو جمع کر لیں گے اور "تعدیل" ہمیشہ منفی ہوگی۔

نوٹ:

اس فارمولے پر تادم تحریر کوئی ملک موجود نہیں البتہ اگر کبھی سیاسی تقسیم کے باعث اس طرح کی صورت حال پیدا ہو جائے تو اس فارمولے کے ذریعے حل کریں گے۔

مثلاً معیاری طول "15" درجے غربی اور طولِ بلد 2 درجے شرقی ہو تو دونوں کا

مجموعہ 17 درجے حاصل ہوئے۔ اس کو 4 سے ضرب دینے پر منفی 1 گھنٹہ 8 منٹ ”تعدیلِ مَرَوَج“ حاصل ہوئی۔

نوٹ:

ان تمام صورتوں میں کیلکولیٹر (Calculator) کے ذریعے حل کیا جانے والا ”تعدیلِ مَرَوَج“ کا فارمولا کافی ہے (جو آگے آئے گا)۔

”نصفِ النَّہَار“ کا کلیہ حل کرنے کا طریقہ

”بلدی زوال“ میں ”تعدیلِ مَرَوَج“ کو ملانے سے ”معیاری نصفِ النَّہَار“

حاصل ہوتا ہے:

$$\text{تعدیلِ مَرَوَج} + \text{بلدی زوال} = \text{معیاری نصفِ النَّہَار}$$

مثال: 1

بریلی کے لیے یکم اپریل کے روز ”نصفِ النَّہَار“ کا معیاری وقت معلوم کرتے

ہیں۔

بریلی کی ”تعدیلِ مَرَوَج“ ذکر کردہ قاعدے سے ”0“ گھنٹہ ”12“ منٹ ”12“

سیکنڈ (0:12:12) حاصل ہوئی۔ جبکہ کتاب کے آخر میں دیے گئے بلدی زوال کے

جدول میں یکم اپریل کا بلدی زوال ”12:03:45“ ہے۔ اب کلیہ یوں حل کریں گے:

$$12:03:45 + 0:12:12 = 12:15:57$$

کیم اپریل کو معیاری نصف النہار برائے بریلی "12:15:57" پر ہوگا۔

مثال: 2

واشنگٹن DC (امریکہ) کے لئے 15 اکتوبر کا معیاری "نصف النہار" کا وقت معلوم کرتے ہیں:

کتاب کے آخر میں مشہور شہروں کے عرض و طول کا جدول دیا گیا ہے۔ اس میں واشنگٹن DC کا طول "77° 02' غربی اور معیاری گھنٹہ "5- ہے۔

قاعدے کے مطابق معیاری طول "5- کو "15" سے ضرب دینے پر "75- یعنی 75 درجہ غربی حاصل ہوا۔ "معیاری طول" اور "طول بلد" دونوں کے غربی ہونے کے باعث (علامتوں کو نظر انداز کر کے) طول بلد "77°02'" سے معیاری طول "75" کو تفریق کرنے پر "2°02'+ حاصل ہوئے، اسے "4" سے ضرب دینے پر "0:8:8+" "تعدیل مزوج" حاصل ہوئی لہذا

$$11:45:40 + 0:8:8 = 11:53:48$$

15 اکتوبر کو "معیاری نصف النہار" برائے واشنگٹن DC "11:53:48" پر ہوگا۔

نوٹ:

اب تک جتنے بھی قواعد اور فارمولے بیان ہوئے یہ بغیر کیلکولیٹر (Calculator) کی مدد کے حل کرنے والے ہیں اور اب کیلکولیٹر کے ذریعے اوقات نکالنے کے فارمولے بیان کئے جائیں گے۔

باقاعدہ کلیہ برائے نصف النہار

(بذریعہ کیلکولیٹر (Calculator))⁽¹⁾

$$\text{تعدیل مَرَّوَج} + \text{بلدی زوال} = \text{معیاری نصف النہار}$$

$$15 \div \text{طولِ بلد} - \text{معیاری گھنٹہ (اس ملک / ریاست کا)} = \text{تعدیل مَرَّوَج}$$

نوٹ:

اگر طولِ بلد غربی ہو تو درجہ سے پہلے منفی (-) کی علامت لازماً استعمال کریں گے۔

مثال: 1

بریلی کے لیے یکم اپریل کے روز وقتِ نصف النہار کا کلیہ بذریعہ کیلکولیٹر (Calculator) حل کرتے ہیں۔

(جدول عرض و طول میں بریلی کا طول (E) $79^{\circ}27'$ اور جدول بلدی زوال میں یکم

اپریل کا بلدی زوال 12:03:45 ہے۔)

$$\begin{aligned} 15 \div \text{طولِ بلد} - \text{معیاری گھنٹہ (اس ملک / ریاست کا)} &= \text{تعدیل مَرَّوَج} \\ &= 5:30 - 79^{\circ}27' \div 15 \\ &= 0:12:12 \end{aligned}$$

1... سستیسی نظام (60 والے نظام، Degree System) کا بٹن صرف سائنٹفک کیلکولیٹر

(Scientific Calculator) میں ہوتا ہے۔ لہذا سائنٹفک اور ڈبل ڈپلے (Double

Display) والا کیلکولیٹر استعمال کرنا چاہیے۔

$$\begin{aligned}
\text{معیاری نصف النہار} &= \text{بلدی زوال} + \text{تعدیل مزوج} \\
&= 12:03:45 + 0:12:12 \\
&= 12:15:57
\end{aligned}$$

توجہ:

ابھی ہم نے فارمولے میں طولِ بلد کو "79°27'" لکھا یہ درجہ دقیقہ ہے تاکہ اعشاری نظام (Decimal System)۔ لہذا اس کو "79.27" لکھنا بالکل غلط ہے لہذا عرض ہو یا طول، میل ہو یا کچھ اور، "اعشاری (Decimal System) اور ستینی نظام (60 والے نظام، Degree System) کا ضرور خیال رکھیں۔

"اعشاری" کو "اعشاری (Decimal System) کے تحت ہی فارمولے میں لکھ دیں اسی طرح ستینی کو ستینی (Degree System) کے تحت۔

اگر بدلنا چاہیں تو کیلکولیٹر (Calculator) میں مثلاً "79°27'" لکھ کر ستینی بٹن دبانے سے اعشاری (79.45) درجہ حاصل ہوگا۔ اسی طرح عرض بلد (28.45) درجہ معلوم ہے "28.45" لکھ کر ستینی بٹن دبانے پر "28:21:0" یعنی 28 درجہ 21 دقیقہ 0 ثانیہ حاصل ہوگا۔

مثال: 2

واشنگٹن DC (امریکہ) کے لئے 15 اکتوبر کا ”معیاری نصف النہار“ معلوم کرنے کا کلیہ بذریعہ کیلکولیٹر اس طرح حل کریں گے:

(جدول عرض و طول میں واشنگٹن DC کا طول (W) $77^{\circ}02'$ اور جدول بلد زوال میں 15 اکتوبر کا بلد زوال ”11:45:40“ ہے۔)

$$\begin{aligned} 15 \div \text{طولِ بلد} - \text{معیاری گھنٹہ (اس ملک / ریاست کا)} &= \text{تعدیلِ مزوج} \\ &= -5 - 77^{\circ}02' \div 15 \\ &= 0:08:08 \end{aligned}$$

نوٹ:

طولِ بلدِ غربی (W) ہو تو درجے سے پہلے (-) علامت لگانا لازمی ہے۔

$$\begin{aligned} \text{تعدیلِ مزوج} + \text{بلدی زوال} &= \text{معیاری نصف النہار} \\ &= 11:45:40 + 0:8:8 \\ &= 11:53:48 \end{aligned}$$

مثال: 3

مدینہ شریف کے لئے 26 فروری کا وقتِ نصف النہار معلوم کرنے کا کلیہ بذریعہ کیلکولیٹر اس طرح حل کریں گے:

$$\begin{aligned}
\text{تعدیلِ مَرَوَج} &= 15 \div \text{طُولِ بَلَد} - \text{معیاری گھنٹہ (اس ملک / ریاست کا)} \\
&= 3 - 39^{\circ}37' \div 15 \\
&= 0:21:32
\end{aligned}$$

$$\begin{aligned}
\text{معیاری نَصْفِ النَّهَار} &= \text{تعدیلِ مَرَوَج} + \text{بلدی زوال} \\
&= 12:12:58 + 0:21:32 \\
&= 12:34:30
\end{aligned}$$

مثال: 4

جکارتا (انڈونیشیا) کے لئے یکم اپریل کا وقتِ نَصْفِ النَّهَار معلوم کرنے کا کلیہ بذریعہ کیلکولیٹر اس طرح حل کریں گے:

$$\begin{aligned}
\text{تعدیلِ مَرَوَج} &= 15 \div \text{طُولِ بَلَد} - \text{معیاری گھنٹہ (اس ملک / ریاست کا)} \\
&= 7 - 106^{\circ}49' \div 15 \\
&= - 0:07:16
\end{aligned}$$

$$\begin{aligned}
\text{معیاری نَصْفِ النَّهَار} &= \text{تعدیلِ مَرَوَج} + \text{بلدی زوال} \\
&= 12:03:45 + - 0:07:16 \\
&= 11:56:29
\end{aligned}$$

مشق: 2.2

معیاری زوال کا وقت معلوم کریں؟

(1) اجمیر شریف.... 10 اپریل	(2) جبل پور.... 26 نومبر
(3) کو لکتہ.... 25 جون	(4) پٹنہ.... 30 ستمبر
(5) اوسلو (ناروے).... 14 اگست	(6) جکارتہ (انڈونیشیا).... 26 جنوری
(7) مکہ مُعظّمہ.... 12 جولائی	(8) لندن (برطانیہ).... 19 فروری
(9) بریلی شریف.... 15 دسمبر	(10) آکلینڈ (نیوزی لینڈ).... 5 مئی
(11) اوٹاوا (کینیڈا).... 2 نومبر	(12) برازیلیا (برازیل).... 18 دسمبر

ستینی کو (5 درجہ تک) اعشاری اور اعشاری کو ستینی میں تبدیل کریں؟

(13) 26°39'....	(14) 24°53'41"....
(15) 23.265....	(16) 51.3256....



زوالی فرق معلوم کرنے کا کلیہ

دنیا کے کسی ایک مقام سے دوسرے مقام کے لئے زوالی فرق معلوم کرنے کا کلیہ یہ ہے:

جس مقام سے زوالی فرق معلوم کرنا ہے اس کے طُول سے تفریق (Subtract) کریں گے اس مقام کے طُول کو جس کے لیے زوالی فرق معلوم کرنا ہے مثلاً بریلی شریف سے اجمیر شریف کا زوالی فرق معلوم کرنا ہے تو بریلی شریف کے طُول سے اجمیر شریف کا طُول تفریق کر دیں۔ فارمولہ اس طرح حل ہو گا:

A = جس مقام سے زوالی فرق مطلوب ہو

B = جس مقام کے لئے زوالی فرق مطلوب ہو

زوالی فرق معلوم کرنے کا کلیہ

$$(A - B) \div 15 = \text{معیاری وقت (A) - معیاری وقت (B)}$$

مثال: 1

بریلی سے اجمیر کے لئے زوالی فرق یوں معلوم کریں گے:

$$\begin{aligned} \text{زوالی فرق کا قاعدہ} &= 15 \div (\text{طُولِ اجمیر} - \text{طُولِ بریلی}) \\ &= 15 \div (79^{\circ}27' - 74^{\circ}38') \\ &= 0:19:16 \end{aligned}$$

لہذا بریلی کے زوال کے وقت سے اجمیر کا وقتِ زوال 19 منٹ 16 سیکنڈ بعد ہوگا۔

نوٹ:

چونکہ بریلی اور اجمیر شریف دونوں کے معیاری اوقات یکساں تھے اس لئے کلیہ کا آخری حصہ حل نہ کیا گیا، اگر مختلف ہوں تو لازمی حل کرنا ہوگا۔

مثال: 2:

بغداد شریف سے بریلی شریف کا زوالی فرق یوں معلوم کریں گے۔

$$\begin{aligned}
 & - 15 \div (\text{طولِ بریلی} - \text{طولِ بغداد}) = \text{زوالی فرق کا قاعدہ} \\
 & (\text{معیاری وقتِ بریلی} - \text{معیاری وقتِ بغداد}) \\
 & = (44^\circ 24' - 79^\circ 27') \div 15 - (3 - 5:30) \\
 & = 0:9:48
 \end{aligned}$$

لہذا بغداد شریف کے وقتِ زوال سے بریلی کا وقتِ زوال 9 منٹ 48 سیکنڈ بعد ہوگا۔

نوٹ:

(یہ فرق دونوں ملکوں کی معیاری گھڑیوں کے اعتبار سے ہے ورنہ حقیقتاً بریلی شریف میں

زوال کا وقت بغداد شریف سے 2 گھنٹے 20 منٹ اور 12 سیکنڈ (2:20:12) پہلے ہو جاتا ہے۔ اس

لیے کہ بریلی شریف بغداد شریف سے مشرق کی جانب ہے اور سورج مشرق سے مغرب کی طرف سفر

کرتا ہوا پہلے بریلی اور پھر بغداد پہنچے گا۔)

مشق: 2.3

مشق میں دیے گئے شہروں کے درمیان زوالی فرق معلوم کریں؟

(1) بریلی سے مدینہ شریف کے لیے	(2) مونگیر سے بہار شریف کے لیے
(3) کچھوچھ سے ممبئی کے لیے	(4) اجیر سے لندن کے لیے
(5) دہلی سے برہان پور کے لیے	(6) میڈرڈ (اسپین) سے اوٹاوا (کینیڈا) کے لیے



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کے لئے اول اور آخر ہے۔ نماز ظہر کا اول زوالِ شمس کے وقت ہے۔ اور اس کا آخر جبکہ عصر کا وقت آجائے۔ اور وقتِ عصر کا اول جبکہ اس کا وقت ہو جائے اور اس کا آخری وقت جبکہ سورج زرد ہو جائے (یعنی مستحب وقت سورج کی زردی تک ہے) اور مغرب کا اول غروب شمس کے وقت ہے اور اس کا آخری وقت شفق کے غائب ہونے پر ہے۔ اور عشا کا اول وقت شفق کے غائب ہونے پر ہے اور اس کا آخری (مستحب) وقت جب کہ آدھی رات ہو جائے۔ اور فجر کا اول وقت طلوع فجر اور اس کا آخری وقت طلوع شمس تک ہے۔

(ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، ۲۰۲/۱، حدیث: ۵۱۱ دار الفکر بیروت)

کیا زوالی فرق دیگر نمازوں کے لیے کارآمد ہوگا؟

ابھی جو ہم نے زوالی فرق معلوم کیا کہ بریلی سے اجمیر کا زوال 19 منٹ 16 سیکنڈ بعد ہوگا۔ تو یہ فرق زوال کے علاوہ دیگر اوقاتِ نماز کے لئے ہرگز درست نہیں ہوگا کیونکہ بریلی کا عرض (21°28' شمالی) اور اجمیر کا (26°28' شمالی) ہے لہذا یہ دونوں یکساں عرضِ بلد پر واقع نہیں یا یوں کہئے کہ دونوں ایک دوسرے سے شرعاً غراباً واقع نہیں۔ جب دونوں کا عرض مختلف ہے تو زوال کے علاوہ دیگر اوقاتِ نماز میں مختلف موسموں میں کبھی کچھ فرق ہوگا اور کبھی کچھ۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ "توضیح التوفیق" پر یوں نقل فرماتے ہیں: "اگر دو مقامات کے عَرْضُ الْبَلَد یکساں (Same Latitudes) ہوں تو جو فرق نصف النہار کا ہوگا وہی طلوع و غروب کے وقت ہوگا، وہی صبح و عشاء وغیرہ کا بھی ہوگا۔ لیکن اگر عَرْضُ الْبَلَد مختلف ہوں تو نصف النہار والا فرق رہنا ضروری نہیں، ممکن ہے کہ نصف النہار میں مثلاً "20 منٹ" کا فرق ہو تو طلوع یا صبح میں "30 منٹ" اور غروب یا عشاء میں صرف "10 منٹ" کا فرق ہو یا اس کا الٹ کہ طلوع و صبح صادق کا فرق "10 منٹ" ہو اور نصف النہار کا "20" اور غروب و عشاء میں "30 منٹ"۔"

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عام جنتریوں کا یہ طریقہ کار کہ تفاضل طولِ نوروز (یعنی 21 مارچ) دے دیتے ہیں اور ماہِ مبارک رمضان شریف کے سحر و افطار کا نقشہ اس

شہر کا لکھ دیتے ہیں کہ دوسرے عَرْضِ الْبَلَدِ والے جو اوقات میں فرق نوروز (یعنی 21 مارچ) کا دیا گیا ہے اسی قدر بڑھالیں یا گھٹالیں، یہ بالکل غلط ہے اور لوگوں کو غلط راہ دکھانا ہے۔ اولاً عموماً جنتریوں کے اوقات ہی غلط ہوتے ہیں اور بعض میں اگر صحیح بھی ہوں، ہرگز ہرگز بلادِ مُخْتَلِفَةُ الْعَرْضِ (یعنی الگ الگ عَرْضِ بَلَدِ رکنے والے شہروں) کے لئے صرف ”طولی فرق“ کم زیادہ کرنے سے سحری و افطاری کے اوقات حاصل نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں کو اس کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔ جو حضرات رمضان شریف کے لئے جنتریاں شائع کرتے ہیں ان کو میں صحیح مشورہ دیتا ہوں کہ ایک شہر کا وقت دے کر مُخْتَلِفَةُ الْعَرْضِ بِلَادِ (یعنی الگ الگ عَرْضِ رکنے والے شہروں) کا تفاوت نہ لکھ دیا کریں۔ بہتر ہے کہ ہر عَرْضِ کے کسی مشہور شہر کا وقت لکھیں اور اس عَرْضِ کے تمام یا جہاں تک ہو سکے ضلع، قصبہ اور مشہور دیہات کا تفاضل لکھ دیں کہ لوگوں کو الجھن نہ ہو۔ اور عام مسلمان فائدہ اٹھائیں۔⁽¹⁾

انڈیا میں رائج نظامِ الاوقات کا حال

انڈیا کے ان بعض شہروں کے نظامِ الاوقات درست ہیں جو ملک العلماء مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ یا دیگر توقیت دان علماء کے مرتب کردہ ہیں لیکن اکثر شہروں کے نظامِ الاوقات قابلِ اصلاح ہیں کیونکہ وہ توقیت دان علماء کے مرتب کردہ نہیں۔

اول:

توقیت

①... الْجَوَاهِرُ وَالْيَوَاقِيتُ فِي عِلْمِ التَّوَقِيتِ معروف بہ تَوْضِيحُ التَّوَقِيتِ، ص ۱۶-۱۵ ماخوذاً

وہ نظامِ الأوقات مختلف عرضِ بلاد والے نظامِ الأوقات سے زوالی فرق لے کر تیار کئے گئے۔

دوم:

وہ زوالی فرق بھی درست نہ لیا گیا۔

سوم:

جس نظامِ الأوقات سے فرق لیا گیا وہ خود بھی قابلِ اصلاح تھا۔ یوں بعض نظامِ الأوقات میں 2، 4 منٹ اور بعض میں اس سے کہیں زیادہ خطائیں سامنے آئیں۔

ملک العلماء مفتی ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اوقاتِ نماز صحیح طور پر معلوم نہ ہونے کے سبب بعض لوگ تاخیر کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں اور اکثر لوگ جلدی کرتے ہیں کہ قبل از وقت نماز پڑھ لیتے ہیں، خصوصاً عصر و عشاء میں تو قبل از وقت حنفی نماز پڑھنا ہندوستان میں عام طور پر رائج ہو گیا ہے۔ ان ہی ضرورتوں کے پیش نظر میں نے ایک رسالہ مَسَسَلِی بنام تاریخی ”بَدْرُ الْإِسْلَامِ لِمَبْتَعَاتِ كُلِّ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ“ تصنیف کیا۔ (حیات ملک العلماء، ص ۱۸)

ملک العلماء کی علمِ توقيت اور فلکیات پر تصانیف

(۱) ...”الْجَوَاهِرُ وَ الْيَوَاقِيتُ فِي عِلْمِ التَّوْقِيتِ مَعْرُوفٌ بِه تَوْضِيحُ التَّوْقِيتِ“
(۲) ...”بَدْرُ الْإِسْلَامِ لِمَبْتَعَاتِ كُلِّ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ“ (۳) ...”تَوْضِيحُ الْأَقْلَاقِ“ معروف بہ ”سَلْمَةُ السَّمَاءِ“ (۴) ...”مَوْذُنُ الْأَوْقَاتِ“ جیسی قیمتی اور نادر تصانیف آپ کی توقيتِ دانی اور علمِ فلکیات میں مہارتِ تامہ کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

وفات

ملک العلماء شبِ دو شنبہ (بیر کی رات) ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء کو ذکرِ جہر ”اللہ، اللہ“ کرتے ہوئے واصلِ بحق ہوئے۔ (حیات ملک العلماء، ص ۱۶)

باب 3: طلوع و غروب (Sun Rise & Sun Set)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کی یعنی جس نے فجر اور عصر کی نماز ادا کی وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔⁽¹⁾

طلوع و غروب کی تعریف

طلوع و غروب کی دو قسمیں ہیں:

(1) ... نجومی (2) ... شرعی یا عرفی

(1) ... نجومی

مرکزِ شمس (Center Of Sun) حقیقی اعتبار سے جب مشرقی جانب دائرہ افق حقیقی (Horizon Circle) سے ملے تو اسے ”نجومی طلوع“ کہتے ہیں اور جب مرکزِ شمس غربی جانب دائرہ افق حقیقی سے ملے تو اسے ”نجومی غروب“ کہتے ہیں۔

(2) ... شرعی یا عرفی

سورج کا بالائی (اوپر والا) کنارہ (Upper limb) دکھائی دینے کے اعتبار سے جب مشرقی جانب دائرہ افق حقیقی (Horizon Circle) سے ملے تو اسے ”شرعی یا

وقت

1... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظة علیہما،

ص ۲۵۰، حدیث: ۱۳۳۶

عربی طلوع“ کہتے ہیں اور جب سورج کا بالائی (اوپر والا) کنارہ غربی جانب دائرۃ افقِ حقیقی سے ملے تو اسے ”شرعی یا عربی غروب“ کہتے ہیں۔ یعنی شرعی لحاظ سے پورے فُورصِ شَمْس (سورج کی ٹکلیا، Sun Disc) کے غروب کو غروب کہتے ہیں۔

مسئلہ:

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: تجربہ سے ثابت ہوا کہ فُورصِ آفتاب (سورج کی ٹکلیا، Sun Disc) میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے جب غروب میں ”بیس (20) منٹ“ باقی رہتے ہیں، تو اسی قدر ”بیس (20) منٹ“ وقتِ کراہت ہے۔ یوں بعدِ طلوع (سورج نکلنے کے) ”بیس (20) منٹ“ کے بعد جوازِ نماز (نماز جائز ہونے) کا وقت ہو جاتا ہے۔⁽¹⁾

مغرب کا وقت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ⁽²⁾

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ کریم، جنابِ صادق و امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نمازِ مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک ”شَفَق“ غائب نہ ہو۔

وقت

①... بہار شریعت، ۱/۲۵۲، حصہ: ۳... فتاویٰ رضویہ، ۵/۱۳۸ بالفاظ مختلفہ

②... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس، ص ۲۴۲، حدیث: ۱۳۸۸

مغرب کا وقت کتنا ہوتا ہے؟

مغرب کی نماز کا وقت غروبِ آفتاب (سورج ڈوبنے) تا ابتدائے وقتِ عشاء (عشاء کا وقت شروع ہونے تک) ہوتا ہے۔ یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتبار سے گھنٹا بڑھتا رہتا ہے مثلاً عرضِ بریلی پر مغرب کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 منٹ ہوتا ہے۔

فقہائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم فرماتے ہیں: روزِ ابر (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں اس دن) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل (یعنی جلدی) مُسْتَحَب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ و تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گتھ گئے تو مکروہ و تخریمی۔⁽¹⁾

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اس (یعنی مغرب) کا وقت مُسْتَحَب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (بڑے بڑے ستاروں کے علاوہ) چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہ ہے۔⁽²⁾

بُعْدِ سَمْتِی (Zenith Distance) برائے طُلُوعِ وَغُرُوبِ

بوقتِ نجومی طُلُوعِ وَغُرُوبِ مرکزِ شمس (Center of Sun) سَمْتِی الزَّائِس (Zenith) سے عین 90 درجے کی دوری پر ہوتا ہے لہذا نجومی طُلُوعِ وَغُرُوبِ کے لیے بُعْدِ سَمْتِی 90 درجے ہے جبکہ شرعی یا عُرْنِی طُلُوعِ وَغُرُوبِ کے وقت

رقت ————— ☀ ————— ● ————— ☾

1... بہارِ شریعت، 1/ ۲۵۳، حصہ: ۳

2... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۱۵۳

مرکزِ شمس سَمْتُ الزَّأْسِ سے تقریباً ”90°50‘“ کی دوری پر ہوتا ہے، لہذا بعدِ سمتی (Zenith Distance) برائے طلوع و غروب ”90°50‘“ ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ سَمْتُ الزَّأْسِ سے ”أَفْقِ حَقِيقِي“ کی دوری ”90°“ درجہ ہے جبکہ سورج کا ”نِصْفِ قَطْر (Semi Diameter)“ اوسطاً 16 دقیقے اور انکسار (Refraction) اوسطاً 34 دقیقے ہے لہذا جب مرکزِ شمس ”90°50‘“ کی دوری پر ہوتا ہے تو ”90°34‘“ دقیقے پر اس کا بالائی کنارہ حقیقتاً اور انکسار کے سبب دکھائی دینے کے اعتبار سے عین ”90°“ درجہ کی دوری پر ”دائِرَةُ أَفْقِ حَقِيقِي“ سے ملتا ہے۔ (اس کی مزید تفصیل دوسرے حصے میں بیان ہوگی۔ اِنْ شَاءَ اللهُ)

میلِ شَمْسِ (Sun Declination)

سورج سال میں دو مرتبہ (21 مارچ اور 23 ستمبر کو) خطِ استواء (Equator) پر آتا ہے، لہذا ان دو ایام میں ساری دنیا میں نُجُومی اعتبار سے دن رات برابر ہوتے ہیں، 21 مارچ کے بعد سورج جانبِ شمال ہٹتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ 21 جون کو ”خَطِّ سِرطَان“ (Tropic of Cancer) یا ”میلِ اعظمِ شمالی“ پر پہنچتا ہے۔ اس روز نصفِ شمالی کُرَّہ (North Hemisphere) میں بشمول انڈیا سال کا سب سے بڑا دن اور نصفِ جنوبی کُرَّہ (South Hemisphere) میں سال کا سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے۔ پھر سورج واپس خطِ استواء (Equator) کی طرف آتا ہے اور 23 ستمبر کو دوبارہ خطِ استواء پر پہنچتا ہے۔ اور ساری دنیا میں ”نُجُومی“ اعتبار سے دن رات

برابر ہوتے ہیں، پھر سورج جانبِ جنوب ہٹا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ 22 دسمبر کو خطِ جدی (Tropic of Capricorn) یا ”میلِ اعظمِ جنوبی“ پر پہنچتا ہے اس روز ”نصفِ جنوبی کُزہ“ میں سال کا سب سے بڑا دن اور ”نصفِ شمالی کُزہ“ میں بشمولِ انڈیا سال کا سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے۔ پھر سورج واپس ”خطِ استواء“ کی طرف آتا ہے اور ”21 مارچ“ کو دوبارہ ”خطِ استواء“ پر پہنچتا ہے۔ ”میلِ اعظمِ شمالی“ اور ”میلِ اعظمِ جنوبی“ کی موجودہ مقدار ”23 درجے 26 دقیقے“ (23°26') ہے۔



نوٹ:

علامت (+) کا مطلب ”میلِ شمالی“ اور (-) کا مطلب ”میلِ جنوبی“ لیا جاتا ہے۔
 (میلِ شمس کس دن کتنے درجے، دقیقے ”شمالی“ یا ”جنوبی“ ہوتا ہے، اسے آخری صفحات پر ”جدولِ میلِ شمس“ میں ملاحظہ فرمائیں۔)

عرض و طول (Latitude & Longitude)

حکومتِ انڈیا کے ادارہٴ ارضیاتی مساحت (Geological Survey of)

(India) کی جانب سے شائع کردہ "Gazetteer" میں انڈیا کے بے شمار مقامات کے "عَرْض و طُول" موجود ہیں لیکن "Gazetteer" میں درج شدہ "عَرْض و طُول" میں ایک، دو دقیقہ کی خطا ممکن ہے جس سے اوقات نماز میں چند سیکنڈ کا فرق پڑ سکتا ہے۔

نوٹ:

انڈیا کے مشہور مقامات کے "عَرْض و طُول" آخری صفحات پر درج کر دیئے گئے ہیں۔

اسی طرح دنیا کے مشہور شہروں کے "عَرْض و طُول" اور معیاری اوقات (Standard Times) کا جدول بھی آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! "شعبہ اوقات الصلاة" نے "مجلس I.T" کے تعاون سے ایک سوفٹ ویئر بنایا ہے۔ جس میں دنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات کے "عَرْض و طُول" موجود ہیں۔

Google Map/Google Earth/Google Engine

اگر کسی مقام کا انتہائی درست "عَرْض و طُول" درکار ہو تو سیٹلائٹ (Satellite) کی مدد سے بنائے گئے جدید ترین تحقیقی پروگرام "Google Earth" یا "Google Map" کو استعمال کیجیے۔ گوگل سرچ انجن "Google Search Engine" میں اس طرح لکھیں (Lat + Long + Place Name) تو "عَرْض و طُول" حاصل ہو جائے گا۔ گوگل میں ساری دنیا کی تازہ تصاویر

دور و نزدیک سے دیکھ سکتے ہیں حتیٰ کہ آپ صرف شہر یا محلہ نہیں بلکہ خاص اپنی مسجد یا عمارت یا گھر تک کا درست ”عَرْض و طُول“ بذریعہ کرنٹ لوکیشن (Current Location) معلوم کر سکتے ہیں جو کہ گوگل ارتھ اور گوگل میپ میں درجے کے 10 لاکھویں حصے کے ساتھ دیا گیا ہے نیز گوگل ارتھ میں قدم قدم پر سطح سمندر سے بلندی بھی معلوم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ”عَرْض و طُول“ جاننے کے لیے موبائل کے GPS سسٹم سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

Globe/دنیا کا نقشہ

گیند کی شکل میں جو دنیا کا نقشہ ہوتا ہے اسے ”Globe“ کہتے ہیں۔ گلوب ہو یا کوئی بھی نقشہ، عموماً اس طرح بنایا جاتا ہے کہ سمتِ شمال سامنے رہے۔ غور کرنے پر معلوم ہو گا کہ دو مخالف کونوں پر ”طُولِ بَلَد“ کی تمام لائنیں ختم ہو رہی ہیں ان میں سے ایک ”قُطْبِ شَمَالِی (North Pole)“ اور دوسرا ”قُطْبِ جَنُوبِی (South Pole)“ ہے۔ ان دونوں کے عین درمیان میں خطِ استواء (Equator) ہے جو انتہائے مشرق سے انتہائے مغرب (انڈونیشیا، سومالیا، کینیا، یوگنڈا، زائرے، کالگو، گابون، برازیل، کولمبیا اور ایکویڈور) کے ممالک سے گزرتا ہے۔ خطِ استواء کے محاذی (سامنے) جو دائرے ہیں وہ عَرْضِ بَلَد کو ظاہر کرتے ہیں۔ خطِ استواء کے شمالاً جنوباً ”26° 23“ پر دائروں کی شکل میں خطوط بنائے گئے ہیں یہ دونوں خطوط میل اعظم ”شمالی و جنوبی“ کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان میں جو خط ”شمالی کُرّہ“ میں ہے اسے ”خطِ سرطان (Tropic of

(Cancer) کہتے ہیں اور جو ”جنوبی کُزّہ“ میں ہے اسے ”خطِ جدی (Tropic of Capricon)۔

ان دونوں خطوط کے مابین جو مقامات ہیں مثلاً جنوبی انڈیا کے کثیر شہر (احمد آباد، کوکنہ، ممبئی، حیدرآباد دکن، مدراس اور بنگلور وغیرہ) نیز دنیا بھر کے کثیر شہر بشمول مکہ شریف، ان کے لئے سال میں دو دن ایسے آتے ہیں کہ جب ”میلِ شمس“ اور ان مقامات کے ”عُزّض“ تقریباً یکساں ہو جاتے ہیں اور بوقتِ زوال سورج عین سر پر آجاتا ہے اور کسی بھی چیز کا سایہ نہیں رہتا۔ انڈیا میں ”خطِ سرطان“ چونکہ ضلع بھوپال سے گزرتا ہے لہذا جو شہر ضلع بھوپال سے شمالی ہیں ان میں سایہ ضرور بنے گا اور جو جنوبی ہیں ان میں سال کی مخصوص تاریخوں میں سایہ نہیں بنے گا۔

فُطْبَین (Poles) کے قریب ”66°34'“ درجے پر بھی دو دائرے دائرۃ فُطْبِ شمالی و جنوبی (Arctic & Antarctic Circle) بنائے گئے ہیں۔ یہاں سے مسلسل دن اور راتوں کا آغاز ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ عین فُطْبِ شمالی و جنوبی پر ”6“ ماہ دن اور ”6“ ماہ رات کا سلسلہ ہوتا ہے۔

اس کے متعلق تصویر صفحہ 42 پر ملاحظہ فرمائیں۔

مثال: 1

بریلی شریف کے لئے یکم اپریل کا وقتِ طلوع و غروب معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	یکم اپریل کا بلدی زوال	یکم اپریل کا میلِ شمس
28°21' N	79°27' E	+5:30	12:03:45	4°50'

$$\text{تعدیلِ مَورَج برائے بریلی} = 5:30 - 79^{\circ}27' \div 15 = 0:12:12$$

$$\text{معیاری زوال} = 0:12:12 + 12:03:45 = 12:15:47$$

$$\begin{aligned} \text{طلوع} &= 12:15:47 - \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 90^{\circ}50' - \text{Sin } 28^{\circ}21' \\ &\quad \text{Sin } 4^{\circ}50') \div (\text{Cos } 28^{\circ}21' \text{ Cos } 4^{\circ}50')) \div 15 \\ &= 06:01:31 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{غروب} &= 12:15:47 + \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 90^{\circ}50' - \text{Sin } 28^{\circ}21' \\ &\quad \text{Sin } 4^{\circ}50') \div (\text{Cos } 28^{\circ}21' \text{ Cos } 4^{\circ}50')) \div 15 \\ &= 18:30:3 \end{aligned}$$

مثال: 2

دہلی یکم جنوری کا وقتِ طلوع و غروب معلوم کرتے ہیں۔

یکم جنوری کا میل شمس	یکم جنوری کا بلدی زوال	معیاری وقت	طولِ بلد	عرضِ بلد
-23°01'	12:03:19	+5:30	77°13'E	28°37' N

$$\text{تعدیلِ مَوَاجِدِ دہلی} = 5:30 - 77^{\circ}13' \div 15 = 0:21:8$$

$$\text{معیاری زوال} = 0:21:8 + 12:03:19 = 12:24:27$$

$$\begin{aligned} \text{طلوع} &= 12:24:27 - \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 90^{\circ}50' - \text{Sin } 28^{\circ}37' \\ &\quad \text{Sin } -23^{\circ}01') \div (\text{Cos } 28^{\circ}37' \text{ Cos } -23^{\circ}01')) \div 15 \\ &= 7:13:49.52 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{غروب} &= 12:10:59 + \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 90^{\circ}50' - \text{Sin } 28^{\circ}37' \\ &\quad \text{Sin } -23^{\circ}01') \div (\text{Cos } 28^{\circ}37' \text{ Cos } -23^{\circ}01')) \div 15 \\ &= 17:35:4.48 \end{aligned}$$

مثال: 3

آکلیسنڈ (نیوزی لینڈ) کے لئے یکم مارچ کا وقتِ طلوع و غروب معلوم کرتے

ہیں۔

یکم مارچ کا میلِ شمس	یکم مارچ کا بلدی زوال	معیاری وقت	طولِ بلد	عرضِ بلد
-7°18'	12:12:15	+12:00	174°46'E	36°51'S

$$\text{تعدیل مَرَوَج برائے نیوزی لینڈ} = 12 - 174^{\circ}46' \div 15 = 0:20:56$$

$$\text{معیاری زوال} = 0:20:56 + 12:12:15 = 12:33:11$$

$$\begin{aligned} \text{طلوع} &= 12:33:11 - \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 90^{\circ}50' - \text{Sin } -36^{\circ}51' \\ &\quad \text{Sin } -7^{\circ}18') \div (\text{Cos } -36^{\circ}51' \text{ Cos } -7^{\circ}18')) \div 15 \\ &= 06:06:55.39 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{غروب} &= 12:33:11 + \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 90^{\circ}50' - \text{Sin } -36^{\circ}51' \\ &\quad \text{Sin } -7^{\circ}18') \div (\text{Cos } -36^{\circ}51' \text{ Cos } -7^{\circ}18')) \div 15 \\ &= 18:59:26.61 \end{aligned}$$

مثال: 4

براسیلیا (برازیل) کے لئے یکم اگست کا وقتِ طلوع و غروب معلوم کرتے ہیں:

یکم اگست کا میلِ شمس	یکم اگست کا بلدی زوال	معیاری وقت	طولِ بلد	عرضِ بلد
17°49'	12:06:19	-3:00	47°55'W	15°47'S

$$\text{تعدیل مُرَوِّجِ برائے براسیلیا (برازیل)} = -3 - -47^{\circ}55' \div 15 = 0:11:40$$

$$\text{معیاری زوال} = 0:11:40 + 12:06:19 = 12:17:59$$

$$\begin{aligned} \text{طلوع} &= 12:17:59 - \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 90^{\circ}50' - \text{Sin } -15^{\circ}47' \\ &\quad \text{Sin } 17^{\circ}49') \div (\text{Cos } -15^{\circ}47' \text{ Cos } 17^{\circ}49')) \div 15 \\ &= 06:35:10.84 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{غروب} &= 12:17:59 + \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 90^{\circ}50' - \text{Sin } -15^{\circ}47' \\ &\quad \text{Sin } 17^{\circ}49') \div (\text{Cos } -15^{\circ}47' \text{ Cos } 17^{\circ}49')) \div 15 \\ &= 18:00:47.16 \end{aligned}$$

مختلف ”درجاتِ عرض“ پر مختصر ترین اور طویل ترین ایام کی مقداروں کا چارٹ

65	60	50	40	30	20	10	0	درجاتِ عرض
3:35	5:52	8:04	9:20	10:13	10:55	11:38	12:07	مختصر ترین
22:02	18:52	16:22	15:01	14:05	13:21	12:43	12:07	طویل ترین

مشق: 3.1

اوقات ”طلوع و غروب“ معلوم کیجئے:

(1) ممبئی.... 25 مئی	(2) حیدرآباد دکن.... 13 اکتوبر
(3) احمدآباد.... 21 مارچ	(4) آگرہ.... 23 ستمبر
(5) بغداد شریف.... 15 دسمبر	(6) میکسیکو.... 05 مئی
(7) کینبرا (آسٹریلیا).... 20 جون	(8) میڈرڈ (اسپین).... 19 جولائی
(9) بیونس آئرز (ارجنٹائنا).... 14 اگست	(10) نیروبی (کینیا).... 15 نومبر



بلندی کے سبب اوقاتِ طلوع و غروب میں فرق

اوپر بیان کردہ اوقاتِ سطحِ سمندر (Mean Sea Level) یعنی زیر و فٹ کے مطابق درست ہیں لیکن کسی بلندی مثلاً پہاڑ کی چوٹی (Peak) یا ڈھلان (Slope) یا بلند عمارت یا ٹاور وغیرہ پر کھڑے شخص، یوں ہی ہوائی جہاز کے مسافروں کے لئے افق (Horizon) بڑھ جاتا ہے لہذا ایسے مقامات کے لئے ”طلوع“ جلد اور ”غروب“ تاخیر سے ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ بلندی کے سبب سارے مقامات کے لئے ”طلوع و غروب“ میں فرق نہیں پڑتا بلکہ صرف ایسے بلند مقامات کے لئے فرق پڑے گا جو پہاڑوں کی چوٹیوں یا ڈھلانوں پر واقع ہوتے ہیں جیسے شملہ وغیرہ۔ باقی وہ مقامات جو اگرچہ ہزاروں فٹ کی بلندی پر واقع ہوں لیکن ہموار میدانی علاقوں کی صورت میں پھیلے ہوئے ہوں اور تاحدنگاہ زمین تقریباً ہموار نظر آتی ہو جیسے مدینہ شریف کہ تقریباً 2000 فٹ سطحِ سمندر سے بلند ہے، ان کے لئے افق (Horizon) تبدیل نہیں ہوتا لہذا ان مقامات کے لئے تفاوتِ بسبب ارتفاع (Height Correction) کا فارمولا استعمال کرنے کی حاجت نہیں۔

البتہ ”طلوع و غروب“ میں ایک منٹ کی احتیاط کر لی جائے۔ یعنی فجر کا آخری وقت ”طلوعِ شمس“ کے وقت سے ایک منٹ پہلے سمجھا جائے اور اذانِ مغرب یا انظار، ”غروبِ شمس“ کے وقت سے ایک منٹ بعد دی جائے کیونکہ بظاہر ہموار نظر آنے

والے علاقوں میں بھی حقیقتاً کچھ نہ کچھ نشیب ہوتا ہے۔

نوٹ:

یاد رہے کہ بلندی کے سبب فرق صرف اوقاتِ طلوع و غروب میں آتا ہے باقی اوقاتِ نماز میں نہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے بھی ایسے بلند مقامات کے لئے جو ہموار میدانی صورت میں پھیلے ہوئے ہوں، تفاوت بسبب ارتفاع (Height Correction) کا کلیہ استعمال نہیں فرمایا جیسا کہ بریلی شریف سطح سمندر سے ”580“ فٹ بلند ہے لیکن اعلیٰ حضرت نے کہیں اس کا ذکر نہ فرمایا حالانکہ اتنی بلندی کے سبب ”بریلی شریف کے عرض“ کے اعتبار سے تقریباً ”2 منٹ“ کا فرق ”طلوع و غروب“ میں پڑے گا۔ اس کے برعکس اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے شملہ کی پہاڑیوں پر رہنے والوں کے لئے ”طلوع و غروب“ میں فرق یوں ارشاد فرمایا:

”یہ حساب ہموار زمین کا ہے۔ پہاڑ پر فرق پڑے گا اور وہ فرق بتفاوت بلندی (بلندی کے کم زیادہ ہونے سے) متفاوت (تبدیل) ہو گا۔ اگر دو ہزار فٹ بلندی ہے تو ”غروب“ تقریباً چار (4) منٹ بعد ہو گا اور ”طلوع“ اسی قدر پہلے۔“ (1)

جہاز میں افطار کب کریں؟

مُصَدِّقہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بعض مسلم ایئر لائن کے ہوائی جہازوں میں افطار کا یوں غلط اعلان ہوتا ہے: ”ہمارا جہاز اس وقت فلاں شہر مثلاً دبئی کے اوپر سے گزر

قیت

رہا ہے، دینی میں افطار کا وقت ہو چکا ہے لہذا جہاز کے مسافر افطار کر لیں۔“

یاد رکھیں کہ اس طرح روزہ ضائع ہو جائے گا۔ کیونکہ جہاز والوں کے لیے ہزاروں فٹ بلندی کی وجہ سے سورج ہرگز غروب نہیں ہو گا لہذا جہاز کے مسافرین کو

چاہئے کہ جب جہاز کی بلندی کے اعتبار سے سورج غروب ہو تب ہی افطار کریں جیسا کہ

فقیر ملت مفتی جلال الدین امجدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”سورج کے تمام و

کمال ڈوبنے پر افطار کا حکم ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سورج ڈوبنے تک روزے پورے

کرنے کا حکم دیا ہے، اس کا ارشاد ہے: ﴿ثُمَّ آتَمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ (پ۲، البقرة: ۱۸۷) (اور رات

آنے تک روزے پورے کرو) اور دن کا اطلاق شرعی ”صبح صادق“ سے سورج ڈوبنے تک ہوتا ہے۔

اور سورج ڈوبنے کا اعتبار اسی جگہ کا ہو گا جہاں روزہ دار ہے تو جب ہوئی جہاز پر سفر کرنے

والے کو سورج نظر آرہا ہے تو شہر کے برابر جہاز پہنچنے پر اس شہر کے وقت کے اعتبار سے

افطار کرنا ہرگز جائز نہیں کہ اس کے حق میں ابھی سورج ڈوبا ہی نہیں۔ لہذا اس پر لازم

ہے کہ جب اوپر کے اعتبار سے سورج ڈوبنے کا اسے یقین ہو جائے تب افطار کرے۔^(۱)

فتاویٰ رضویہ سے ایک سوال و جواب

سوال: سحر و افطار کے نقشے عطا ہوں صاحبزادہ نواب دولہا صاحب مانگتے ہیں، ایک دو منٹ

کا تفاوت دیکھ لیا جائے گا؟

الجواب: نقشے بھیجتا ہوں۔ الملوٹے اور بریلی میں اس ماہ مبارک میں سحری کا اوسط

توقيت

1... فتاویٰ فقیہ ملت، ۱/۳۳۰ ملتقطاً

تفاوت (فرق) منفی پانچ (-5) ہے یعنی (الموڑے میں) اتنے (5) منٹ وقت بریلی سے پہلے (سحری کا وقت) ختم ہے اور افطار کا اوسط ”مثبت ایک“ $(+1 \frac{1}{4})$ یعنی وقت بریلی سے سوامنٹ بعد۔

لیکن یہ حساب ہموار زمین کا ہے پہاڑ پر فرق پڑے گا، اور وہ فرق بتفاوتِ بلندی (بلندی کے کم زیادہ ہونے سے) متفاوت (تبدیل) ہوگا۔ اگر دو ہزار (2000) فٹ بلندی ہے تو ”غروب“ تقریباً چار منٹ بعد ہوگا، اور ”طلوع“ اسی قدر پہلے، لہذا جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ وہ جگہ کس قدر بلند ہے جواب نہیں دے سکتا۔ اگر کسی دن کے ”طلوع یا غروب“ کا وقت صحیح گھڑی سے دیکھ کر لکھو تو میں اس سے حساب کر لوں کہ وہ جگہ کتنی بلند ہے۔⁽¹⁾

بعض ادارے (جیسا کہ google) وغیرہ بلندی بالکل نہیں لیتے اور ہزاروں فٹ بلند علاقوں کے لئے بھی صفر ”0“ فٹ پر ہی ”طلوع وغروب“ کے اوقات نکالتے ہیں۔

اسی طرح میدانی شہروں کے اوقات بھی مرکز شہر سے نکالتے ہیں جن میں نہ شہر کے پھیلاؤ کا لحاظ رکھا جاتا ہے نہ بلند عمارات کا۔

نیز یوں ہی اوقات کے منٹس کو راؤنڈڈ (Rounded) کر کے اپنی

ویب سائٹس (Websites) پر جاری کرتے ہیں۔ ان پر ہرگز عمل نہ کیا جائے ورنہ نماز روزے کا درست ہونا خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

کلیہ برائے بعدِ سمتی بسبب ارتفاع

اگر بلندی فٹ میں ہو تو کلیہ یہ ہوگا:

$$\text{بلندی} \sqrt{90^\circ 50' + 0^\circ 0' 58.2''} = \text{بعدِ سمتی بسبب ارتفاع}$$

اگر بلندی میٹر میں ہو تو کلیہ اس طرح ہوگا:

$$\text{بلندی} \sqrt{90^\circ 50' + 0^\circ 1' 45.42''} = \text{بعدِ سمتی بسبب ارتفاع}$$

مثال: 1

ہم نے اوپر کی مثالوں میں بریلی شریف کے لیے یکم اپریل کا وقت معلوم کیا تھا۔ سطح سمندر کے اعتبار سے طلوع ”06:01:31“ اور غروب ”18:30:3“ پر ہوتا تھا۔ اب فرض کریں کہ اسی عرض پر ”200“ فٹ اونچی بلڈنگ ہے تو اس کے لئے ”طلوع وغروب“ کا وقت یوں معلوم کریں گے:

$$\begin{aligned} \text{بعدِ سمتی بسبب ارتفاع} &= 90^\circ 50' + 0^\circ 0' 58.2'' \sqrt{200} \\ &= 91^\circ 3' 43.07'' \end{aligned}$$

اب وہی میل لے کر ”طلوع و غروب“ کا وقت نکالیں تو بلندی کے سبب ”طلوع“ تقریباً ”ایک منٹ تین سیکنڈ“ پہلے ہو گا اور ”غروب“ اتنی ہی تاخیر یعنی ”ایک منٹ تین سیکنڈ“ بعد ہو گا۔

بلندی دگنی ہونے سے فرق دگنا نہیں ہوتا

عوام کا خیال ہے کہ بلندی دگنی ہونے سے فرق دگنا، چار گنا ہونے سے فرق بھی چار گنا۔ اسی طرح بلندی آدھی ہونے سے فرق بھی آدھا، چوتھائی ہونے پر فرق بھی چوتھائی ہوتا ہے۔ تو یہ عوامی خیال غلط ہے اس لیے کہ فارمولے پر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ بلندی براہ راست استعمال نہیں ہوتی بلکہ اس کا ”جُزُءُ الْمُرَبَّعِ“ (Root Square) استعمال ہوتا ہے۔

لہذا بریلی میں ”200 فٹ“ بلندی پر جو فرق ایک منٹ 2.7 سیکنڈ آیا تو چار گنا بلندی (800 فٹ) پر یہ فرق دگنا یعنی تقریباً ”2 منٹ 5.4 سیکنڈ“ ہو گا۔ نو گنا بلندی (1800 فٹ) پر یہ فرق تقریباً تین گنا یعنی ”3 منٹ 8.1 سیکنڈ“ اور ”25 گنا“ بلندی (5000 فٹ) پر یہ فرق ”5 گنا“ (یعنی تقریباً 5 منٹ 13.5 سیکنڈ) ہو گا۔

اسی طرح چوتھائی (1/4) بلندی (یعنی 50 فٹ) پر یہ فرق آدھا ”31.35 سیکنڈ“ اور (1/16) گنا بلندی (یعنی 12.5 فٹ) پر یہ فرق چوتھائی یعنی تقریباً ”15.67 سیکنڈ“ ہو گا۔

مشق: 3.2

21 مارچ کو درج ذیل مقامات کے لئے سطح سمندر اور بلندی کے اعتبار سے

وقت ”طلوع وغروب“ نکال کر بتائیے کہ بلندی کے سبب کیا فرق آیا؟

(2) ابو ظہبی (برج محمد بن راشد)....

سطح سمندر سے بلندی 382 میٹر

(1) شملہ.... 7000 فٹ بلندی



وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمَا أَتَىٰ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدْرًا لِّمَنَازِلِ حَتَّىٰ
عَادَ كَالْعُرْوَةِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۝
وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ (پ ۲۳، بئس: ۳۰-۳۸)

ترجمہ کنزُالعرفان: اور سورج اپنے ٹھہرنے کے وقت تک چلتا رہے گا، یہ زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا ہے۔ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے۔ سورج کولا آتی نہیں کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جانے والی ہے اور ہر ایک دائرے میں تیر رہا ہے۔

تفسیر صراط الجنان: سورج اپنے ٹھہرنے کے وقت تک چلتا رہے گا۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جس وقت تک سورج کے چلنے کی انتہا مقرر فرمائی گئی ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا اور وہ انتہائی وقت قیامت کا دن ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ سورج اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے۔ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں، ہر رات ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کر لیتا ہے، نہ کم چلتا ہے نہ زیادہ، اپنے طلوع ہونے کی تاریخ سے لے کر اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو راتیں اور آنتیس کا ہو تو ایک رات چھپتا ہے اور جب اپنی آخری منزل میں پہنچتا ہے تو کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے جو سوکھ کر تپتی، کمان کی طرح خم دار اور زرہ ہو گئی ہو۔

باب نمبر 4: صبح و عشا

فجر کا وقت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ (1)

یعنی نماز فجر کا وقت صبح صادق سے سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

عشا کا وقت

(1) ... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وَصَلَّى بِنِ الْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ (2)

یعنی (حضرت) جبرائیل نے مجھے عشا پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی تھی۔

(2) ... شرح معانی الآثار میں ہے:

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا أَفْرَاطُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَالَ

طُلُوعِ الْفَجْرِ - (3)

حضرت عبید بن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت

_____ ○ ● ☀ _____ وقت

1 ... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس، ص ۲۴۳، حدیث: ۱۳۸۸

2 ... ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی المواقیت، ۱/۴۳، حدیث: ۳۹۳، دار احیاء التراث العربی

3 ... السنن الكبرى للبيهقي، کتاب الصلاة، باب آخر وقت الجواز لصلاة العشاء، ۱/۵۵۳، تحت الباب،

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: عشا کا آخری وقت کون سا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عشا کا آخری وقت فجر کے طلوع ہونے تک ہے۔

فجر کا وقت

آسمان میں پہلے بھیڑیے کی دم کی مثل لمبائی میں ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے اس سفیدی کے ظاہر ہونے سے فجر کا وقت شروع ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا بلکہ اس سفیدی کے ظاہر ہوجکنے کے کچھ وقت گزرنے کے بعد ایک اور سفیدی ظاہر ہوتی ہے اور پھر وہ پھیلتی ہے۔ یہ پھیلنے والی سفیدی اس قدر واضح ہوتی ہے کہ اسے آنکھیں با آسانی دیکھ سکتی ہیں، اور یہیں سے فجر کے وقت کی ابتدا ہے۔ چنانچہ

فجر کے وقت کی ابتدا

سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی سردارِ صلہ اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی انگلیاں اوپر سے نیچے کر کے فرمایا: ”فجر یا صبح اس طرح نہیں ہے۔“ حتیٰ کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”بلکہ صبح اس طرح ہوتی ہے۔“ حضرت ڈھیر نے ایک شہادت کی انگلی دوسری شہادت کی انگلی پر رکھ کر دائیں سے بائیں کھینچ کر دکھایا (کہ جس سفیدی سے وقت فجر شروع ہونے کا اعتبار کیا جاتا ہے وہ اس طرح پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔)^(۱)

وقتِ فجر کے متعلق شرعی راہنمائی

صَدْرُ الشَّامِيِّ مَفْتِي مُحَمَّدِ أَحْمَدَ عَلِيٍّ الْعَظَمِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: فجر کا وقت

ت ————— ☾ ————— ● ————— ☀ ————— 🕌 ————— دقیت

①... بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان قبل الفجر، ۲۲۶/۱، حدیث: ۶۲۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت

صبح صادق طلوع ہونے سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ (1)

صبح صادق کی وضاحت

”صبح صادق“ کی وضاحت بہار شریعت سے خلاصہ پیش خدمت ہے: ایک روشنی ہے کہ مشرق کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے اس کے اوپر آسمان کے کنارے میں جنوباً شمالاً دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے۔ (2)

صبحِ کاذب

”صبح صادق“ سے پہلے آسمان کے درمیان میں ایک دراز سفیدی ظاہر ہوتی ہے جس کے نیچے سارا ”افق“ سیاہ ہوتا ہے پھر یہ سفیدی ”صبح صادق“ کی وجہ سے غائب ہو جاتی ہے اسے ”صبحِ کاذب“ کہتے ہیں۔ (3)

صبحِ کاذب و صبحِ صادق

آدھی رات کے بعد سورج ”افقِ شرقی“ کے قریب ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک روشنی ”افق“ سے کئی نیزے اوپر ستون کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے لیکن دائیں بائیں نہیں پھیلتی اسے ”صبحِ کاذب“ کہتے ہیں۔

وقت

1... بہار شریعت، ۱/۴۴، حصہ: ۳ ماخوذاً

2... بہار شریعت، ۱/۴۴، حصہ: ۳ ماخوذاً

3... بہار شریعت، ۱/۴۴، حصہ: ۳ ماخوذاً

”صبحِ کاذب“ کے کافی دیر بعد جب سورج 18 درجہ زیرِ افق پہنچتا ہے تو ”صبحِ کاذب“ کے عین نیچے سے شمالاً جنوباً ایک روشنی کی لکیر ظاہر ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ اوپر نیچے، دائیں بائیں پھیلتے ہوئے ”صبحِ کاذب“ کو گھیر لیتی ہے حتیٰ کہ سارے افق کو روشن کر دیتی ہے اسے ”صبحِ صادق“ (The Beginning of Astronomical Twilight) کہتے ہیں۔

صبحِ صادق اور اعلیٰ حضرت کے مشاہدات

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اوقات صحیح نکالنے کا فن جسے علمِ توقیت کہتے ہیں، ہندوستان کے طلبہ تو طلبہ اکثر علماء اس سے غافل ہیں، نہ وہ درس میں رکھا گیا ہے نہ ہیأت کی درسی کتابوں سے آسکتا ہے۔ فقیر نے اس فن میں نہ نری کتابی باتوں پر اعتماد کیا، نہ خالی دلائل ہندسہ پر، نہ تنہا تجربہ و مشاہدہ پر، بلکہ سب کو جمع کیا اور بتوفیقِ الہی اپنی ذہنی جدتوں سے بہت کچھ کام لیا۔ یہاں تک بِفَضْلِهِ تعالیٰ برہان و عیان کو مطابق کر دیا۔ میرا نقشہ بِفَضْلِهِ تعالیٰ جزاف (اندازہ سے) نہیں ہوتا جو ہیأت و ہندسہ جانتا ہو وہ اُسے براہین کے مطابق پائے گا، اور جو نگاہ رکھتا ہو ”صبحِ صادق و کاذب“ کو دیکھ کر پہچان سکتا ہو وہ اسے مشاہدہ سے موافق پائے گا۔

مسلمانو! یہ دین ہے، جس پر خدا کی دین (بخشش، عطیہ) ہے وہ جانتا ہے کہ اس کا سیکھنا مجھ پر دین (قرض) ہے۔ قواعد و براہین ہیأت و ہندسہ بالائے طاق سہی، وقت پہچاننا تو ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ افسوس کہ ہزاروں آدمی حتیٰ کہ بہت ذی علم بھی ”صبح

صَادِق و كَاذِب“ کی ٹھیک تمیز دیکھ کر نہیں بتا سکتے اور اس پر کتبِ ہیئت وغیرہ کی پریشان بیانیوں نے انہیں اور دھوکے میں ڈالا ہے۔ سچ فرمایا امام حُجَّةُ الْإِسْلَام غزالی قُدِّسَ سِرُّهُ الْعَالَمِ نے کہ ابتداء میں انسان کو ان دونوں صبح میں امتیاز مشکل ہوتا ہے بکثرت بار بار بغور مشاہدہ کرتا رہے تو بعنایتِ الہی دونوں صبحیں خوب نگاہ میں سچ جاتی ہیں کہ بہ نگاہِ اولیں دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ ابھی ”صبح صادق“ ہوئی یا نہ ہوئی۔

صبح صادق و صبح کاذب کے اصول و ضوابط

(اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:) یہاں متعدد وجوہ سے لوگ اشتباہ میں ہیں اُن

کابیان کر دینا ضرور ہے کہ مسلمان سمجھ لیں اور اغلاط سے بچیں۔

اولاً:

”صبح کاذب“ کو حدیث میں مُسْتَطِيل یعنی لمبی اور (صبح) صادق کو مُسْتَطِير پھیلی ہوئی فرمایا ہے۔ ناواقف گمان کرتے ہیں کہ ”صبح کاذب“ کوئی ڈورے کی مثل باریک سفیدی ہے اور جہاں ذرا چوڑی سفیدی ہوئی تو ”صبح صادق“ ہوگئی یہ محض غلط وہم ہے۔ رات کی چھائی ہوئی اندھیری میں باریک ڈور کیا نظر آسکتا؟ ”صبح کاذب“ بھی ضرور ”عَرَض (یعنی چوڑائی)“ رکھتی ہے اور نگاہ میں دو تین گز بلکہ اس سے زیادہ تک چوڑی ہوتی ہے بلکہ حدیث کی مراد وہ ہے جو خود حضور پُر نور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دستِ اقدس کے اشارے سے تعلیم فرمائی کہ شرَقاً غَرَباً جو سفیدی پھیلی ہوتی ہے وہ ”صبح کاذب“ ہے اور دونوں دستِ مبارک کی کلمے کی انگلیاں ملا کر ہاتھ پھیلائے

یعنی جنوباً مثلاً ”افق“ میں پھیلنے والی سپیدی (جیسے ہی) پھیلی ”صبح صادق“ ہے۔

ثانیاً:

بعض کتب میں ”صبح کاذب“ کی وجہ تسمیہ یہ لکھی کہ ”يَعْتَبُهُ ظُلْمَةٌ فَلَا تُقِي يَكْدِبُهُ“ یعنی اس کے عقب میں ظلمت (تاریکی، سیاہی) ہوتی ہے۔ یہ سپیدی تو کہہ رہی ہے ”صبح“ ہوگئی، ”افق“ اس کی تکذیب کرتی ہے لہذا اسے ”صبح کاذب“ کہتے ہیں۔ اس کے معنی علمائے زمانہ قریب نے یہ سمجھ لیے کہ ”صبح کاذب“ کی سپیدی جا کر اُس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے پھر ”صبح صادق“ نکلتی ہے حالانکہ یہ محض باطل ہے۔ ”صبح کاذب“ کی سپیدی جہاں شروع ہوتی ہے وہ اخیر تک بڑھتی ہی جاتی ہے ہر گز غروب آفتاب تک وہاں تاریکی نہیں آتی بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ”صبح کاذب“ کی سپیدی ”افق“ سے بہت اونچی ظاہر ہوتی ہے اور اس کے عقب میں اس کے پیچھے یعنی ”افق“ میں اس کے نیچے بالکل اندھیرا ہوتا ہے، جب ”صبح صادق“ پھیلتی ہے یہ تاریکی بھی روشنی سے بدل جاتی ہے۔

ثالثاً:

بعض کتبِ ہیئت اور ان کے اتباع سے بعض کتبِ فقہ مثل رَدُّ الْمُبْحُتَارِ میں لکھ دیا کہ جب آفتاب ”افق“ سے ۱۵ درجے نیچے رہتا ہے، اس وقت ”صبح صادق“ ہوتی ہے اور ”صبح کاذب“ اس سے صرف تین درجے پہلے یعنی ۱۸ درجے کے انحطاط پر ہوتی ہے مگر ہزاروں بار کا مشاہدہ شاہد ہے کہ یہ بھی محض غلط ہے بلکہ جب آفتاب کا

انحطاطِ قریب ۱۸ درجے کے رہ جاتا ہے اس وقت یقیناً ”صبحِ صادق“ ہو جاتی ہے، ”صبحِ کاذب“ اس سے بہت درجوں پہلے ہو چکتی ہے۔ میں نے آج ہی رات کہ شبِ ہشتم ماہ مبارک (یعنی مبارک مہینے کی آٹھویں رات) ہے پچشمِ خود (اپنی آنکھوں سے) معائنہ کیا کہ آفتاب (سورج) ہنوز تینتیس (33) درجے سے زیادہ ”افق“ سے نیچا تھا کہ ”صبحِ کاذب“ اپنی جھلک دکھا رہی تھی۔ ”صبحِ صادق“ ہونے کو ایک گھنٹے کامل (پورے ایک گھنٹے) سے بھی زیادہ وقت باقی تھا۔

رابعاً:

عوام صبح کا طلوع ہونا سنتے ہیں تو اپنے زعم (خیال) میں یہ گمان کرتے ہیں کہ ”افق“ یعنی زمین کے کنارہ سے یہ سفیدی اٹھتی ہوئی جب بلندی پر آتی ہے تو ہمیں مکانوں میں یا چھت پر دکھائی دیتی ہے جیسے آفتاب وغیرہ ستارے کہ شہر میں اپنے طلوع سے دیر کے بعد نظر آتے ہیں اس بنا پر وہ صبح ہوتی دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ بہت پہلے ہو چکی ہے جب تو اتنی بلندی آگئی ہے حالانکہ یہ بھی ان کا محض وہم ہے بلکہ یہ سفیدی ”افق“ سے بہت اونچی ہی ہماری نظروں میں پیدا ہوتی ہے۔ فرض کیجئے کہ آدمی جنگل بلکہ سمندر میں ہو کہ نگاہ کے سامنے درخت، غبار، ابر وغیرہ کوئی شے اصلاً حائل نہ ہو تو وہاں بھی یہ بیاباض (روشنی) افق سے بہت اوپر ہی حادث (پیدا) ہوگی اور اس کے نیچے تمام کنارہ آسمان تاریک ہوگا، اسی کو تو ”يَعْقُبُهُ ظُلْمَةٌ“⁽¹⁾ کہا گیا، اپنی ہی سمجھ کے قابل یوں سمجھیں کہ نظر بواقع

①... یعنی اس روشنی کے پیچھے اندھیرا ہوتا ہے۔


ضرور ہے کہ آفتاب کی کرنیں پہلے اُس حصے میں سپیدی لاتی ہوں گی جو کنارہ زمین کے متصل ہے مگر وہ نہ کبھی محسوس ہوئی، نہ ہو۔ ”افق“ میں بخارات کا ازدحام اور خطوطِ نظر کا صدہا میل بخار وغیرہ کثافات کو طے کر کے ”افق“ تک جانا، آفتاب کی دھوپ جیسی روشن چیز کو کتنا میلا کر کے دکھاتا ہے کہ سپیدی کی جگہ سُرخ معلوم ہوتی ہے اور تیزی نام کو نہیں ہوتی پھر یہ خفیف ضعیف (صبحِ کاذب کی) سپیدی کیا اس قابل ہے کہ ”افق“ میں نظر آسکے جو صاف بھی کم ہے اور نظر سے دُور بھی بہت ہے یہ تو ہمیشہ اوپر ہی چمکے گی جہاں نظر سے قُرب بھی ہے اور جگہ بہ نسبت ”افق“ صاف تر ہے۔

ناماً:

بعض کتب میں واقع ہوا کہ ”صبح“ رات کا ساتواں حصہ ہے۔ اسے لوگ ہر موسم میں و ہر مقام کے لیے عام سمجھ لیے حالانکہ جن عالم نے ایسا فرمایا وہ اُس موسم اور اُس ”عَرْضِ بَلَد“ کے لیے خاص تھا ورنہ یقیناً صبح ہمارے بلاد (ہندوستان کے شہروں) میں رات کے چھٹے حصے سے دسویں حصے تک ہوتی ہے جس کی مفصل جدول فقیر نے اپنے فتاویٰ میں لکھی ہے۔ اس ماہِ مبارک میں بھی صبح رات کے نویں حصے سے دسویں حصے تک ہے، جو لوگ ساتواں حصہ لگائیں گے وہ آپ ہی رات کو دن بنائیں گے۔


اب ہم بتوفیقِ اللہ تعالیٰ ”صبحِ کاذب“ کے شروع سے ”صبحِ صادق“ کے انتشار تک جو صورتیں اس سپیدی کی پیش آتی ہیں اُن کا واضح بیان کرتے ہیں جو آج تک کسی کتاب میں نہ لکھا گیا جو ہمارا برسوں کا مشاہدہ ہے اور جسے بغور سمجھ لینے والا

إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بہت جلد ”صبحِ کاذب و صادق“ میں امتیاز کا ملکہ پیدا کر سکتا ہے:


(۱) ... ”افق“ سے کئی نیزے بلندی پر جانبِ مشرق آج جہاں سے آفتاب نکلنے کو ہو، اس کی سیدھ میں یعنی ”دائرہ منطقتہ البزوج“ کی سطحِ کُزَّہ بخار پر رات کی اندھیری میں ایک خفیف سپیدی کا دھبہ پیدا ہوتا ہے جسے چاروں طرف سے رات کی اندھیری گھیرے ہوئے ہے اس انداز پر  یہ ”صبحِ کاذب“ کی بنیاد پڑتی ہے۔


(۲) ... جوں جوں آفتاب ”افق“ کے نزدیک آتا جاتا ہے۔ یہ سپیدی ترقی کرتی (یعنی بڑھتی) ہے مگر ترقی معکوس یعنی اوپر سے نیچے کو بڑھتی جاتی ہے، پہلے ”افق“ سے بہت اونچی چمکی تھی اور نیچے دُور تک اندھیرا تھا اب وہ اونچی سپیدی تو اپنی جگہ رہتی ہے اور اس کے نیچے سپیدی اور اس میں ملتی جاتی ہے یہاں تک کہ شدہ شدہ ”افق“ کے قریب تک آنے کو ہوتی ہے مگر ان سب حالتوں میں وہ ایک طولانی ستون کی حالت میں ہوتی ہے گویا ایک سفید چادر اوپر سے نیچے لٹکائی گئی ہے کہ اسی کی حد تک سپیدی ہے اور اس پاس بالکل اندھیرا ان شکلوں پر



(۳) ... ان تمام اشکال کے بعد اس عمود کے حصّہ زیریں کے دونوں پہلوؤں پر نہایت تھوڑی دُور تک ایک خفیف بھورا پن خاکستری رنگ پیدا ہوتا ہے کہ کبھی تمیز میں آتا ہے اور معاً نگاہ کے نیچے سے نکل جاتا ہے اس طرز پر  اب یہ وہ

وقت کہ صبح صادق اپنے رُخ روشن سے نقاب اٹھایا چاہتی ہے مگر ہنوز صبح نہیں کہ اُس کے لیے تَبَيُّن شرط ہے اور یہ مُتَبَيِّن نہیں: قَالَ اللهُ تَعَالَى ﴿حَتَّىٰ يَتَّبِعَنَّ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (۲، البقرة: ۱۸۷) اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ”یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پُو پھٹ کر۔“ ان تمام حالتوں تک ”صبح کاذب“ ہی ہے اور نمازِ عشاء اور سحری کھانے کا وقت بالاتفاق باقی ہے۔

(۴) ... اس کے بعد وہ دونوں پہلو سپید ہو جاتے ہیں اگرچہ ان کی سپیدی مائل بہ تیرگی (سیاہی) ہوتی ہے اور جنوباً شمالاً اس کا ”عَرْض (یعنی چوڑائی)“ بہت خفیف ہوتا ہے۔ اس وضع پر یہ ابتدائے صبح ہے اور اس وقت میں ہمارے مشائخ کرام کو اختلاف ہے: بعض نے اُسے صبح قرار دیا اور یہی اَخْوَط ہے، اور بعض نے  بلحاظ شرط استظارہ و انتشار، اسے بھی صبح کاذب کے حکم میں رکھا اور یہی اوسع ہے۔ ان جمیع حالتوں میں عمود کے تمام بالائی حصے کے آس پاس نرمی سیاہی ہوتی ہے۔

(۵) ... اس کے بعد دونوں پہلوؤں کی یہ سپیدی آناً فاناً جنوباً شمالاً پھیلنا شروع ہوتی ہے اور ایک خفیف دیر میں پھیل جاتی ہے۔ اس طور  پر یہ یقینی اجماعی ”صبح صادق“ ہے اور ہنوز وہ غُمُود (یعنی ستون) بدستور باقی، اور اس کے تین طرف سیاہی ہوتی ہے مگر یہ سچی سپیدی جیسی جیسی جنوب شمال میں پھیلتی ہے ساتھ ہی نیچے سے اوپر چڑھتی جاتی ہے برعکس سپیدی کاذب کے کہ اوپر سے نیچے

بڑھتی آتی تھی یہاں تک کہ اب وہ ”عمودِ سپید“ (یعنی سفید ستون) رفتہ رفتہ اس منتشر سپیدی میں گم ہوتے ہوتے فنا ہو جاتا ہے یعنی اُس کے اطراف کی ساری سیاہی کو سپیدی گھیر لیتی ہے اور اب اس عمود کی صورت متمیز نہیں رہتی ان صورتوں پر



(۶)... اب یہ سپیدی جس طرح آسمان پر بڑھی زمین کی جانب بھی متوجہ ہوتی اور صحن و بام کو روشن کر دیتی ہے یہ وقت اسفار ہے کہ ”نمازِ صبح“ کا مستحب وقت ہے اور اس پہلے اندھیرے میں پڑھنی خلافِ مستحب۔

(۷)... جب آفتاب اور زیادہ قریبِ افق آتا ہے یہ سپیدی سرخی لاتی ہے، پھر سنہرا پن، پھر چمکدار سپیدی، اُس کے متصل طلوعِ آفتاب ہے۔^(۱)

کیا بغیر مشاہدہ اوقات حاصل ہو سکتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اسی طرح کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: شریعتِ مطہرہ محمدیہ عَلَيَّهَا أَفْضَلُ السَّلْوةِ وَالسَّجْدَةِ نے نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و عدتِ وفات و طلاق و مدتِ حمل و ایلا و تاجیلِ عنین و منتہائے حیض و نفاس و غیر ذلک اُمور کے لئے یہ اوقات مقرر فرمائے یعنی طلوعِ صبح و شمس و غروب

ت ————— ☾ ————— ● ————— ☀ ————— 🕌 ————— دقت

①... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۵۷۰ ملقطاً

شمس وشفق و نصف النہار ومثلین (شمال اول وثانی) وروز (دن) و ماہ و سال ان سب کے ادراک کا مدار پر رؤیت پر مشاہدہ پر ہے۔ ان میں کوئی ایسا نہیں جو بغیر مشاہدہ مجرد (فقط) کسی حساب یا قانونِ عقلی سے مدرک (یعنی حاصل) ہو جاتا، ہاں رؤیت و مشاہدہ ان سب کے ادراک کا سبب کافی ہے اور یہی اس شریعتِ عامہ تامہ شاملہ کاملہ کے لائقِ شان تھا کہ تمام جہان کے لیے اتری اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ دقائق محاسبات بیات و زنج کی تکلیف انہیں نہیں دی جاسکتی، اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَّا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ^(۱) (ہم اُنّی اُمت ہیں نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں۔) فرما کر اپنے تمام غلاموں کے لیے ایک آسان اور واضح راستہ کھول دیا اور ان تمام اوقات کے لیے حکیم رحیم عَزَّوَجَلَّہُ نے دو کھلی نشانیاں مقرر فرمادیں چاند اور سورج جن کے اختلافِ احوال پر نظر کر کے خواص و عوام سب اوقاتِ مطلوبہ شرعیہ کا ادراک کر سکیں۔

(مزید آگے فرماتے ہیں:) پھر ان میں بعض تو وہ ہیں جن کا مدار صرف رؤیت پر ہی رہا وہ ہلال ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدًا لِّرُوْیْتِهٖ^(۲) (بیشک اللہ تعالیٰ نے چاند کا مدار رؤیت پر رکھا ہے۔)

اس کے ظہور و خفاء کے وہ اسباب کثیرہ نامضبوط ہیں جن کے لیے آج تک کوئی قاعدہ منضبوط نہ ہو سکا۔ اور (چاند کے علاوہ) باقی وہ ہیں کہ اگرچہ اُن کا اصل مدار رؤیت پر

—●—○—☉—☽—

1... ابو داؤد، کتاب الصوم، باب الشهر یكون تسعا وعشرين، ۲/۳۳۲، حدیث: ۲۳۱۹

2... دارقطنی، کتاب الصیام، ۱-۳۵، ۲/۲۰۵، حدیث: ۲۱۵۲

تھا مگر رؤیت ہی کے تکرر سے تجربہ نے اُن کے بارے میں ضوابط کلیہ دیئے جن کا ادراک بے رؤیت نہ ہو سکتا تھا مگر بعدِ ادراک وہ قاعدہ مقرر ہو کر وقت کو تو انینِ علم ہیأت و زیج کے ضابطہ میں لے آنا میسر ہوا جس کے سبب ہم پیش از وقت حکم لگا سکتے ہیں کہ فلاں وقت مطلوبِ شرعی (یعنی نماز روزے کا وقت) فلاں گھنٹے منٹ سیکنڈ پر واقع ہوگا۔ واقفِ فن کا وہ حکم لگایا ہوا کبھی خطا نہ کرے گا کہ آخر مدارِ کارِ شمس و قمر (سورج اور چاند) کی چال پر ہے اور اُن کی چال عزیزِ علیم (اللہ پاک زبردست علم والے) نے ایک حساب مضبوط پر منضبط فرمائی ہے۔ قالَ تَعَالَى: ﴿الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ﴾ (پ ۲۷، الرحمن: ۵) (ارشاد باری تعالیٰ ہے: سورج اور چاند حساب سے ہیں۔) وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ﴾ (پ ۷، الانعام: ۹۶) (ارشاد ربانی ہے: یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔) (۱)

غروبِ شَفَقِ أَحْمَرِ

غروبِ آفتاب کے بعد آسمان پر ”شَفَقِ أَحْمَرِ“ (Red Light) پھیلی ہوتی ہے۔ ”شَفَقِ أَحْمَرِ“ کے ڈوبنے (The End Of Nautical Twilight) پر آئمہ ثلاثہ و صاحبین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کے نزدیک ابتدائے عشا ہوتی ہے۔ علمائے ہند کے فتوے کے مطابق غروبِ شَفَقِ أَحْمَرِ 12 درجات انحرطاطِ شمس یا 102 درجہ بعدِ سمتی پر ہوتی ہے۔

ت ————— ق ————— ● ————— ☀ ————— □ ————— دقیت

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۶۱۹-۶۱۷ ملقطاً

غروبِ آفتاب کے بعد آسمان پر ”شَفَقِ أَحْمَر (Red Light)“ پھیلی ہوتی ہے۔ ”شَفَقِ أَحْمَر“ کے ڈوبنے کے بعد باقی رہ جانی والی سفیدی کے ڈوبنے پر عشاءِ حنفی (The End of Astronomical Twilight) کی ابتداء ہوتی ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس کے لئے بھی ”صبح صادق“ کی طرح ”انْحِطاطِ شَمْس (Depression of Sun)“ کے 18 درجے ارشاد فرمائے۔

بَعْدِ سَمْتِي (Zenith Distance) برائے صبح و عشا

سَمْتِ الرَّأْسِ سے افق کی دوری 90 درجے میں ”انْحِطاطِ شَمْس“ کے 18 درجے جمع کرنے پر 108 درجے حاصل ہوئے لہذا ساری دنیا کے لئے، سارے سال کے لئے ”صبح صادق و عشاءِ حنفی“ کے لئے بَعْدِ سَمْتِي 108 درجے اسی طرح غروبِ شَفَقِ أَحْمَر کے لئے 102 درجے ہے۔ مفتی شمسُ الہدی مصباحی صاحب دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيہ فرماتے ہیں: خواجہ امامِ علم و فن علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ سمیت چند ماہرینِ فن نے مشاہدات کی روشنی میں یہ واضح کیا ہے کہ سورج کے ”6“ درجہ زیر افق رہنے تک علاقائی دہندلاپن اور 12 درجے تک ”شَفَقِ أَحْمَر“ اور 18 درجے تک ”شَفَقِ أَيْبُض“ غائب ہو جاتے ہیں۔⁽¹⁾

آئیے! اب چند مثالوں کے ذریعے صبح و عشاء کا وقت معلوم کرتے ہیں:

ت ————— دقیت

① ... شمس الانوار باجلاء العشاء والاسحار، ص ۴۴ جامع مسجد کنز الایمان انگلینڈ

مثال: 1

بریلی کے لئے یکم اپریل کا وقتِ صبح و عشا معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	یکم اپریل کا بلدی زوال	یکم اپریل کا میلِ شمس
28°21' N	79°27' E	+5:30	12:03:45	4°50'

$$\text{تعدیل مَرُوج برائے بریلی} = 5:30 - 79^\circ 27' \div 15 = 0:12:12$$

$$\text{معیاری زوال} = 0:12:12 + 12:03:45 = 12:15:57$$

$$\begin{aligned} \text{صبح} &= 12:15:57 - \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 108^\circ - \text{Sin } 28^\circ 21' \\ &\quad \text{Sin } 4^\circ 50') \div (\text{Cos } 28^\circ 21' \text{ Cos } 4^\circ 50')) \div 15 \\ &= 04:42:08.10 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{عشا} &= 12:15:57 + \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 108^\circ - \text{Sin } 28^\circ 21' \\ &\quad \text{Sin } 4^\circ 50') \div (\text{Cos } 28^\circ 21' \text{ Cos } 4^\circ 50')) \div 15 \\ &= 19:49:45.90 \end{aligned}$$

مثال: 2

بزلن (جرمنی) کے لئے ”25 جولائی“ کا وقتِ صبح و عشا معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طولِ بلد	معیاری وقت	25 جولائی کا بلدی زوال	25 جولائی کا میلِ شمس
52°30' N	13°25'E	+1:00	12:06:33	19°29'

$$\text{تعدیلِ مَرُوجِ برائے بزلن} = 1 - 13^{\circ}25' \div 15 = 0:06:20$$

$$\text{معیاری زوال} = 0:06:20 + 12:06:33 = 12:12:53$$

$$\begin{aligned} \text{صبح} &= 12:12:53 - \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 108^{\circ} - \text{Sin } 52^{\circ}30' \\ &\quad \text{Sin } 19^{\circ}29') \div (\text{Cos } 52^{\circ}30' \text{ Cos } 19^{\circ}29')) \div 15 \\ &= 00:19:59.98 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{عشا} &= 12:12:53 + \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 108^{\circ} - \text{Sin } 52^{\circ}30' \\ &\quad \text{Sin } 19^{\circ}29') \div (\text{Cos } 52^{\circ}30' \text{ Cos } 19^{\circ}29')) \div 15 \\ &= 24:05:46.02 \text{ Or } 0:05:46.02 \text{ (Next Day)} \end{aligned}$$

مثال: 3

میٹلا (فلپائن) کے لئے ”15 جنوری“ کا وقتِ صبح و عشا معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	15 جنوری کا بلدی زوال	15 جنوری کا میلِ شمس
14°40' N	121°03'E	+8:00	12:09:13	-21°10'

$$\text{تعدیل مَرُوج برائے میٹلا} = 8 - 121^{\circ}03' \div 15 = -0:04:12$$

$$\text{معیاری زوال} = -0:04:12 + 12:09:13 = 12:05:01$$

$$\begin{aligned} \text{صبح} &= 12:05:01 - \text{Cos}^{-1} \left((\text{Cos } 108^{\circ} - \text{Sin } 14^{\circ}40' \right. \\ &\quad \left. \text{Sin } -21^{\circ}10') \div (\text{Cos } 14^{\circ}40' \text{ Cos } -21^{\circ}10') \right) \div 15 \\ &= 05:09:11.31 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{عشا} &= 12:05:01 + \text{Cos}^{-1} \left((\text{Cos } 108^{\circ} - \text{Sin } 14^{\circ}40' \right. \\ &\quad \left. \text{Sin } -21^{\circ}10') \div (\text{Cos } 14^{\circ}40' \text{ Cos } -21^{\circ}10') \right) \div 15 \\ &= 19:00:50.69 \end{aligned}$$

مثال: 4

ہر ارے (زمبابوے) کے لئے ”19 جولائی“ کا وقت صبح و عشا معلوم کرتے ہیں:

عرض بلد	طول بلد	معیاری وقت	19 جولائی کا بلدی زوال	19 جولائی کا میل شمس
17°43' S	31°02'E	+2:00	12:06:21	20°42'

$$\text{تعدیل مُرَوِّج برائے ہر ارے} = 2 - 31^{\circ}02' \div 15 = -0:04:08$$

$$\text{معیاری زوال} = -0:04:08 + 12:06:21 = 12:02:13$$

$$\begin{aligned} \text{صبح} &= 12:02:13 - \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 108^{\circ} - \text{Sin } -17^{\circ}43' \\ &\quad \text{Sin } 20^{\circ}42') \div (\text{Cos } -17^{\circ}43' \text{ Cos } 20^{\circ}42')) \div 15 \\ &= 05:09:57.13 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{عشا} &= 12:02:13 + \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 108^{\circ} - \text{Sin } -17^{\circ}43' \\ &\quad \text{Sin } 20^{\circ}42') \div (\text{Cos } -17^{\circ}43' \text{ Cos } 20^{\circ}42')) \div 15 \\ &= 18:54:28.87 \end{aligned}$$

وقتِ فجر اور مغرب کا دورانیہ

صَدْرُ الشَّيْبَةِ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔⁽¹⁾

وضاحت:

یعنی روز جتنا وقتِ فجر کا دورانیہ (Period) ہوتا ہے اتنا ہی دورانیہ ”وقتِ مغرب“ کا ہوگا مثلاً اگر آج وقتِ فجر کا آغاز ”5:00“ بجے اور اختتام یعنی طلوعِ شمس ”6:20“ پر ہو تو چونکہ وقتِ فجر کا دورانیہ ”01 گھنٹہ 20 منٹ“ بنتا ہے لہذا آج کے دن وقتِ مغرب کا دورانیہ بھی ”01 گھنٹہ 20 منٹ“ ہوگا۔ آج اگر وقتِ مغرب ”6:00“ ہو تو اس کا اختتام وقت ”7:20“ پر ہوگا اور یہی سے وقتِ عشا کا آغاز ہو جائے گا۔ وقتِ فجر جتنا بڑھے گا اتنا ہی وقتِ مغرب بھی بڑھے گا اور جتنا گھٹے گا تو اتنا ہی وقتِ مغرب بھی گھٹے گا۔

غروبِ شمس کے بعد کی سفیدی

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”شَفَق“ ہمارے مذہب میں اس ”سفیدی“ کا نام ہے، جو جانبِ مغرب میں سُرخنی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ

ت ————— ق ————— ● ————— ☀ ————— 🕌 ————— دقت

1... بہارِ شریعت، ۱/۲۵۱، حصہ ۳:

ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہوتا ہے۔ (فادی رضویہ) فقیر نے بھی بکثرت اس کا تجربہ کیا۔^(۱)

وضاحت:

بہارِ شریعت کی عبارت میں ”ان شہروں“ سے مراد ”بریلی شریف“ کا شہر ہے، تمام ہندوستان کے شہر مراد نہیں۔ اس لیے کہ ”عروضِ بلد“ جتنا زیادہ ہوگا وقتِ فجر ہر موسم میں اتنا ہی زیادہ دورانیے پر مشتمل ہوگا اور جو شہر جتنے کم ”عروضِ بلد“ پر واقع ہیں ان کا ”وقتِ فجر“ بھی اتنا ہی کم دورانیے کا ہوگا۔ دنیا میں سب سے چھوٹا ”وقتِ فجر و مغرب“ خطِ استوا پر 1 گھنٹہ 9 منٹ ہوتا ہے۔

جیسے جیسے ”عروض“ بڑھتا جاتا ہے وقتِ فجر و مغرب بھی بڑھتا جاتا ہے جیسا کہ صفحہ 113 پر دئے گئے چارٹ سے ظاہر ہے۔ حتیٰ کہ ”48 درجہ 34 دقیقہ“ یا اس سے زائد ”عروض“ پر موسمِ گرمیوں میں کچھ دن یا ہفتے یا مہینے کے لئے وقتِ عشا حنفی نہیں آتا۔ جیسا کہ یورپ کے اکثر ممالک، روس اور کینیڈا کی شمالی ریاستوں اور انٹارکٹیکا وغیرہ میں ایسا ہوتا ہے۔

اوپر بیان کی گئی مثال نمبر 2 جرمنی کے شہر ”برلن“ کی ہے جس میں 25 جولائی کو وقتِ عشا صرف 14 منٹ 14 سیکنڈ کے لیے آرہا ہے۔ اس سے قبل ”برلن“ شہر میں 17 مئی تا 24 جولائی (69 راتوں میں) وقتِ عشا حنفی بالکل نہیں آئے گا۔ دعوتِ اسلامی کی ”Prayer Times App“ میں اسے ”B.Night“ (یعنی روشن رات) سے ظاہر کیا

ت ————— ☾ ————— ● ————— ☀ ————— 🕌 ————— وقت

① ... بہارِ شریعت، ۱/۲۵۱، حصہ: ۳

جاتا ہے۔

شَفَقِ اَبِيضِ وَاَحْمَرِ كَادورانيه

بَحْرُ الْعُلُومِ مفتی افضل حسین مونگیری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ (فیصل آباد، پاکستان) فرماتے

ہیں:

عَرَضُ الْبَلَدِ اور میلِ شمسِ دونوں شمالی یا دونوں جنوبی ہوں اور دونوں کا

مجموعہ 72 درجہ یا زیادہ ہو مگر 90 درجے سے کم ہو تو غروبِ آفتاب سے آدھی رات

تک ”شَفَقِ اَبِيضِ“ رہے گا اور آدھی رات سے طلوعِ آفتاب تک ”صبحِ صادق“

لہذا ”شَفَقِ اَبِيضِ“ سے صبح متصل ہوگی اور عشا (حقی) کا وقت نہیں آئے گا۔⁽¹⁾

اسی طرح ”عَرَضُ الْبَلَدِ“ اور ”میلِ شمس“ دونوں شمالی یا دونوں جنوبی ہوں

اور دونوں کا مجموعہ 78 درجہ یا زیادہ ہو تو غروبِ آفتاب سے آدھی رات تک ”شَفَقِ

اَحْمَرِ“ رہے گی اور آدھی رات سے طلوعِ آفتاب تک ”صبحِ صادق“ لہذا ”شَفَقِ

اَحْمَرِ“ سے صبح متصل ہوگی اور عشا (شائعی) کا وقت نہیں آئے گا۔

”وقتِ فجر و مغرب“ کا کم اور زیادہ دورانیہ

مختلف درجاتِ عرض پر ”وقتِ فجر و مغرب“ کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کی تفصیل کے لئے چارٹ ملاحظہ فرمائیں۔

عرض بلد	0	10	20	25	30	34	38	40
کم از کم	1:09	1:10	1:13	1:16	1:19	1:23	1:28	1:30
زیادہ سے زیادہ	1:15	1:18	1:24	1:29	1:37	1:45	1:56	2:03

عرض بلد	42	44	46	48	48.5
کم از کم	1:33	1:36	1:39	1:43	1:44
زیادہ سے زیادہ	2:13	2:25	2:44	3:19	3:43

وقتِ عشا کا آغاز

شَفَقِ أَحْمَرِ کے غروب ہونے کے کتنی دیر بعد وقتِ عشا حنفی ہوتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ”حَطِّ اسْتِواءِ“ پر تقریباً 24 منٹ بعد آئے گا، اور پھر جیسے جیسے ”عَرَض“ بڑھتا جاتا ہے فرق بھی بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ بَزْلِن (جرمنی) جس کا عَرَض 52.5 درجہ ہے وہاں شفقین میں 2 گھنٹے سے بھی زائد کا فاصلہ ہو جاتا ہے۔

مشق 4.1

وقتِ صبح و عشا معلوم کریں:

(1) کانپور.... 26 اپریل	(2) بہار شریف.... 8 فروری
(3) اجمیر شریف.... 22 اگست	(4) ممبئی.... 4 نومبر
(5) سری نگر.... 22 جون	(6) دمشق (شام).... 26 اپریل
(7) پیرس (فرانس).... 11 جون	(8) کولمبو (سری لنکا).... 30 نومبر
(9) برازیلیا (برازیل).... 18 اگست	(10) بیجنگ (چین).... 5 جنوری



﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْتُوتًا﴾

ترجمہ کنز الایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (پ، ۵، النساء، ۱۰۳)

﴿حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَىٰ﴾

ترجمہ کنز الایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی۔ (پ، ۲، البقرة، ۲۳۸)

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ (پ، ۱۸، المؤمنون، ۹)

باب نمبر 5: ضحوة کبریٰ

نصف النہار شرعی

”طلوع صبح صادق“ سے ”غروب آفتاب“ تک کے نصف کو ”نصف النہار شرعی“ کہتے ہیں۔⁽¹⁾

ضحوة کبریٰ

”نصف النہار شرعی“ کو ہی ”ضحوة کبریٰ“ کہتے ہیں۔⁽²⁾

وقت استواء

استواء سے مراد صرف وقت زوال نہیں بلکہ ”ضحوة کبریٰ“ سے لے کر ”زوال“ تک پورا وقت مراد ہے۔⁽³⁾

مکروہ اوقات میں نماز و تلاوت؟

بہارِ شریعت میں ہے: ”طلوع و غروب و نصف النہار“ ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا، یوہیں سجدہ تلاوت و سجدہ سہو بھی ناجائز ہے، البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا۔ **طلوع سے مراد**

ت ————— ☾ ————— ● ————— ☼ ————— 🕌 ————— وقت

1... فتاویٰ فقیہ ملت، ۱/۸۵

2... فتاویٰ فقیہ ملت، ۱/۸۵ ماخوذاً

3... حاشیہ فتاویٰ امجدیہ، ۱/۳۹ مکتبہ رضویہ

آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ (چکاچوند) ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے، یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے۔

نصف النہار سے مراد ”نصف النہار شرعی“ سے ”نصف النہار حقیقی“ یعنی آفتاب ڈھلکنے تک ہے جس کو ”صحوۃ کبریٰ“ کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے، اس کے برابر برابر دو حصے کریں، پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے ”نصف النہار شرعی“ ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک ”وقت استواء“ و ممانعت ہر نماز ہے۔⁽¹⁾

مکروہ اوقات میں نماز منع کیوں؟

دو جہاں کے تاجدار، مالک و مختار، سرکارِ عالی و قارصلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے، جب بلند ہو جاتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے، تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈوب جاتا ہے جدا ہو جاتا ہے، تو ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔“⁽²⁾

ت ————— ● ————— ☀ ————— 🕌 ————— دقت

①... بہارِ شریعت، ۱/۴۵۴، حصہ: ۳

②... کنز العمال، کتاب الصلاة، الأوقات المکروہة، الجزء: ۷، ۱/۱۷۱، حدیث: ۹۵۸۵ دار الکتب العلمیة بیروت

اوقاتِ مکروہہ کے کچھ مسائل

- ① عوام اگر صبح کی نماز آفتاب نکلنے کے وقت پڑھیں تو منع نہ کیا جائے۔ (حاشیہ از مصنف: مگر بعد نماز کہہ دیا جائے کہ نماز نہ ہوئی، آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھیں۔) (1)
- ② جنازہ اگر اوقاتِ ممنوعہ میں لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر (پہلے) سے طیار (تیار) موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقتِ کراہت آگیا۔ (2)
- ③ ان اوقات میں آیتِ سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقتِ کراہت جاتا رہے اور اگر وقتِ مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر (آیتِ سجدہ) وقتِ غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقتِ مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (3)

ضحوة کبریٰ یا نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا فارمولا

”صبح صادق“ سے لے کر غروبِ آفتاب تک ”نہارِ شرعی“ کہلاتا ہے۔
اس کے ”نصف“ کو ”نصف النہار شرعی یا ضحوة کبریٰ“ کہتے ہیں۔

$$2 \div (\text{غروب} + \text{صبح صادق}) = \text{ضحوة کبریٰ}$$

- وقت
- ① ... بہارِ شریعت، ۱/۴۵۴، حصہ: ۳
 - ② ... رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب: يشترط العلم بدخول الوقت، ۲/۳۳ ماخوذاً دار المعرفة بیروت
 - ③ ... بہارِ شریعت، ۱/۴۵۴، حصہ: ۳

مثال: 1

اگر فرض کیا جائے کہ صبح صادق 5:00 بجے، طلوع 6:20 اور غروب 18:50 پر ہے تو زوال یا نصف النہار حقیقی 12:35 پر اور ضحوة کبریٰ 11:55 پر ہوگا۔ ضحوة کبریٰ تا نصف النہار حقیقی یعنی ”11:55“ تا ”12:35“ (40 منٹ) وقتِ کراہت بوقتِ زوال ہوگا۔

فائدہ:

وقتِ کراہت بوقتِ زوال کی مقدار ”وقتِ فجر یا مغرب“ کے نصف کے برابر ہوتی ہے۔ جیسا کہ اوپر مثال میں وقتِ کراہت بوقتِ زوال کی مقدار 40 منٹ ہے جو کہ وقتِ فجر (1 گھنٹہ 20 منٹ) کا نصف ہے۔ اسی طرح جب ”وقتِ فجر یا مغرب“ ڈیڑھ گھنٹہ ہو گا تو کراہت کی مقدار 45 منٹ، جب 2 گھنٹہ ہو گا تو کراہت 1 گھنٹہ اور جب 4 گھنٹہ ہو گا تو کراہت کی مقدار 2 گھنٹہ ہوگی۔

فتاویٰ رضویہ سے ضحوة کبریٰ کا دورانیہ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اور ”نہارِ شرعی“ طلوع فجرِ صادق سے غروبِ مریٰ کل قرصِ شمس (سورج کی تکیا کے مکمل ڈوبنے) تک ہے۔ یہ ہمیشہ نہارِ عرفی سے کہ طلوع مریٰ کنارہ بالائی شمس (1) سے غروب

ت۔۔۔ یعنی دکھائی دینے کے اعتبار سے سورج کے اوپر والے کنارے کا طلوع ہونا

مرئی کل جرمِ شمس (1) تک ہے، بمقدار مدتِ فجر زیادہ ہوتا ہے۔ یعنی جس جگہ جس فصل جس مہینے بلکہ جس دن میں ”طلوعِ فجر“ سے ”طلوعِ شمس“ بمعنی مذکور تک جتنی مدت ہوگی اس دن کا ”نہارِ شرعی“ اس کے ”نہارِ عرفی“ سے اسی قدر بڑا ہو گا اور ظاہر ہے کہ جب دو بڑی چھوٹی چیزوں میں صرف ابتداء مختلف اور انتہاء متفق ہو تو ”اکسبر (یعنی بڑے)“ کا نصف، اصغر (یعنی چھوٹے) کے نصف سے بقدر نصف زیادت کے پہلے ہو گا لہذا ہمیشہ ”نصفِ النہارِ شرعی“ ”نصفِ النہارِ عرفی حقیقی“ یعنی ”نصفِ النہارِ دائرہ ہندیہ“ سے بقدر نصف مقدارِ فجر کے پیشتر (پہلے) ہوتا ہے۔ (2)

رؤیتِ ہلال کے متعلق اہل بیت کا حساب

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل بیت وہ لوگ جو آسمانوں کے حال اور ستاروں کی چال سے بحث کرتے ہیں، وہ اپنے حساب سے بتاتے ہیں کہ فلاں دن رؤیتِ ہلال ہوگی فلاں مہینہ انیس ۲۹ کا ہو گا فلاں تیس ۳۰ کا۔ پھر ان کی بات کہ ایک حساب ہے ٹھیک بھی پڑتی ہے، پر صحیح مذہب میں اس کا کچھ اعتبار نہیں اگرچہ وہ ثقہ عادل ہوں، اگرچہ ان کی جماعت کثیر یک زبان ایک ہی بات پر اتفاق کرے۔ مثلاً وہ ۲۹ شعبان کو کہیں آج ضرور رؤیت ہوگی کل یکم رمضان ہے۔ شام کو ابرا ہو گیا، رؤیت کی خبر معتبر نہ آئی، ہم ہر گز رمضان قرار نہ دیں گے، بلکہ وہی یوم الشک ٹھہرے گا، یا وہ کہیں آج رؤیت نہیں ہو سکتی، کل یقیناً ۳۰ شعبان ہے، پھر آج ہی رؤیت پر معتبر ہو اسی گزری، فوراً قبول کر لیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۶۱)

رؤیت

1... یعنی دکھائی دینے کے اعتبار سے سورج کی پوری ٹکلیا کے ڈوب جانا

2... فتاویٰ رضویہ، ۵/۲۲ ملتقطاً

وقتِ زوال کے دورانے کا چارٹ

مختلف درجاتِ عرض پر بوقتِ زوال کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ وقتِ کراہت کی مقدار کی تفصیل درج ذیل چارٹ سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

نوٹ:

واضح رہے کہ ضحوة کبریٰ سے نصف النہار حقیقی تک کا سارا وقت، وقتِ کراہت ہے۔

عرض بلد	0	10	20	25	30	34	38	40
کم از کم	0:34.5	0:35	0:36.5	0:38	0:39.5	0:41.5	0:44	0:44
زیادہ سے زیادہ	0:37.5	0:39	0:42	0:44.5	0:48.5	0:52.5	0:58	0:58

عرض بلد	42	44	46	48	48.5
کم از کم	0:46.5	0:48	0:49.5	0:51.5	0:52
زیادہ سے زیادہ	1:6.5	1:12.5	1:22	1:39.5	1:51.5

مشق: 5.1

ضخوة کُبیری معلوم کریں جبکہ وقت صبح وغروب درج ذیل ہوں:

17:09:265:37:37 (2)	19:152:35 (1)
16:40 6:15 (4)4:20:45.99 (3)
20:40 ... 0:15 (6)	18:41:40.81
	18:505:15 (5)

علم توقیت کی حاجت کتنی اور کیوں؟

ملک العلماء فرماتے ہیں: یہ وہ علم ہے کہ نماز کی صحت، روزہ کی درستی اسی پر موقوف ہے۔ یہ وہ علم ہے کہ مسائل نکاح و طلاق میں اس کی ضرورت ہے، احکام فرائض میں اس کی حاجت ہے، حج کے راستہ میں اس کی طرف محتاجی۔ کیا بغیر اس علم کے اس دور تمدن و ترقی میں کہ نظم اوقات ساعت (ہر معاملے کا انتظام گھڑی) سے ہوتا ہے۔ کسی شخص کو اوقات نماز کی تمیز ابتداء و انتہاء، اوقات صوم و صلوٰۃ کی معرفت بغیر اس علم کے ممکن ہے؟ کیا بغیر اس علم کے صحیح سمت قبلہ کا علم ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں اگرچہ مسجدوں کی عمارتیں ایک حد تک اس ضرورت سے لوگوں کو سبکدوش کر سکتی ہیں، مگر مسجد بنانے کے لئے تو اس فن کا جاننا ضروری ہے ورنہ صحیح سمت قبلہ کو نہ ہوگی جیسا کہ بانگی پورپنڈے کی بعض مسجدیں بالکل خلاف سمت قبلہ بنی ہوئی ہیں مسجدوں کو جانچنے کے لئے بھی اس علم کی ضرورت ہوئی۔ کیا کوئی شخص بغیر اس علم کے صحیح منہائے سحری، ضخوة کبیری، غروب آفتاب جن تین وقتوں کی روزہ میں حاجت ہوتی ہے بتا سکتا ہے؟ کیا کوئی شخص بغیر ہیأت جانے ہوئے صبح صادق، طلوع شمس، نصف النہار ایک مثل دو مثل، غروب شمس، غروب شفق جن کی ضرورت نمازوں میں ہوتی ہے بتا سکتا ہے؟ (توضیح التوقیت، ص ۲۸ ملقط)

باب: 6: وقتِ عصر

عصر کا وقت حدیث سے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر اس وقت پڑھتے تھے کہ سورج بلند اور صاف ہوتا تھا کہ جانے والا اطرافِ مدینہ کی طرف جاتا وہاں اس وقت پہنچ جاتا کہ سورج بلند ہوتا حالانکہ بعض اطراف، مدینہ سے چار میل یا اس کی مثل تھے۔ (1)

شرح:

اس حدیث کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے نہ تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ عصر ”دومثل“ سے پہلے پڑھتے تھے اور نہ یہ کہ عصر ”اول وقت“ پڑھ لیتے تھے، حنفی وقت میں (غروب آفتاب سے 50 منٹ پہلے) عصر پڑھ کر اتنی دور بے تکلف چلا جاسکتا ہے۔

طحاوی شریف میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) اس وقت عصر پڑھتے تھے جب دھوپ اونچے پہاڑ پر نظر آتی تھی۔

اور سیدنا فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) نے اپنے عُمّال کو لکھا کہ صحابہ کرام (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان) نمازِ عصر دیر میں پڑھتے تھے۔ (2)

وقت ————— ☪ ————— ☀ ————— ● ————— ☾

1... بخاری، کتابِ مواقیت الصلاة، باب وقت العصر، ۲۰۲/۱، حدیث: ۵۵۰

2... مرآة المناجیح، ۱/۳۸۱

سایہ اصلی

عین زوال یا نِصْفُ النَّهَارِ کے وقت کسی چیز کا بننے والا سایہ ”اصلی“ کہلاتا ہے۔^(۱) کیونکہ اس دن اس مقام کے لئے اس سے چھوٹا سایہ بننا ممکن نہیں۔

ایک عوامی غلطی

عوام یہ سمجھتی ہے کہ سایہ اصلی تھوڑا ($1/4$ یا $1/3$) ہوتا ہے نیز سارا سال یکساں رہتا ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ عموماً سال کے سب سے بڑے دن (موسم گرما) میں ”سایہ اصلی“ نہایت کم ہوتا ہے اور عموماً سال کے سب سے چھوٹے دن (موسم سرما) میں ”سایہ اصلی“ کافی زیادہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ موسم سرما میں عرضِ بلد ” $21^{\circ}34'$ “ پر ایک گنا (یعنی کھڑی شے کے برابر) ” $40^{\circ}01'$ “ پر دو گنا (یعنی کھڑی شے سے ڈگنا) ” $48^{\circ}08'$ “ پر تین گنا (یعنی کھڑی شے سے تین گنا) اور ” $52^{\circ}32'$ “ پر چار گنا (یعنی کھڑی شے سے چار گنا تک) ”سایہ اصلی“ پہنچے گا۔

مثل اول (Once Shadow)

کسی شے کا سایہ، ”سایہ اصلی“ کے علاوہ جب ایک مثل (اس شے کے برابر) ہو جائے تو صاحبین وائمہ ثلاثہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کے نزدیک وقتِ عصر شروع ہو جاتا ہے۔ فرض کریں کہ ایک فٹ کے اسکیل کا سایہ اصلی ”آدھا فٹ“ ہے تو ” 1.5 فٹ“ سایہ بننے پر ”مثل اول“ ہو گا۔ اسی طرح ”سایہ اصلی“ اگر ” 1.25 “ گنا ہو تو ”سوا 2“ گنا پر مثل

وقت

①... فتاویٰ امجدیہ، ۱/۳۷ بالفاظ مختلفہ

اول، سایہ اصلی "2.5" گنا ہو تو "3.5" گنا پر مثل اول ہو گا اور اسی پر قیاس کر لیجئے۔

مثلِ ثانی (Twice Shadow)

کسی شے کا سایہ "سایہ اصلی" کے علاوہ دو مثل (یعنی اس شے سے ڈگنا) ہو جائے تو امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے نزدیک "وقتِ عصر" شروع ہوتا ہے۔ فرض کریں ایک فٹ کے اسکیل کا "سایہ اصلی" سوافٹ (1.25) ہے تو "3.25" فٹ سایہ بننے پر مثلِ ثانی ہو گا۔ اسی طرح اگر "سایہ اصلی" "0.5" گنا ہو تو "2.5" گنا پر "مثلِ ثانی"۔ سایہ اصلی "1.5" گنا ہو تو "3.5" گنا پر "مثلِ ثانی" ہو گا اور اسی پر قیاس کر لیجئے۔ البتہ مثل اول کے لیے بعدِ سمتی 45 تا 90 درجہ جبکہ مثلِ ثانی کے لیے '26° 63 تا 90 درجے ہوگی۔

بَعْدِ سَمْتِیْ بَرَاءِیْ مِثْلِ اَوَّلِ وَثَانِیْ

طلوع وغروب اور صبح وعشاء کی طرح "مثلِ اول و ثانی" کے لئے کوئی ایک بَعْدِ سَمْتِیْ مقرر نہیں۔ یہ روزانہ اور ہر عَرْضِ بَلَد پر بدلتا رہتا ہے۔ البتہ مثلِ اول کے لیے بعدِ سمتی ہمیشہ 45 تا 90 درجے جبکہ مثلِ ثانی کے لیے 63 درجے 26 دقیقے تا 90 درجے ہوگی۔

آئیے! اسے کلیہ (Formula) کے ذریعے معلوم کرتے ہیں۔ پہلے "بَعْدِ سَمْتِیْ زَوَالِ" (یعنی زوال یا بِنِصْفِ النَّهَارِ کے وقت "مرکزِ شمس" کی "سَمْتِیْ الزَّوَالِ" سے دوری) اور پھر "بَعْدِ سَمْتِیْ عَصْرِ" معلوم کریں گے۔

بعد سمتی بوقتِ زوال نکالنے کا قاعدہ

$$\text{میل} - \text{عرض} = \text{بعد سمتی بوقتِ زوال}$$

نوٹ:

”عَرْض“ یا ”میل“ اگر جنوبی ہو تو علامت منفی (-) لگائیں گے۔ نیز جواب اگر منفی (-) میں آئے تو ہمیشہ Absolute (مثبت +) بنا لیں گے۔

بعد سمتی مثلِ اول و ثانی نکالنے کا قاعدہ

$$\text{بعد سمتی مثلِ اول} = \tan^{-1} (\tan + \text{بعد سمتی بوقتِ زوال})$$

$$\text{بعد سمتی مثلِ ثانی} = \tan^{-1} (\tan + \text{بعد سمتی بوقتِ زوال})$$

مثال: 1

بریلی کے لئے یکم اپریل کا مثلِ اول و ثانی معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طولِ بلد	معیاری وقت	یکم اپریل کا بلدی زوال	یکم اپریل کا میلِ شمس
28°21' N	79°27' E	+5:30	12:03:45	4°50'

$$\text{تعدیلِ مَرَوِّجِ برائے بریلی} = 5:30 - 79^{\circ}27' \div 15 = 0:12:12$$

$$\text{معیاری زوال} = 0:12:12 + 12:03:45 = 12:15:57$$

$$\text{بعدِ سمتی بوقتِ زوال} = 28^{\circ}21' - 4^{\circ}50' = 23^{\circ}31'$$

$$\begin{aligned} \text{بعدِ سمتی مثلِ اول} &= \tan^{-1} (\tan 23^{\circ}31' + 1) \\ &= 55^{\circ}07'54.15'' \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{بعدِ سمتی مثلِ ثانی} &= \tan^{-1} (\tan 23^{\circ}31' + 2) \\ &= 67^{\circ}40'28.02'' \end{aligned}$$

نوٹ:

اب غروبِ آفتاب والے فارمولے میں بعدِ سمتی ”90°50'“ کے بجائے ”مثلِ اول“ کا وقت معلوم کرنا ہو تو ”مثلِ اول“ کا درجہ اور ”مثلِ ثانی“ کا وقت معلوم کرنا ہو تو ”مثلِ ثانی“ کا درجہ لکھیں گے۔

مثلِ اول کا فارمولا

$$\begin{aligned} \text{مثلِ اول} &= 12:15:57 + \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 55^{\circ}07'54.15'' \\ &\quad - \text{Sin } 28^{\circ}21' \text{ Sin } 4^{\circ}50') \div (\text{Cos } 28^{\circ}21' \\ &\quad \text{Cos } 4^{\circ}50')) \div 15 \\ &= 15:46:39.68 \end{aligned}$$

مثل ثانی کا فارمولا

$$\begin{aligned} \text{مثل ثانی} &= 12:15:57 + \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 67^{\circ}40'28.02'' \\ &\quad - \text{Sin } 28^{\circ}21' \text{ Sin } 4^{\circ}50') \div (\text{Cos } 28^{\circ}21' \\ &\quad \text{Cos } 4^{\circ}50')) \div 15 \\ &= 16:44:44.44 \end{aligned}$$

مثال: 2

ویلنگٹن (نیوزی لینڈ) کے لئے 22 دسمبر کا مثل اول و ثانی معلوم کرتے ہیں۔

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	22 دسمبر کا بلدی زوال	22 دسمبر کا میلِ شمس
41°19'S	174°46'E	+12:00	11:58:48	-23°26'

$$\text{تعدیل مُرَوَّجِ برائے ویلنگٹن} = 12 - 174^{\circ}46' \div 15 = 0:20:56$$

$$\text{معیاری زوال} = 00:20:56 + 11:58:48 = 12:19:44$$

$$\begin{aligned} \text{بعدِ سمتی بوقتِ زوال} &= -41^{\circ}19' - -23^{\circ}26' \\ &= -17^{\circ}53' \end{aligned}$$

نوٹ:

بُعدِ سمتی کو **Absolute** کر کے مثبت بنایا یعنی ”17°53’“

$$\begin{aligned} \text{بُعدِ سمتی مثلِ اول} &= \tan^{-1} (\tan 17^\circ 53' + 1) \\ &= 52^\circ 54' 32.49'' \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{بُعدِ سمتی مثلِ ثانی} &= \tan^{-1} (\tan 17^\circ 53' + 2) \\ &= 66^\circ 42' 22.45'' \end{aligned}$$

مثلِ اول کا فارمولا

$$\begin{aligned} \text{مثلِ اول} &= 12:19:44 + \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 52^\circ 54' 32.49'' - \text{Sin} \\ &\quad -41^\circ 19' \text{ Sin } -23^\circ 26') \div (\text{Cos } -41^\circ 19' \text{ Cos} \\ &\quad -23^\circ 26')) \div 15 \\ &= 16:21:16.87 \end{aligned}$$

مثلِ ثانی کا فارمولا

$$\begin{aligned} \text{مثلِ ثانی} &= 12:19:44 + \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 66^\circ 42' 22.45'' - \text{Sin} \\ &\quad -41^\circ 19' \text{ Sin } -23^\circ 26') \div (\text{Cos } -41^\circ 19' \text{ Cos} \\ &\quad -23^\circ 26')) \div 15 \\ &= 17:35:15.61 \end{aligned}$$

مختلف درجاتِ عرض پر مختصر و طویل ترین عصرِ حتمی کا جدول

65	60	50	40	30	20	10	0	درجاتِ عرض
1:20	1:42	1:42	1:38	1:35	1:37	1:36	1:40	کم از کم
4:39	3:23	2:35	2:16	2:08	2:01	1:51	1:48	زیادہ سے زیادہ

مختلف درجاتِ عرض پر مثل اول و ثانی کے مابین مختصر و طویل ترین فصل کا جدول

65	60	50	40	30	20	10	0	درجاتِ عرض
0:08	0:19	0:31	0:38	0:42	0:46	0:51	0:57	کم از کم
1:25	1:20	1:15	1:15	1:18	1:20	1:15	1:14	زیادہ سے زیادہ

مشق 6.1

مشق اول و ثانی معلوم کریں:

(1) مکہ شریف.... یکم جون	(2) احمد آباد.... 16 دسمبر
(3) تیزو.... یکم اکتوبر	(4) سری نگر.... 5 دسمبر
(5) سوا (فجی).... 21 مارچ	(6) پیرس (فرانس).... 19 اگست
(7) قاہرہ (مصر).... 4 فروری	(8) کوپن ہیگن (ڈنمارک).... 20 جون
(9) ڈھاکہ (بنگلہ دیش).... 19 مئی	(10) اوسلو (ناروے).... 2 جنوری
(11) برازیلیا (برازیل).... 16 دسمبر	(12) جوهانسبرگ (جنوبی افریقہ).... 2 جولائی



چاند کا بڑا نظر آنا

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: بہت لوگ چاند کو بڑا دیکھ کر کہنے لگتے ہیں کہ کل کا ہے یا آج ۲۹ نہ تھی ۳۰ تھی کہ ۲۹ کا چاند اتنا بڑا نہیں ہوتا، یہ ان کی خام خیالی ہے، شرعی معاملے تو اوپر ہو چکے کہ وہاں قیاسی باتوں کا دخل نہیں اور بطور علم ہیئت ہی چلے تو ان شاء اللہ تعالیٰ فقیر ثابت کر سکتا ہے کہ ۲۹ کا چاند بعض ۳۰ کے چاندوں سے بڑا ہونا ممکن۔ اور سب سے بڑھ کر دافع اوہام یہ ہے کہ طہرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قرب قیامت کا ایک اثر یہ ہے کہ ہلال بڑے نظر آئیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۶۸، رضا فاؤنڈیشن)

باب: 7: سمتِ قبلہ

(Direction of Qibla)

﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهُكُمْ شَطْرَهُ ۗ﴾ (پ ۲، البقرة: ۱۴۴)

ترجمہ کنز الایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجدِ حرام کی طرف اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو۔

سمتِ قبلہ کا مسئلہ

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

① استقبالِ قبلہ عام ہے کہ بعینہ کعبہ معظّمہ کی طرف مونہ ہو، جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لیے یا اس جہت کو مونہ ہو جیسے اوروں (مکہ مکرمہ سے باہر والوں) کے لیے۔

② تحقیق یہ ہے کہ جو ”عینِ کعبہ“ کی ”سمتِ خاص“ تحقیق کر سکتا ہے اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو، جیسے مکہ معظّمہ کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں، تو ”عینِ کعبہ“ کی طرف مونہ کرنا فرض ہے، جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو، اگرچہ خاص مکہ معظّمہ میں ہو، اس کے لیے ”جہت

کعبہ“ کو مونہہ کرنا کافی ہے۔ (1)

③ اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تخری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جیسے ادھر ہی مونہہ کرے)، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔

④ تخری کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی (تو پڑھی گئی نماز درست) ہوگئی، اعادہ (لوٹانے) کی حاجت نہیں۔ (2)

⑤ ایک شخص تخری کر کے (سوچ کر) ایک طرف نماز پڑھ رہا ہے، تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں، بلکہ اسے بھی تخری کا حکم ہے، اگر اس کا اتباع کیا، تخری نہ کی، اس کی نماز نہ ہوئی۔ (3)

⑥ جہتِ کعبہ کو مونہہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مونہہ کی سطح کا کوئی جز (حصہ) کعبہ کی سمت میں واقع ہو، تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے مگر مونہہ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ (مقابل، سامنے) میں ہے نماز ہو جائے گی، اس کی مقدار ۴۵ (45) درجہ

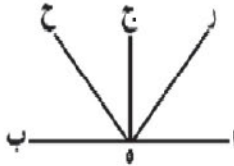
ت ————— ☾ ————— ● ————— ☀ ————— 🕌 ————— وقت

① ... بہارِ شریعت، ۱/۴۸۷، حصہ: ۳:

② ... بہارِ شریعت، ۱/۴۸۹، حصہ: ۳:

③ ... بہارِ شریعت، ۱/۴۹۰، حصہ: ۳:

رکھی گئی ہے، تو اگر ۴۵ درجہ سے زائد انحراف ہے، استقبال نہ پایا گیا نماز نہ ہوئی، مثلاً ”ا“، ”ب“ ایک خط ہے اس پر ”ہ“، ”ج“ عمود ہے اور فرض کرو کہ کعبہ معظّمہ عین نقطہ ”ج“ کے محاذی ہے، دونوں قائلے ”ا، ہ، ج“ اور ”ب، ہ، ج“ کی تنصیف کرتے ہوئے خطوط ”ہ، د“ اور ”ہ، ح“ کھینچے تو یہ زاویے ”۴۵، ۴۵“ درجے کے ہوئے کہ قائمہ ۹۰ درجے ہے، اب جو شخص مقام ”ہ“ پر کھڑا ہے، اگر نقطہ ”ج“ کی طرف مونہ کرے، تو عین کعبہ کی طرف مونہ ہے اور اگر دہنے (دائیں یا بائیں) ”ر“ یا ”ح“ کی طرف بھکے تو جب تک ”ج، د“ یا ”ج، ح“ کے اندر ہے، جہت کعبہ میں ہے اور جب ”ر“ سے بڑھ کر ”ا“، یا ”ح“ سے بڑھ کر ”ب“ کی طرف کچھ بھی قریب ہو گا تو اب جہت سے نکل گیا نماز نہ ہوگی۔^(۱)



سمتِ قبلہ اور مسلمانوں کی عدم توجہی

استقبالِ قبلہ شرائطِ نماز سے ہے، مگر مسلمانوں کی اکثریت سمتِ قبلہ از خود معلوم کرنے سے قاصر ہے۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے

ت ————— ● ————— ☀ ————— 🕌 ————— رقیّت

1 ... بہارِ شریعت، ۱/۲۸۷، حصہ: ۳

ہیں: ”ہیئت کے ضروری مباحث میں ایک سمتِ قبلہ بھی ہے اور اس کا جاننا مسلمانوں کو جس قدر ضروری ہے افسوس کہ لوگ اسی قدر غافل ہیں عوام یا عام مسلمانوں کو کون پوچھتا ہے خواص میں زیادہ جاننے والا وہ شخص ہو گا جو یہ جانے کہ مجھے اس کا علم نہیں اور اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرے یا جاننے والوں کی طرف ہدایت کرے۔“ (1)

سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

سمتِ قبلہ معلوم کرنا انتہائی آسان ہے۔ ذرا سی توجہ اور کیلکولیٹر (Calculator) کی مدد سے ایک منٹ سے بھی کم وقت میں دنیا کے کسی بھی مقام کے لئے سمتِ قبلہ معلوم کر سکتے ہیں۔

نوٹ:

کعبۃ معظّمہ کا عرض ”21°25' N“ اور طول ”39°50' E“ ہے۔
آئیے! اب ”سمتِ قبلہ“ نکالنے کا طریقہ سیکھ لیتے ہیں۔ سب سے پہلے ”فصلِ طول“ معلوم کریں گے۔

فصلِ طول نکالنے کا کلیہ

$$\text{فصلِ طول} = \text{طولِ کعبہ} - \text{طولِ بلد}$$

نوٹ:

اگر جواب ”+“ میں آئے تو فصلِ طول ”شرقی“ اور ”-“ میں آئے تو

توقیت ————— دقت

”غربی“ ہوگا۔

اگر جواب منفی ”-“ میں آئے تو ہمیشہ **Absolute** مثبت ”+“ بنالیں گے۔

فصلِ طول ”180“ سے زائد ممکن نہیں لہذا اگر فصلِ طول ”180“ سے زائد

ہو جائے تو منفی (-) کی صورت میں فصلِ طول میں ”360“ جمع کر لیں۔ اور مثبت (+)

کی صورت میں فصلِ طول سے ”360“ گھٹالیں۔

نقطةٴ اعتدال:

فصلِ طول ”شرقی“ ہو تو نقطةٴ اعتدال ”مغرب“ ہوگا (یعنی مغرب کی طرف رخ

کریں گے۔) اور اگر فصلِ طول ”غربی“ ہو تو نقطةٴ اعتدال ”مشرق“ ہوگا (یعنی مشرق کی

طرف رخ کریں گے۔)

اب قدرِ انحراف از نقطةٴ اعتدال (یعنی مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرنے کے بعد

کس قدر سیدھی یا الٹی جانب گھومنا ہے یہ) معلوم کریں گے۔

قدرِ انحراف از نقطةٴ اعتدال کا کلیہ

$$\tan^{-1} \left(\frac{\cos \text{ عرض بلد}}{\sin \text{ فصل طول}} \right) \div \tan \text{ عرض کعبہ}$$

نوٹ:

اگر قدرِ انحراف (+) میں آئے تو انحراف نقطةٴ اعتدال سے ”جانبِ شمال“

ہوگا، اور اگر (-) میں آئے تو ”جانبِ جنوب“ انحراف ہوگا۔

مثال: 1

سمتِ قبلہ برائے بریلی معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طُولِ بلد	عرضِ کعبہ	طُولِ کعبہ
28°21' N	79°27' E	21°25' N	39°50' E

سب سے پہلے ”فصلِ طول“ نکالیں گے، جس کا طریقہ یہ ہے:

$$\begin{aligned}
 \text{فصلِ طول} &= \text{طُولِ کعبہ} - \text{طُولِ بلد} \\
 &= 79^\circ 27' - 39^\circ 50' \\
 &= 39^\circ 37'
 \end{aligned}$$

کلیہ حل کرنے کے بعد ہمارے پاس فصلِ طول ”39°37'+“ آیا لہذا

فصلِ طول ”شرقی“ اور نقطۂ اعتدال ”مغرب“ ہوگا۔

اب قدرِ انحراف از نقطۂ اعتدال (یعنی مغرب کی طرف رخ کرنے کے بعد کس قدر

سیدھی یا الٹی جانب پھرنا ہے) وہ فارمولے سے نکالتے ہیں:

$$\begin{aligned}
 \text{قدرِ انحراف از} &= \tan^{-1} \left(\frac{\text{عرض کعبہ} \tan \text{عرض بلد} \cos \text{فصل طول} - \sin \text{عرض کعبہ} \sin \text{عرض بلد}}{\text{فصل طول} \sin \text{عرض بلد} - \cos \text{فصل طول} \sin \text{عرض کعبہ}} \right) \\
 &= \tan^{-1} \left(\frac{\cos 28^\circ 21' \tan 21^\circ 25' - \sin 28^\circ 21' \sin 39^\circ 37'}{\sin 39^\circ 37' - \cos 39^\circ 37' \sin 28^\circ 21'} \right) \\
 &= -1^\circ 51' 3.48''
 \end{aligned}$$

چونکہ قدرِ انحراف ($1^{\circ}51'3.48''$) منفی (-) ہے لہذا نقطۂ اعتدال یعنی مغرب سے انحراف ”جنوبی“ ہو گا اور اسے یوں پڑھیں گے:
 ”سمتِ قبلہ برائے بریلی نقطۂ مغرب سے ماٹل بہ جنوب ($1^{\circ}51'3.48''$) ہے۔“

یوں بھی کہہ سکتے ہیں: سمتِ قبلہ برائے بریلی ”South From West“ ($1^{\circ}51'3.48''$) ہے۔“

مثال: 2

سمتِ قبلہ برائے واشنگٹن DC (امریکہ) معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طولِ بلد	عرضِ کعبہ	طولِ کعبہ
$39^{\circ}41' N$	$77^{\circ}02' W$	$21^{\circ}25' N$	$39^{\circ}50' E$

سب سے پہلے ”فصلِ طول“ نکالیں گے، جس کا طریقہ یہ ہے:

$$\begin{aligned} \text{فصلِ طول} &= \text{طولِ کعبہ} - \text{طولِ بلد} \\ &= 39^{\circ}50' - 77^{\circ}02' \\ &= -116^{\circ}52' \end{aligned}$$

کلیہ حل کرنے کے بعد ہمارے پاس فصلِ طول ” $116^{\circ}52'$ “ آیا لہذا فصلِ طول ”غربی“ اور نقطۂ اعتدال ”مشرق“ ہو گا۔

فصلِ طول چونکہ منفی میں ہے لہذا اس کو **Absolute** کر کے مثبت بنائیں
گے: (116°52')

اب قدرِ انحراف از نقطۂ اِعتِدال (یعنی مشرق کی طرف رخ کرنے کے بعد کس
قدر سیدھی یا الٹی جانب پھرنا ہے) وہ فارمولے سے نکالتے ہیں:

$$\begin{aligned} \text{قدرِ انحراف از} &= \tan^{-1} ((\cos \text{ عرضِ بلد} \tan \\ \text{نقطۂ اِعتِدال} & \text{ فصلِ طول} \sin \div \sin \text{ فصلِ طول} \cos \text{ عرضِ بلد} \sin \\ &= \tan^{-1} ((\cos 39^\circ 41' \tan 21^\circ 25' - \sin \\ & 39^\circ 41' \cos 116^\circ 52') \div \sin 116^\circ 52') \\ &= 33^\circ 29' 57.03'' \end{aligned}$$

چونکہ قدرِ انحراف (33°29'57.03") مثبت (+) ہے لہذا نقطۂ اِعتِدال
یعنی مشرق سے انحراف ”شمالی“ ہوگا اور اسے یوں لکھیں گے:

”سمتِ قبلہ برائے واشنگٹن DC نقطۂ مشرق سے ماکل بہ شمال
(33°29'57.03") ہے۔“

یوں بھی کہہ سکتے ہیں: ”سمتِ قبلہ برائے واشنگٹن DC ”North
”From East (33°29'57.03") ہے۔“

مشق 7.1

ان شہروں کے لیے سمت قبلہ معلوم کیجئے:

(1) ... امرتسر	(2) ... کو لکتہ
(3) ... بغداد شریف	(4) ... مدینہ شریف
(5) ... بریلی شریف	(6) ... لندن (برطانیہ)
(7) ... اوٹاوا (کینیڈا)	(8) ... جکارتا (انڈونیشیا)
(9) ... قاہرہ (مصر/Egypt)	(10) ... سیول (کوریا)
(11) ... کوچی	(12) ... گیبرون (بوٹسوانا)
(13) ... ہیونس آئرز (ارجنٹائن)	(14) ... میکسیکو
(15) ... ویلنگٹن (نیوزی لینڈ)	(16) ... کویت



سورج کی مدد سے سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

سال میں 2 مرتبہ (27/28 مئی اور 15/16 جولائی کو) سورج عین کعبۃ مَعْظَمَہ کے اوپر آتا ہے۔ اس وقت کسی شے (Object) کے بننے والے سائے (Sun Shadow) کی مدد سے (مساجد اور گھروں وغیرہ کے لئے) آسانی دُرست قبلہ کی سمت معلوم کی جاسکتی ہے۔

توجہ خاص: اگر اصل قبلہ سے (سیدھی یا الٹی جانب) 45 درجہ کے اندر اندر نماز پڑھی تو درست ادا ہو گئی۔⁽¹⁾

درست سمتِ قبلہ نکالنے کا طریقہ: 28/27 مئی کو سعودی عرب کے وقت کے مطابق دن 12:18 اور گرین وچ (Greenwich) لندن کے مطابق صبح کے 9:18 پر نیز 16/15 جولائی کو سعودی عرب کے وقت کے مطابق دن 12:27 اور گرین وچ لندن کے مطابق صبح کے 9:27 پر کسی بھی لکڑی یا سریے (Iron Rod) وغیرہ کو اس احتیاط سے عموداً (Vertical) کھڑا کریں کہ وہ کسی جانب جھکانہ ہو۔ کسی ڈوری کے سرے پر کوئی وزنی چیز باندھ کر بھی لٹکائی جاسکتی ہے۔

پھر درج شدہ وقت پر بننے والے سائے پر کوئی نشان لگادیں۔ اب سائے کے نشان پر کھڑے ہو کر اس لکڑی، سریے یا ڈوری کی جانب رُخ کرنے سے عین کعبہ کو رُخ

ت ————— قیت

1... بہار شریعت، 1/38 ماخوذاً

ہو جائے گا۔

درست سمتِ قبلہ معلوم کرنے کے لیے کچھ ممالک کے ”16/15 جولائی“ کے اوقات نیچے دیے گئے ہیں۔ اگر 2، 4 منٹ پہلے یا بعد بھی یہ عمل کیا تو حرج نہیں۔ ”28/27 مئی“ کے لیے تمام اوقات میں صرف 9 منٹ کم کر لیجئے۔

وقت	ممالک
9:27 AM	گھانا، گمبیا، ماریطانیہ، مالی، ٹوگو وغیرہ
10:27 AM	برطانیہ (UK)، آئس لینڈ، آئر لینڈ، سین، نائجر، نائیجیریا، کاتو وغیرہ
11:27 AM	البانیہ، آسٹیریا، اٹلی، ناروے، اسپین، سویڈن، لیبیہ، موزمبیق، ساؤتھ افریقہ وغیرہ
12:27 PM	عراق، کویت، قطر، تیزانیہ، یمن، سوڈان، یونان، ترکی، مصر، لبنان، شام، فلسطین وغیرہ
1:27 PM	عرب امارات، عمان، موریشس وغیرہ
1:57 PM	ایران، افغانستان

وقت	ممالک
2:27 PM	تاجکستان وغیرہ
2:57 PM	انڈیا، سری لنکا
3:12 PM	نیپال
3:27 PM	بنگلادیش
4:27 PM	انڈونیشیا (جاوا)، تھائی لینڈ
5:27 PM	چین، ہانگ کانگ، ملائیشیا، فلپائن، سیگاپور، تائیوان، انڈونیشیا (کالیمنتن) وغیرہ
6:27 PM	جاپان، کوریا



ہلال دیکھ کر منہ پھیر لیں

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے اپنا منہ (مبارک) اس کی طرف سے پھیر لیتے۔ (ابوداؤد، کتاب الادب، باب ما یقول الرجل اذا رای الهلال، ۳/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۳)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ شرکی چیز ہے یا یہ کہ کفار نے اُس کی عبادت کی اور شرع میں اُسے دیکھ کر اللہ جل جلالہ سے دُعا کرنی آئی، تو پسندیدہ ہو کہ منہ پھیر کر کی جائے تاکہ کفار سے مشابہت نہ لازم آئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۵۹)

کسی بھی دن سورج کی مدد سے سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

اوپر بیان کردہ طریقے سے سال میں صرف دو مرتبہ اور وہ بھی مخصوص وقت میں ہی سمتِ قبلہ معلوم کیا جاسکتا ہے، لیکن ایک دوسرے فارمولے سے روزانہ بھی سورج کی مدد سے سمتِ قبلہ معلوم کیا جاسکتا ہے۔

طریقہ:

اس کے لیے پہلے سورج کی سمت معلوم کرنا ہوگی جیسے سمتِ قبلہ معلوم کی تھی۔ سمتِ شمس معلوم کرنے کا فارمولا وہی ہے جس کے ذریعے سمتِ قبلہ نکالی تھی۔ سمتِ قبلہ میں چار چیزیں درکار تھیں۔ (1) ... عرضِ بلد (2) ... طولِ بلد (3) ... عرضِ کعبہ (4) ... طولِ کعبہ۔ طولِ کعبہ کی مدد سے ”فصلِ طول“ نکالی تھی۔ اس فارمولے کے ذریعے ”سمتِ شمس“ نکالنے کے لیے بھی چار چیزیں درکار ہوں گی۔

(1) ... عرضِ بلد (2) ... طولِ بلد (3) ... میلِ شمس (4) ... فصلِ شمس۔

$$\text{فصلِ شمس} = 15 \times (\text{ابتدائے ظہر} - \text{مطلوبہ وقت})$$

وقتِ شام کی مثال

آئیے! ہم جانندھر کے لیے 5 جون، شام 4 بجے کا ”سمتِ شمس“ نکالتے ہیں۔ فارمولا حل کرنے سے پہلے ظہر کا وقت معلوم کریں گے۔

میلِ شمس	طُولِ بلد	عرضِ بلد
22°37' N	75°35' E	31°20' N

$$\text{تعدیل مُرَوِّجِ برائے جاندرہ} : 5:30 - 75°35' \div 15 = 00:27:40$$

کتاب کے آخر میں دیے گئے ”جدولِ بلدِ زوال“ میں 5 جون کا بلدِ زوال ”11:58:36“ ہے۔

$$\text{معیاری زوال} = 11:58:36 + 00:27:40 = 12:26:16$$

اب ”فصلِ شمس“ معلوم کریں گے۔ جو مطلوبہ وقت سے معیاری زوال گھٹانے سے حاصل ہوگی:

$$\begin{aligned} \text{فصلِ شمس} &= (16:00:00 - 12:26:16) \times 15 \\ &= 53°26' \end{aligned}$$

نوٹ:

اگر ”فصلِ طُول“ کی طرح ”فصلِ شمس“ بھی ”+“ آئے تو نقطۂ اعتدال ”مغرب“ ہوگا۔ اور ”-“ آئے تو ”مشرق“ ہوگا۔

اور اگر فصلِ شمس ”-“ میں آئے تو اسے ”+“ بنالیں گے۔

اب مکمل ”سمتِ قبلہ“ والا فارمولا اس طرح استعمال کریں گے کہ ”عرضِ

کعبہ“ کی جگہ ”میلِ شمس“ اور ”فصلِ طُول“ کی جگہ ”فصلِ شمس“ لکھیں گے۔

سمتِ شمس کا فارمولا

$$\begin{aligned}
\text{سمتِ شمس} &= \tan^{-1} \left(\frac{\text{میل شمس} \tan \text{عرض بلد} \cos \text{فصل شمس}}{\text{فصل شمس} \sin \text{عرض بلد}} \right) \\
&= \tan^{-1} \left(\frac{\cos 31^\circ 20' \tan 22^\circ 37' - \sin 31^\circ 20' \cos 53^\circ 26'}{\sin 53^\circ 26'} \right) \\
&= 03^\circ 16' 50.58''
\end{aligned}$$

اگر جواب "+" میں آئے تو انحراف "شمالی" ہوگا اور اگر "-" میں آئے تو انحراف "جنوبی" ہوگا۔

یعنی اس وقت سورج مغرب سے مائل بہ شمال ($03^\circ 16' 50.58''$) ہے۔ اور جالندھر کا قبلہ مغرب سے جنوب کی طرف ($08^\circ 28' 12.23''$) ہے تو (سمتِ قبلہ اور سمتِ شمس میں) کل فرق 12 درجے ($08^\circ 28' 12.23'' + 03^\circ 16' 50.58''$) سے کچھ کم آیا۔ لہذا شام 4 بجے کسی چیز کا سایہ لے کر 12 درجے جنوب کی طرف (پروٹیکٹر وغیرہ کی مدد سے) انحراف کرنے سے ہمارا رخ قبلہ کی طرف ہوگا۔

اس کے متعلق تصویر صفحہ 43 پر ملاحظہ فرمائیں۔

وقت صبح کی مثال

اب ہم جالندھر کے لیے 5 جون ہی کے صبح 10 بجے کا سمتِ شمس معلوم کرتے ہیں جبکہ ظہر کا وقت 12:26:16 ہے۔

فارمولا حل کرنے سے پہلے ”فصلِ شمس“ معلوم کریں گے۔

$$\begin{aligned} \text{فصلِ شمس} &= (10:00:00 - 12:26:16) \times 15 \\ &= -36^{\circ}34' \end{aligned}$$

نوٹ:

فصلِ شمس ”-“ ہے لہذا نقطۂ اعتدال ”مشرق“ ہوا۔ چونکہ فصلِ شمس منفی ہے لہذا اسے مثبت ”+“ بنالیں گے۔

$$\begin{aligned} \text{سمتِ شمس} &= \tan^{-1} ((\cos \text{عرض بلد} \tan \text{میل شمس} - \\ & \text{فصل شمس} \sin \text{عرض بلد} \div \sin \text{فصل شمس}) \\ &= \tan^{-1} ((\cos 31^{\circ}20' \tan 22^{\circ}37' - \sin \\ & 31^{\circ}20' \cos 36^{\circ}34') \div \sin 36^{\circ}34') \\ &= -5^{\circ}55'25.71'' \end{aligned}$$

نوٹ:

چونکہ جواب منفی ”-“ میں ہے لہذا انحراف ”جنوبی“ ہوگا۔

یعنی اس وقت سورج ”مشرق“ سے ماٹل بہ جنوب ($5^{\circ}55'25.71''$) ہے۔ اور سائے کا رخ بالکل الٹ یعنی ”نقطۂ مغرب“ سے ($5^{\circ}55'25.71''$) ماٹل بہ شمال ہو گا جبکہ جالندھر کا قبلہ مغرب سے جنوب کی طرف ($8^{\circ}28'12.23''$) ہے تو (سمتِ قبلہ اور سمتِ سایہ میں) کل فرق 14 درجے ($08^{\circ}28'12.23'' + 5^{\circ}55'25.71''$) سے کچھ زائد آیا۔ لہذا صبح 10 بجے کسی چیز کا سایہ لے کر سمتِ سایہ سے تقریباً 14 درجے جنوب کی طرف (پروٹیکٹر وغیرہ کی مدد سے) انحراف کرنے سے ہمارا رخ ”قبلہ“ کی طرف ہو گا۔

ظل (Tangent) کی مدد سے زاویہ بنانے کا طریقہ

ذکر کردہ مثال میں سمتِ شمس کے خط کو 14 درجہ الٹے ہاتھ پر موڑنا ہے۔ پہلے اس خط کو کامل یا جزوی (نشان لگا کر) ماپا۔ فرض کریں کہ 10 انچ ہے اب 14 درجے کا **Tan** لے کر خط کی لمبائی سے ضرب دیا تو 2.49 حاصل ہوا۔ اب 10 انچ والے خط کے سرے پر افقاً (**Horizontal**) الٹے ہاتھ پر 2.49 انچ خط کھینچ کر دوسرے سرے سے ملانے پر رُخِ کعبہ حاصل ہو گا۔

اس کے متعلق تصویر صفحہ 43 پر ملاحظہ فرمائیں۔

مزید یہ کہ اگر ہم قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں تو روزانہ سورج ایک مرتبہ پیٹھ کی جانب ایک مرتبہ اُلٹے یا سیدھے ہاتھ پر (صف بناتے ہوئے) اور ایک مرتبہ قبلہ کی جانب آئے گا۔ بعض اوقات یہ تینوں مواقع اور کبھی دو اور کبھی صرف ایک (جو ہمیشہ آتا ہے۔) آئیں گے۔ ان سب صورتوں میں کعبۃ اللہ کی سمت معلوم کرنا انتہائی آسان ہے اور وہ بھی بغیر کمپاس کے، یہ اوقات جاننے کے لیے ”شعبہ اوقات الصلّٰة“ سے رابطہ فرمائیں۔

رؤیتِ ہلال کے قواعد

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قواعد رؤیتِ ہلال تینہی ہیں، سب میں پہلا فن ہیئت کا امام جو گنا جاتا ہے بظلمتوں ہے اس نے مجتہبی لکھی، اس میں تمام افلاک کے احوال، ستاروں کا طلوع و غروب، ان کا آپس میں نظری فاصلہ، یہاں تک کہ ثوابت (یعنی ستاروں) کا بھی طلوع و غروب لکھا ہے کہ فلاں ستارہ آفتاب سے اتنے بعد (یعنی ذوری) پر ہو گا تو نظر آئے گا اور اتنے بعد (یعنی ذوری) پر ہو گا تو نہیں اور ہلال (یعنی چاند) کو چھوڑ گیا وہ اس کے قابو (یعنی بس) کا نہ تھا۔ متاخرین نے اس کا قاعدہ (یعنی اصول) ایجاد کیا ہے آٹھ ورق کا بل (یعنی ماہر فن) پر اس کے اعمال آتے ہیں اور اس کے بعد کبھی یقینی جواب آتا ہے اور کبھی اس قدر اعمال کثیرہ کے بعد بھی مشکوک (یعنی مشتبہ)۔ سیدھا حساب جو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھایا ہے وہ کبھی نہ ٹوٹ سکتا ہے نہ ٹوٹے گا: اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْصِبُ الشَّهْرَ هَلَكًا وَهَلَكًا اَوْ هَلَكًا اَوْ هَلَكًا اِقَانِ شُمْ عَدَيْتُمْ قَدُّوْا اِثْلَيْتُمْ ”ہم امتِ اُمیہ ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینہ ۲۹ کا ہے یا ۳۰ کا تو اگر تمہیں شبہ پڑ جائے تو ۳۰ کی گنتی پوری کر لو۔

(ابو داؤد، کتاب الصوم، باب الشهر یكون تسعا و عشرين، ۳۳۲/۲، حدیث: ۲۳۱۹/۲۳۲۰)

نسائی، کتاب الصیام، ذکر الاختلاف... الخ، ص ۳۵۸، حدیث: ۲۱۴۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ (نہادی رضویہ، ۱۰/۵۷۵)

کمپاس کی مدد سے سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

قبلہ نما (کمپاس / Compass) کی سوئی ہمیشہ شمال کی طرف رہتی ہے۔ کمپاس کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ (1) 360 نمبر زوالا (2) 400 یا 40 نمبر زوالا

(1) 360 درجات والا

اس میں درجات کو ”نقطۂ شمال“ سے گھڑی وار شمار کیا جاتا ہے۔ یوں ”نقطۂ مشرق“ 90 درجہ، ”نقطۂ جنوب“ 180 درجہ، ”نقطۂ مغرب“ 270 درجہ پر آئے گا۔ عالمی سطح پر اس کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔ لہذا ”اوقات الصلوٰۃ“ کے سانف ویر میں بھی یہی درجات قبلہ دیئے گئے ہیں۔



مثال: 1

بریلی کے لیے سمتِ قبلہ ($1^{\circ}51'3.48''$) مغرب سے ماکل بہ جنوب ہے لہذا کمپاس میں ”270“ سے ان درجات کو تفریق کرنے سے ($268.1/268^{\circ}08'56.52''$) حاصل ہوا۔

مثال: 2

واشنگٹن DC کے لیے سمتِ قبلہ ($33^{\circ}29'57.03''$) مشرق سے ماٹل بہ شمال ہے لہذا 90 سے ان درجات کو تفریق کرنے سے ($56.5/56^{\circ}30'2.97''$) حاصل ہوا۔

(2) ...400 یا 40 نمبرز پر مشتمل کمپاس

اس میں ”شمال“ سے مخالف گھڑی وار درجات سمتِ قبلہ کو شمار کر کے 400 نمبرز کی صورت میں ”0.9“ پر اور 40 نمبرز کی صورت میں ”9“ پر تقسیم کرنے سے کمپاس کا نمبر حاصل ہوگا کیونکہ قبلہ نما میں 360 درجوں کو ”400“ یا ”40“ نمبرز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

مثلاً بریلی کے لیے سمتِ قبلہ مغرب سے ماٹل بہ جنوب ($1^{\circ}51'3.48''$) ہے اور شمال سے مخالف گھڑی وار ($91^{\circ}51'3.48''$) درجات کو ”400 والے“ کمپاس کے لیے ”0.9“ پر تقسیم کرنے سے ”102.06“ نمبر حاصل ہوئے۔ اور ”40 والے“ کے لیے ”9“ پر تقسیم کرنے سے ”10.21“ نمبر حاصل ہوئے، ان نمبرز پر قبلہ نما (کمپاس) کی مخصوص سوئی کو رکھنے سے قبلہ نما کا مینارہ یا مونو گرام ”قبلہ“ بتائے گا۔

نوٹ:

”مقتناطیسی شمال“ اور ”حقیقی شمال“ میں کچھ فرق ہے۔ آج کل یہ فرق انڈیا میں معمولی ہے جسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

مشق: 7.2

400 نمبر والے قبلہ نما (کمپاس) کے لیے درج ذیل شہروں کے نمبرز معلوم

کیجئے۔

(1).... امرتسر	(2) ... کو لکتہ
(3) قاہرہ (مصر/ Egypt)	(4) اوٹاوا (کینیڈا)
(5) سیول (کوریا)	(6) مسقط (عمان)



چاند سورج کی حرکت

چاند سورج دونوں کی اپنی چال مغرب سے مشرق کو ہے، اور حرکت یومیہ جس کے بسبب طلوع و غروب روزانہ ہوتا ہے مشرق سے مغرب کو تو چاند صبح کے وقت جب ہی نظر آئیگا کہ سورج کے پیچھے ہو یعنی جانب مغرب ہٹا ہوا ہو کہ اگر جانب مشرق بڑھا ہو تو آفتاب اس سے پہلے طلوع کرے گا، صبح کے وقت چاند آفتاب سے بھی زیادہ زیر زمین اترا ہو گا نظر کیونکر آئے، اور جب پیچھے ہے تو افق مشرقی پر سورج سے پہلے چمک آئیگا، آفتاب ہنوز زیر زمین ہو گا، تو نظر آسکتا ہے بشرطیکہ ۸ درج سے کم نہ ہو، ورنہ اتنے قرب میں سورج کی شعاعیں اسے چھپالیں گی، نظر کام نہ کر سکے گی۔ اسی طرح شام کو مغرب میں جب ہی نظر آتا ہے کہ سورج کے آگے ہو یعنی جانب مشرق بڑھا ہو کہ اگر جانب مغرب ہٹا ہو گا تو سورج سے پہلے ڈوب جائے گا، اور جب آگے ہے تو افق غربی پر بعد غروب آفتاب باقی رہے تو نظر آنا ممکن بشرطیکہ آٹھ درج سے کم فصل نہ ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۶۵)

باب: 8: متفرقات

مستحب اوقات کا بیان از بہارِ شریعت

- ① فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اسفار میں (کہ جب خوب اُجالا ہو، زمین روشن ہو جائے اس وقت فجر کی نماز) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوعِ آفتاب کا شک ہو جائے۔
- ② عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز غلّس (یعنی اوّل وقت) میں مُسْتَحَب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔
- ③ جاڑوں (سردیوں) کی ظہر میں جلدی مُسْتَحَب ہے، گرمی کے دنوں میں تاخیر مُسْتَحَب ہے، خواہ تہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اوّل وقت میں ہوتی ہو تو مُسْتَحَب وقت کے لیے جماعت کا ترک جائز نہیں، موسمِ ربیعِ جاڑوں (یعنی سردیوں) کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں۔
- ④ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قُورصِ آفتاب (سورج کی نکلیا) میں زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔

⑤ تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرصِ آفتاب (یعنی سورج کی ٹکلیا) میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں، تو اسی قدر وقتِ کراہت ہے، یوہیں بعد طلوع بیس (20) منٹ کے بعد جوازِ نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔

⑥ تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقتِ مُسْتَحَب کے دو حصے کیے جائیں، پچھلے حصہ میں ادا کریں۔

⑦ روزِ اَبَر (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تَعَجیل (جلدی پڑھنا) مُسْتَحَب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر ”مکروہ تَنْزِیْہِی“ اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے، تو ”مکروہ تحریمی“۔

⑧ اَبَر کے دن (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں) عصر و عشا میں تَعَجیل (جلدی پڑھنا) مُسْتَحَب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر (مُسْتَحَب)۔

⑨ عشا میں تہائی رات تک تاخیر مُسْتَحَب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مُباح یعنی مکروہ ہے کہ باعثِ تَقْلِیلِ جَمَاعَت (عشا کی نماز بجماعت میں لوگوں کی کمی کا سبب) ہے۔

⑩ نمازِ عشا سے پہلے سونا اور بعد نمازِ عشا دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سنا مکروہ ہے۔ ضروری باتیں اور تلاوتِ قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یوہیں ”طلوعِ فجر“ سے ”طلوعِ آفتاب“ تک ذکرِ الہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔

⑪ جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے، ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے۔ پھر اگر پچھلے (رات کے کسی وقت) کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے وتر کا اعادہ جائز نہیں۔^(۱)

⑫ اس (چاشت) کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔^(۲)

تعمیل و تاخیر سے مراد

کسی وقت کے دو حصے کئے جائیں تو نصف اول (First Half) میں نماز ادا کرنا تعجیل (جلدی) کہلاتا ہے اور تاخیر سے مراد نصف آخر (Second Half) میں نماز ادا کرنا ہے۔

مثلاً کسی دن صبح صادق کا وقت 4:40، طلوع آفتاب 6:00، صبحِ صغیر 8:20 ہو تو 11:50، ابتداءِ ظہر 12:30، عصر 5:00، غروب آفتاب 7:00، اور عشاء 8:20 ہو تو مستحب اوقات یوں نکالیں گے۔

$$\begin{aligned}
 6 & \div (\text{غروب} - 12 + \text{نجر}) - \text{نجر} = \text{سحری} \\
 & = 4:40 - (4:40 + 12 - 7:00) \div 6 \\
 & = 3:3:20
 \end{aligned}$$

ت ————— ☾ ————— ● ————— ☀ ————— 🕌 ————— وقت

①... بہار شریعت، ۱/۲۵۳-۲۵۱ حصہ ۳ ملقطاً

②... بہار شریعت، ۱/۶۷۶ حصہ ۴

نوٹ:

غروبِ آفتاب تا صبح صادق شرعاً رات ہے اور رات کے آخری چھٹے حصے میں جب بھی سحری کھائیں مُسْتَحَب پر عمل کا ثواب ملے گا۔

$$\begin{aligned}
 \text{فجر کا مستحب وقت} &= (\text{فجر} + \text{طلوع}) \div 2 \\
 &= (4:40 + 6:00) \div 2 \\
 &= 5:20
 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned}
 \text{مکروہ وقت کا دورانیہ} + \text{طلوع} &= \text{ابتدائے اشراق و چاشت} \\
 &= 6:00 + 0:20 \\
 &= 6:20
 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned}
 \text{چاشت کا مستحب وقت} &= (\text{فجر} + \text{ضحوة کبری}) \div 2 \\
 &= (4:40 + 11:50) \div 2 \\
 &= 8:15
 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned}
 \text{ظہر کا مستحب وقت} &= (\text{ظہر} + \text{عصر} + 12) \div 2 \\
 &= (12:30 + 5:00 + 12) \div 2 \\
 &= 14:45
 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{عصر کا مستحب وقت} &= ((\text{مکروہ وقت کا دورانیہ} - \text{غروب}) + \text{عصر}) \div 2 \\ &= (5:00 + (7:00 - 0:20)) \div 2 \\ &= 5:50 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{مکروہ وقت کا دورانیہ} - \text{غروب} &= \text{مکروہ وقت قبل از غروب} \\ &= 7:00 - 0:20 \\ &= 6:40 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{مغرب کا مستحب وقت} &= (\text{عشا} + \text{غروب}) \div 2 \\ &= (7:00 + 8:20) \div 2 \\ &= 7:40 \end{aligned}$$

$$\begin{aligned} \text{عشا کا مستحب وقت} &= (\text{غروب} - 12 + \text{صبح صادق}) + \text{غروب} \div 3 \\ &= 7:00 + (4:40 + 12 - 7:00) \div 3 \\ &= 10:13:20 \end{aligned}$$

نوٹ:

مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ دور کعت کی مقدار تاخیر مکروہ تزیہی اور بلا عذر اتنی تاخیر کرنا کہ ستارے گتھے جائیں مکروہ تحریمی ہے۔ بارہا کے مشاہدات سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ وقتِ مغرب کے نصفِ اول (First Half) کے اختتام پر

ستارے گتھ جاتے ہیں لہذا اس سے پہلے پہلے نماز پڑھ لینی چاہیے۔
عشا کی نماز تہائی رات پر پڑھنا مُسْتَحَب ہے لیکن ایسا کم عرضِ بلاد پر ہی ممکن ہے۔

اوقات نماز میں ہر سال فرق کی وجوہات

فتاویٰ رضویہ کا ایک سوال و جواب پیش خدمت ہے چنانچہ

سوال: ماہ رمضان شریف کبھی موسمِ گرما میں ہوتا ہے کبھی موسمِ سرما، کبھی موسمِ بہار میں کبھی برسات میں۔ فرض کیجئے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان گرمیوں میں ہو تو دوسرے سال بھی گرمیوں میں ہونا چاہئے کیونکہ وہی موسم دوبارہ سال بھر بعد آتا ہے، شمسی مہینے کے حساب سے کبھی رمضان موسمِ گرما میں ہوتا ہے اور کبھی موسمِ سرما میں، اس کی وجہ کیا ہے؟ چونکہ حضور علمِ ہیأت میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں پس سوائے حضور کے کسی اور سے اس کا حل ہونا غیر ممکن۔

الجواب: موسموں کی تبدیلی خالقِ عَزَّوَجَلَّ نے گردشِ آفتاب (سورج کے چکر) پر رکھی ہے مثلاً تحویلِ بُرجِ حَمَل سے ختمِ جَوْزَا تک ”فصلِ ربیع“ ہے، پھر تحویلِ سِرطَان سے ختمِ سَنَبَلہ تک ”گرمی“، پھر تحویلِ مِيزَان سے ختمِ قَوْس تک ”خریف“، پھر تحویلِ جَدی سے ختمِ حُوت تک ”جاڑا“۔⁽¹⁾ یہ آفتاب کا

ت ————— ☾ ————— ● ————— ☀ ————— ☿ ————— وقت

① ... برج بارہ ہیں جن کے نام یہ ہیں:

(1) حمل (Aries) (2) ثور (Taurus) (3) جوزا (Gemini) (4) سرطان (Cancer) (5) اسد

ایک دَور ہے کہ تقریباً ۳۶۵ (365) دن اور پونے چھ گھنٹے میں کہ پاؤدِ دن کے قریب ہوا پورا ہوتا ہے۔ اور عربی شرعی مہینے قمری ہیں کہ ہلال (چاند) سے شروع اور ”۳۰“ یا ”۲۹“ دن میں ختم ہوتے ہیں۔ یہ بارہ ۱۲ مہینے یعنی قمری سال ۳۵۴ (354) یا ۳۵۵ (355) دن کا ہوتا ہے تو شمسی سال سے دس گیارہ دن چھوٹا ہے، سمجھنے کے لیے گنترات چھوڑ کر شمسی سال ۳۶۵، قمری ۳۵۵ میں رکھے کہ دس دن کا فرق ہوا،

رمضان شریف کبھی سردی کبھی گرمی میں کیوں؟

(اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مَزِيد فرماتے ہیں:) اب فرض کیجئے کہ کسی سال یکم رمضان شریف یکم جنوری کو ہوئی تو آئندہ سال ۲۲ دسمبر کو یکم رمضان ہوگی کہ قمری ۱۲ مہینے ۳۵۵ دن میں ختم ہو جائیں گے اور شمسی سال پورا ہونے کو ابھی دس دن اور درکار ہیں، پھر تیسرے سال یکم رمضان ۱۲ دسمبر کو ہوگی، چوتھے سال یکم دسمبر کو ہوگی، تین برس میں ایک مہینہ بدل گیا، پہلے یکم جنوری کو تھی اب یکم دسمبر کو ہوئی، پونہ ہی ہر تین برس میں ایک مہینہ بدلے گا اور رمضان المبارک ہر شمسی مہینہ میں دورہ فرمائے گا۔

ت ————— ق ————— ● ————— ☀ ————— 🕌 ————— دقت

(Leo) (6) سنبلہ (Virgo) (7) میزان (Libra) (8) عقرب (Scorpio) (9) قوس

(Sagittarius) (10) جدی (Capricorn) (11) دلو (Aquarius) (12) خوت (Pisces)

ہندی مہینوں کا حساب

(اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مزید فرماتے ہیں:) بعینہ یہی حالت ہندی مہینوں کی ہوگی، اگر وہ لونڈ (Leap Year) نہ لیتے، انھوں نے سال رکھا شمسی اور مہینے لیے قمری، تو ہر برس دس دن گھٹ گھٹ کر تین سال بعد ایک مہینہ گھٹ گیا، لہذا ہر تین سال پر وہ ایک مہینہ مکرر کر لیتے ہیں تاکہ شمسی سال سے مطابقت رہے، ورنہ کبھی جیٹھ جاڑوں میں آتا اور پوس گرمیوں میں۔

فروری 28 یا 29 کا کیوں؟

(اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مزید فرماتے ہیں:) بلکہ نصابی جنہوں نے سال و ماہ سب شمسی لیے اگر یہ چوتھے سال ایک دن بڑھا کر فروری 29 کا نہ کرتے تو اُن کو بھی یہی صورت پیش آتی کہ کبھی جون کا مہینہ جاڑوں میں ہوتا اور دسمبر گرمیوں میں، یوں کہ سال 365 دن کا لیا اور آفتاب کا دورہ ابھی چند گھنٹے بعد پورا ہو گا کہ جس کی مقدار تقریباً چھ گھنٹے، تو پہلے سال شمسی سال دورہ یافتہ سے 6 گھنٹے پہلے ختم ہوا، دوسرے سال 12 گھنٹے پہلے، تیسرے سال 18 گھنٹے پہلے، چوتھے سال تقریباً 24 گھنٹے، اور 24 گھنٹے کا ایک دن رات ہوتا ہے لہذا ہر چوتھے سال ایک دن بڑھا دیا کہ دورہ آفتاب سے مطابقت رہے، لیکن دورہ آفتاب پورے چھ گھنٹے زائد نہ تھا بلکہ تقریباً پونے چھ گھنٹے، تو چوتھے سال پورے 24 گھنٹے کا فرق نہ پڑا تھا بلکہ تقریباً 23 گھنٹے کا اور بڑھایا ایک ایک کہ 24 گھنٹے ہے، تو یوں ہر سال میں شمسی سال دورہ آفتاب سے کچھ

کم ایک گھنٹہ بڑھے گا، سو برس بعد تقریباً ایک دن، لہذا صدی بعد ایک دن گھٹا کر پھر فروری ۲۸ دن کا کر لیا، اسی طرح اور ”دقیق کسرات“ کا حساب ہے۔^(۱)

معلوم ہوا کہ ہر سال اوقاتِ نماز میں کچھ نہ کچھ فرق آتا ہے جو ہر 4 سال بعد کم و بیش درست ہو جاتا ہے تاہم احتیاط ضروری ہے مذکورہ طریقے سے نکالے گئے اوقاتِ نماز تقریبی ہیں تحقیقی نہیں اس میں کم عرض بلد پر آدھا ایک منٹ تک اور بڑے عرض بلد پر دو تین منٹ تک کی غلطیاں ممکن ہیں۔ تحقیقی اوقات کے استخراج کا طریقہ ان شاء اللہ اسی کتاب کے دوسرے حصے میں بیان کیا جائے گا۔

حکایت: امام الحرمین ابوالمعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں بادشاہ وقت کے یہاں ۲۹ کے ہلال پر گواہیاں گزریں۔ بحکم سلطان اعلان ہوا کہ کل عید ہے، یہ خبر امام الحرمین کو پہنچی۔ گواہیاں قابل قبول نہ تھیں، امام کے حکم سے معادوسر اعلان ہوا کہ بحکم امام ابوالمعالی کل روزہ ہے۔ صبح کو تمام شہر روزہ دارا ٹھا۔ حاسدوں نے یہ خبر خوب رنگ کر بادشاہ تک پہنچائی کہ اگر امام چاہیں تو سلطنت چھین لیں۔ ملاحظہ ہو کہ انہیں کا حکم مانا گیا اور حکم سلطان کی کچھ پروا نہ ہوئی۔ بادشاہ نے برا فروختہ ہو کر چوب دار بھیجے کہ جیسے بیٹھے ہیں تشریف لائیں۔ امام ایک جبر پنے تھے، ویسے ہی دربار میں رونق افروز ہوئے، اشتعال شاہی دو بالا ہوا کہ لباس درباری نہ تھا۔ سوال کیا۔ فرمایا: اطاعتِ اولوالامر واجب ہے۔ حکم تھا جیسے بیٹھے ہیں آئیں، میں یوں ہی بیٹھا تھا چلا آیا۔ کہا: اعلانِ خلاف پر کیا باعث تھا؟ فرمایا: انتظام دنیا تمہارے سپرد ہے اور انتظام دین ہمارے متعلق۔ بادشاہ پر ہیبت حق طاری ہوئی۔ باعزاز تمام رخصت کیا اور بدگو یوں کو سزا دی۔

(فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۵۵)

دعوتِ اسلامی کی موبائل ایپلی کیشن

(Mobile Application)

انسٹال کا طریقہ

موبائل کے پلے اسٹور (Play Store) پر جا کر (Prayer) لکھ کر سرچ کریں..... سامنے اوقاتِ نماز کی بہت سی ایپلی کیشنز (Applications) آجائیں گی..... شعبہ اوقاتِ الصَّلَاة کی ایپلی کیشن کے نیچے چھوٹے الفاظ میں ”Dawat-e-Islami“ لکھا ہوا ہو گا یہ ایپلی کیشن انسٹال (Install) کر لیجئے۔

ایپلی کیشن اور چھپے ہوئے نقشے میں فرق

- ① دعوتِ اسلامی کی موبائل ایپلی کیشن (Mobile Application) میں اوقات صرف خاص مقام کے لیے ہوتے ہیں۔
- ② موبائل ایپلی کیشن کے اوقات صرف موجودہ تاریخ و سال کے لیے ہوتے ہیں۔
- ③ موبائل ایپلی کیشن میں بلندی سطح سمندر سے شمار ہوتی ہے۔

جبکہ مکتبہ المدینہ سے شائع ہونے والے یادِ دعوتِ اسلامی کے چینل پر دیے گئے اوقات کئی لحاظ سے احتیاطی ہوتے ہیں، مثلاً

- ① ایک سال کے بجائے 26 سال کے لیے کارآمد بنائے جاتے ہیں یعنی آئندہ 26 سالوں میں سب سے جلد ہونے والی ”صبح صادق“ اور ”طلوع“ کا وقت اور سب سے آخر میں ہونے والے ظہر، عصر، مغرب و عشا کے وقت کو درج کیا جاتا ہے۔

② بڑے شہروں میں پھیلاؤ کے اعتبار سے بھی احتیاط لی جاتی ہے۔ جس سے ایک آدھ منٹ تک فرق آجاتا ہے۔

③ اوقات کا تیار کرنے میں پہاڑی اور غیر ہموار علاقوں کی بلندی کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

④ کئی کئی منزلہ عمارات کے لئے ”اوقاتِ طلوع و غروب“ میں کم و بیش چھوٹے شہروں کے لیے 50 فٹ، درمیانے شہروں کے لیے ”100-125“ فٹ اور بڑے شہروں کے لیے حسبِ ضرورت بلند عمارات کا لحاظ رکھتے ہوئے ”40 سینکڑ“ سے لے کر ”ایک منٹ یا اس سے زائد“ بھی احتیاط شامل کی جاتی ہے۔

نتیجہ:

پہاڑی علاقوں کے لیے اپیلی کیشن اور چھپے ہوئے اوقات میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا البتہ میدانی علاقوں کے لیے اپیلی کیشن کے اوقات اور چھپے ہوئے اوقات میں معمولی فرق ہوگا۔

توجہ:

یاد رہے کہ اپیلی کیشن، چھپے اوقات یا دعوتِ اسلامی کے چینل پر دیے گئے اوقات میں سے جس کے مطابق بھی نماز پڑھیں گے یا سحر و افطار کریں گے تو درست ہو جائیں گے۔

اپنی کیشن میں کسی نئے مقام کا اضافہ

چاہے ڈیسک ٹاپ اپیلی کیشن (Desktop Application) ہو یا موبائل اپیلی کیشن (Mobile Application)، ان میں دنیا کے کسی بھی مقام کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

بس آپ کو مطلوبہ مقام کا عرض و طول (Latitude & Longitude) معلوم ہونا چاہیے۔ لہذا پہلے آپ ”Google Earth“ یا ”Google Map“ یا ”GPS“ یا کسی عرض و طول کے جدول سے مطلوبہ مقام کا درست ”عرض و طول“ معلوم کیجئے۔

موبائل اپیلی کیشن میں ”Add location“ میں جا کر اپنے مقام کا ”عرض و طول“ ڈالیے۔ ڈیسک ٹاپ اپیلی کیشن میں متعلقہ ملک و صوبے کا کوئی بھی شہر کھول کر اپنے مطلوبہ مقام کا ”نام“ اور ”عرض و طول“ تبدیل کر کے Save کر لیجئے۔

اگر مطلوبہ مقام پہاڑی علاقہ یا بلڈنگ ہونے کی صورت میں اونچائی پر ہو تو بلندی (Height) فٹ یا میٹر میں لکھ لیجئے تاکہ بالکل درست اوقات حاصل ہوں۔

البتہ موبائل ایپ میں نیٹ کی موجودگی میں ”Get Location“ کے آپشن پر کلک کر کے با آسانی نیا مقام ایڈ کیا جاسکتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے ایپ از خود اس مقام کو بلندی کے ساتھ لے لیتی ہے جہاں موبائل موجود ہوتا ہے۔

گھڑی کا وقت درست کیسے کریں؟

درست اوقات پر عمل، درست گھڑی پر موقوف ہے، لہذا آپ کی گھڑی کا وقت بالکل درست ہونا ضروری ہے۔ اپنی گھڑی کا وقت درست کرنے کے لیے اسے دنیا کی درست ترین گھڑی جو کہ لندن کے علاقے گرین وچ میں واقع ہے اس کو معیار بنا کر درست کر لیجئے۔

گرین وچ کا ٹائم اس کی ویب سائٹ “www.greenwichmeantime.com” سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کا چینل بھی اسی گھڑی کو معیار بنا کر اپنی گھڑی کی درستگی کا اہتمام کرتا رہتا ہے۔ لہذا آپ دعوتِ اسلامی کے چینل کی گھڑی کو سامنے رکھ کر اپنی گھڑی درست کر سکتے ہیں۔



يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاِهْلَاءِ ط قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَاجِّ ط

ترجمہ کنز الایمان: تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے
(پ ۲، البقرة: ۱۸۹)

ایک جگہ سے دوسری جگہ کا ہوائی فاصلہ

دنیا کے کسی بھی مقام سے دوسرے مقام کا ہوائی فاصلہ معلوم کرنا ہو تو اس کے لیے پہلے دونوں شہروں کا ”عرض و طول“ معلوم کریں گے۔ اور پھر فارمولے کی مدد سے فاصلہ نکالیں گے۔

ہوائی فاصلہ نکالنے کا فارمولا

مثال: 1

آئیے! ماہر علمِ توحید مفتی سید افضل حسین مونگیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے شہر مونگیر شریف سے مدینہ شریف کا فاصلہ معلوم کرتے ہیں:

عرض اول مونگیر	طول اول مونگیر	عرض ثانی مدینہ شریف	طول ثانی مدینہ شریف
25°23' N	86°30' E	24°28' N	39°37' E

اب پہلے ”فصلِ طول“ معلوم کریں گے اس کے بعد مکمل فارمولا حل کریں گے۔

فصلِ طول نکالنے کا قاعدہ

$$\begin{aligned}
 \text{فصلِ طول} &= \text{طولِ ثانی} - \text{طولِ اول} \\
 &= 86^{\circ}30' - 39^{\circ}37' \\
 &= 46^{\circ}53'
 \end{aligned}$$

فاصلہ نکالنے کا فارمولا

$$\begin{aligned}
 \text{فاصلہ} &= \text{Cos}^{-1} ((\sin \text{ عرضِ ثانی} \sin \text{ عرضِ اول} + (\cos \\
 &\quad \text{فصلِ طول} \cos \text{ عرضِ ثانی} \cos \text{ عرضِ اول})) \times 111.2 \\
 &= \text{Cos}^{-1} ((\sin 25^{\circ}23' \sin 24^{\circ}28') + (\cos \\
 &\quad 25^{\circ}23' \cos 24^{\circ}28' \cos 46^{\circ}53')) \times 111.2 \\
 &= 4704 \text{ Km}
 \end{aligned}$$

مثال: 2

اجمیر شریف سے حیدرآباد دکن کا فاصلہ معلوم کرتے ہیں:

طُولِ ثانی	عرضِ ثانی	طُولِ اول	عرضِ اول
حیدرآباد دکن	حیدرآباد دکن	اجمیر شریف	اجمیر شریف
78°28' E	17°22' N	74°38' E	26°28' N

اب پہلے ”فصلِ طول“ معلوم کریں گے، اس کے بعد مکمل فارمولا حل کریں

گے۔

فصلِ طول نکالنے کا قاعدہ

$$\begin{aligned}
 \text{فصلِ طول} &= \text{طُولِ ثانی} - \text{طُولِ اول} \\
 &= 74^{\circ}38' - 78^{\circ}28' \\
 &= -3^{\circ}50'
 \end{aligned}$$

فاصلہ نکالنے کا فارمولا

$$\begin{aligned}
\text{فاصلہ} &= \text{Cos}^{-1} ((\sin \text{ عرض ثانی } \sin \text{ عرض اول} + (\cos \\
&\quad (\text{فصل طول } \cos \text{ عرض ثانی } \cos \text{ عرض اول} \\
&= \text{Cos}^{-1} ((\sin 26^{\circ}28' \sin 17^{\circ}22') + (\cos \\
&\quad 26^{\circ}28' \cos 17^{\circ}22' \cos -3^{\circ}50')) \times 111.2 \\
&= 1086.22 \approx 1086 \text{ Km}
\end{aligned}$$

نوٹ:

اس فارمولے کے نتیجے میں پوری دنیا میں زیادہ سے زیادہ 34 کلو میٹر کا فرق آسکتا ہے یعنی فی 1000 کلو میٹر پر صرف 1.7 کلو میٹر تقریباً۔
بالکل درست فاصلہ معلوم کرنا چاہیں تو "Google Earth" استعمال کریں۔

چاند کو دیکھ کر پناہ مانگنا

یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ فلاں چاند تلوار پر دیکھے فلاں آئینے پر۔ یہ سب جہالت و حماقت ہے، بلکہ حدیث میں جو دعائیں فرمائیں وہ پڑھنی کافی ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا: "یا عائشة استعینی باللہ من شرا هذا، فان هذا هو الغاسق اذا وقب" اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس شر سے کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گنہائے۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ العوذتین، حدیث: ۳۳۴۷/۵، ۲۴۰/۵ دار الفکر بیروت)

یعنی قرآن عظیم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا: ﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ﴾ اور اس کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا اس سے یہی چاند مراد ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۶۱-۳۵۹)

بلڈنگ یا ٹاور کی بلندی معلوم کرنا

کسی بھی بلڈنگ یا ٹاور وغیرہ پر چڑھے بغیر اس کی اونچائی معلوم کی جاسکتی ہے۔ وہ اس طرح سے کہ پہلے کسی ایک ہی وقت میں اس بلڈنگ کا سایہ ماپ لیں۔ پھر کسی معلوم چیز کا سایہ بھی اسی وقت ماپ لیں۔ پھر فارمولے کی مدد سے بلڈنگ یا ٹاور کی بلندی معلوم ہو جائے گی۔

فرض کریں کسی بلڈنگ کی اونچائی معلوم کرنی ہے تو جب اس کے سائے کی پیمائش کی تو وہ 100 فٹ بنا اور کسی معلوم چیز (جس کی اونچائی 12 انچ ہے) کے سائے کی پیمائش کی تو وہ 3 انچ بنی، اب فارمولا اس طرح سے حل ہو گا۔

اونچائی معلوم کرنے کا فارمولا

$$\begin{aligned} \text{مطلوبہ شے کا سایہ} \times \text{معلوم شے کا سایہ} \div \text{معلوم شے کی اونچائی} &= \text{ٹاور یا بلڈنگ کی اونچائی} \\ &= 100 \times 3 \div 12 \\ &= 400 \end{aligned}$$

نتیجہ:

فارمولا حل کرنے کے بعد پتا چلا کہ اس بلڈنگ کی اونچائی 400 فٹ ہے۔



وقت کی مدد سے ”بعْدِ سَمْتی“ معلوم کرنا

اب تک تو ہم نے ”بعْدِ سَمْتی“ کی مدد سے اوقات نکالنا سیکھے ہیں لیکن اگر ہم ”کسی خاص وقت“ پر ”بعْدِ سَمْتی“ معلوم کرنا چاہیں تو فارمولے کی مدد سے مطلوبہ وقت کا ”بعْدِ سَمْتی“ معلوم کرنا ممکن ہے۔

اس کے لیے پہلے ”زاویہ زمانیہ“ معلوم کرنا ہوگا۔ جس کا قاعدہ یہ ہے:

زاویہ زمانیہ نکالنے کا قاعدہ

$$\text{زاویہ زمانیہ} = 15 \times (\text{وقتِ ظہر} - \text{مطلوبہ وقت})$$

اس کے بعد فارمولا استعمال کریں گے تو مطلوبہ وقت پر ”بعْدِ سَمْتی“ معلوم ہو جائے گا۔

بعْدِ سَمْتی نکالنے کا قاعدہ

$$\text{بعْدِ سَمْتی} = \text{Cos}^{-1} ((\text{cos عرضِ بلد} \text{ cos زاویہ زمانیہ} + (\text{sin عرضِ بلد} \text{ sin میلِ شمس}))$$

مثال: 1

22 فروری کو صبح 9 بجے، چندی گڑھ شہر کے لیے ”بعْدِ سَمْتی“ معلوم کرتے

ہیں:

22 فروری کا میلِ شمس	22 فروری کا بلدی زوال	معیاری وقت	طولِ بلد	عرضِ بلد
-10°17'	12:13:32	+5:30	76°47'E	30°44'N

وقتِ ظہر نکالنے کا قاعدہ

$$\begin{aligned} \text{وقتِ ظہر} &= 12:13:32 + 5:30 - 76^{\circ}47' \div 15 \\ &= 12:36:24 \end{aligned}$$

زاویہ زمانیہ نکالنے کا قاعدہ

$$\begin{aligned} \text{زاویہ زمانیہ} &= (\text{وقتِ ظہر} - \text{مطلوبہ وقت}) \times 15 \\ &= (9:00 - 12:36:24) \times 15 \\ &= -54^{\circ}06' \end{aligned}$$

بعدِ سمتی نکالنے کا قاعدہ

$$\begin{aligned} \text{بعدِ سمتی} &= \text{Cos}^{-1} ((\text{cos عرض بلد} \text{ cos زاویہ زمانیہ} \\ &\quad + (\text{میلِ شمس} \text{ sin عرض بلد} \text{ sin میل شمس})) \\ &= \text{Cos}^{-1} ((\text{cos } -54^{\circ}06' \text{ cos } 30^{\circ}44' \text{ cos} \\ &\quad -10^{\circ}17') + (\text{sin } 30^{\circ}44' \text{ sin } -10^{\circ}17')) \\ &= 66^{\circ}07'40.99'' \end{aligned}$$

نتیجہ:

یعنی 22 فروری صبح 9 بجے چندی گڑھ شہر کے لیے ”بعُدِ سَمْتی“

(66°07'40.99") ہوگا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے متعلق سوال کیا۔ تو جب آفتاب ڈھل گیا تو بلال رضی اللہ عنہ نے ظہر کی اذان دی۔ اور پھر سرکار کے حکم پر جب تکبیر کہی تو آپ علیہ السلام نے نماز پڑھی۔ حضرت بلال نے عصر کی اذان اس وقت کہی جبکہ ہم نے سمجھا کہ آدمی کا سایہ اس سے بڑھ گیا ہے۔ پھر آپ نے حکم دیا تو انہوں نے تکبیر کہی اور آپ نے نماز مغرب کی اذان اس وقت دی جبکہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اس کے بعد سرکار نے حکم دیا تو تکبیر کہی اور آپ نے نماز مغرب پڑھی۔ پھر عشا کی اذان کا حکم اس وقت دیا جبکہ دن کی سفیدی یعنی شفق جاتی رہی۔ پھر حضرت بلال نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز عشا پڑھی۔ پھر فجر کی اذان دی اس کے بعد سرکار نے حکم دیا تو تکبیر کہی اور آپ علیہ السلام نے نماز پڑھی۔ اگلے دن حضرت بلال نے ظہر کی اذان اس وقت دی جبکہ آفتاب ڈھل گیا۔ تو سرکار نے یہاں تک تاخیر کی کہ ہر شے کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ اس کے بعد آپ کے حکم پر تکبیر کہی تو آپ علیہ السلام نے نماز پڑھ لی۔ پھر عصر کی اذان دی تو آپ نے یہاں تک تاخیر کی کہ ہر شے کا سایہ اس کے دو مثل یعنی دو گنا ہو گیا۔ سرکار نے حکم کیا تو حضرت بلال نے تکبیر کہی اور آپ نے نماز پڑھ لی۔ پھر مغرب کی اذان اس وقت دی جبکہ سورج غروب ہو گیا تو آپ نے یہاں تک تاخیر فرمائی کہ دن کی سفیدی غائب ہونے کے قریب ہو گئی اور وہ شفق ہے۔ پھر حضور علیہ السلام نے ان کو حکم دیا تو انہوں نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز پڑھی۔ پھر عشا کی اذان اس وقت دی جب شفق یعنی دن کی سفیدی غائب ہو گئی پھر ہم سو گئے پھر جاگے۔ کئی بار ایسا ہوا۔ پھر رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے سوا کوئی آدمی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔ پس تم نماز میں ہی ہو جب تک نماز کے انتظار میں رہو۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں تاخیر کا حکم کر کے اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو اس نماز کو نصف شب یا قریب نصف شب تک تاخیر کا حکم دیتا۔ پھر انہوں نے فجر کی اذان دی تو آپ علیہ السلام نے یہاں تک تاخیر کی کہ آفتاب قریب طلوع تھا۔ چنانچہ آپ نے حکم فرمایا تو حضرت بلال نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۱۲۲/۵، حدیث: ۶۷۸۷ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سائے کی مدد سے بُعد سمتی معلوم کرنا

ذکر کردہ طریقے سے ”وقت“ کی مدد سے ”بُعدِ سمتی“ معلوم کیا جاسکتا ہے، ایسے ہی اگر ہمیں کسی ”عمودی چیز“ کے سائے کی پیمائش مل جائے تو اس کے ذریعے بھی ”بُعدِ سمتی“ معلوم کر سکتے ہیں۔

فرض کیجئے کہ کوئی چیز ”12 انچ“ کی ہے اور اس کا سایہ ”6 انچ“ بن رہا ہے تو اس وقت ”بُعدِ سمتی“ کیا ہوگا؟ تو آئیے قاعدے سے نکالتے ہیں:

$$\begin{aligned} \text{بُعدِ سمتی} &= \text{Tan}^{-1} (\text{سایہ} \div \text{عمود}) \\ &= \text{Tan}^{-1} (6 \div 12) \\ &= 26^{\circ}33'54.18'' \end{aligned}$$

نتیجہ:

یعنی اس وقت ”بُعدِ سمتی“ ($26^{\circ}33'54.18''$) ہے۔



طلوع و غروب سے بلندی معلوم کرنا

طلوع و غروب کے باب میں فتاویٰ رضویہ کی ایک تحریر گزری کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے ایک علاقے کے لیے سحر و افطار کے نقشے طلب کئے گئے تو آپ نے فرمایا: ”اگر کسی دن کے طلوع یا غروب کا وقت صحیح گھڑی سے دیکھ کر لکھو تو میں اس سے حساب کر لوں کہ وہ جگہ کتنی بلند ہے۔“ (1)

تو آئیے جانتے ہیں کہ طلوع یا غروب کے وقت کی مدد سے کسی جگہ کی بلندی کس طرح معلوم کی جاسکتی ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو وقت ہم نے نکالا پہلے اس کا ”بعْدِ سَمْتِی“ نکال لیا جائے۔ وقت کی مدد سے ”بعْدِ سَمْتِی“ نکالنے کا طریقہ ہم پہلے سیکھ چکے مثلاً سب سے پہلے ”وقتِ ظہر“ معلوم کیجئے۔ پھر ”زاویہِ زمانیہ“ نکالیے۔ اس کے بعد ”زاویہِ زمانیہ“ کی مدد سے ”بعْدِ سَمْتِی“ نکالیے۔ حاصل شدہ ”بعْدِ سَمْتِی“ سے ”50°90“ کو تفریق کیجئے۔ تفریق کرنے کے بعد جو فرق حاصل ہو اس ”حاصل شدہ فرق“ کو درج ذیل فارمولے میں استعمال کرنے سے مطلوبہ مقام کی بلندی حاصل ہو جائے گی۔

بلندی نکالنے کا فارمولا

$$\text{مطلوبہ بلندی} = (\text{حاصل شدہ فرق} \div 0^{\circ}0'58.2'')^2$$

رہیت ————— ☀ ————— ● ————— ☾

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۲۲۶

مثال:

ممبئی کی ”ورلڈون (World One) بلڈنگ“ کی چھت پر 10 جولائی کو وقتِ غروب ”19:22:26“ پر ہے۔ آئیے! ہم غروب کی مدد سے ”ورلڈون بلڈنگ“ کی بلندی معلوم کرتے ہیں۔

عرضِ بلد	طولِ بلد	معیاری وقت	10 جولائی کا بلدی زوال	10 جولائی کا میل شمس
19°00'N	72°50'E	+5:30	12:05:27	22°08'

سب سے پہلے وقتِ ظہر معلوم کریں گے:

وقتِ ظہر نکالنے کا قاعدہ

$$\begin{aligned} \text{وقتِ ظہر} &= 12:05:27 + 5:30 - 72^\circ 50' \div 15 \\ &= 12:44:07 \end{aligned}$$

زاویہ زمانیہ نکالنے کا قاعدہ

$$\begin{aligned} \text{زاویہ زمانیہ} &= (\text{وقتِ ظہر} - \text{مطلوبہ وقت}) \times 15 \\ &= (19:22:26 - 12:44:07) \times 15 \\ &= 99^\circ 34' 45'' \end{aligned}$$

بعدِ سمتی نکلنے کا قاعدہ

$$\begin{aligned}
 \text{بعدِ سمتی} &= \text{Cos}^{-1} ((\text{cos عرض بلد} \text{ cos زاویہ زمانیہ} \\
 &+ (\text{sin میل شمس} \text{ sin عرض بلد} \\
 &= \text{Cos}^{-1} ((\text{cos } 99^{\circ}34'45'' \text{ cos } 19^{\circ}00' \\
 &\text{cos } 22^{\circ}8') + (\text{sin } 19^{\circ}00' \text{ sin } 22^{\circ}8')) \\
 &= 91^{\circ}19'22.48''
 \end{aligned}$$

حاصل شدہ فرق

$$\begin{aligned}
 \text{حاصل شدہ فرق} &= (91^{\circ}19'22.48'' - 90^{\circ}50') \\
 &= 0^{\circ}29'22.48''
 \end{aligned}$$

بلندی نکلنے کا فارمولا

$$\begin{aligned}
 \text{مطلوبہ بلندی} &= (0^{\circ}29'22.48'' \div 0^{\circ}0'58.2'')^2 \\
 &= 917.07 \approx 917 \text{ ft}
 \end{aligned}$$

نتیجہ:

ہمارے اس فارمولے سے معلوم ہوا کہ ”ورلڈون بلڈنگ“ کی بلندی تقریباً

”917“ فٹ ہے۔



سورج دیکھ کر گھڑی ملانا

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كُو "عِلْمِ لَدُنِّي" حاصل تھا۔ 105 سے زائد علوم پر کمال مہارت حاصل تھی۔ انہیں علوم میں "علمِ ہیئت و توقیت" بھی ہے۔ "حیاتِ اعلیٰ حضرت" میں ہے:

"ہیئت و نجوم میں کمال کے ساتھ علمِ توقیت میں کمال تو حدِ ایجاد کے درجہ پر

تھا۔ یعنی اگر اس فن کا "مُؤَجِد" (یعنی ایجاد کرنے والا) کہا جائے، تو بے جا نہ ہو گا۔" (1)

مزید لکھا ہے: "اعلیٰ حضرت کو ستارہ شناسی میں اس قدر کمال تھا کہ آفتاب (سورج) کو

دیکھ کر گھڑی ملا لیا کرتے تھے۔" فقیر عبیدُ الرضا غُفِرَ لَہُ نے بوقتِ شب ستاروں کو ملاحظہ

فرما کر وقت بتانے اور گھڑی ملانے کے واقعات بھی سنے اور دیکھے ہیں۔ اور بالکل صحیح وقت

ہوتا، ایک منٹ کا بھی فرق نہ پڑتا۔ (2)

بیان کردہ تحریر میں گزرا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سورج دیکھ کر گھڑی کا وقت

درست کر لیتے تھے۔ تو ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی ایسا فارمولا ہے کہ سورج کو

دیکھ کر گھڑی ملالی جائے؟

جی ہاں! ایسا فارمولا موجود ہے۔ تو آئیے! اس سبق میں ہم یہ فارمولا سیکھتے ہیں۔

فارمولا حل کرنے سے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہو گا کہ اس وقت "بَغْدِ سَمْتِي"

ت ————— ☾ ————— ● ————— ☀ ————— 🕌 ————— وقت

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۲۳۳

2... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۲۳۵

کیا ہے یعنی سورج اس وقت ہمارے سر سے کتنا جھکا ہوا ہے۔ درست ”بَعْدِ سَمْتِی“ معلوم کرنے کے بعد وہی فارمولا جو ہم ”اوقاتِ شرقیہ و غربیہ“ نکالنے کے لیے استعمال کرتے آئے ہیں اس کے ذریعے سے موجودہ وقت نکل آئے گا۔

فرض کریں کہ ہم نے ”گیا“ شہر میں 28 اپریل کو ”نِصْفُ النَّهَارِ“ سے پہلے سورج کے مشاہدہ سے گھڑی کا وقت درست کرنا ہے تو پہلے سائے کی مدد سے ”بَعْدِ سَمْتِی“ معلوم کریں گے (جس کا طریقہ صفحہ 172 پر بیان ہو چکا۔) فرض کیجئے کہ ”بَعْدِ سَمْتِی“ 45 درجے نکلا۔ اب ”گیا“ شہر کے ”عَرْض و طُول“ اور 28 اپریل کا ”مِیلِ شَمْسِ“ اور ”بلدی زوال“ لے کر وقت نکالیں گے۔

28 اپریل کا میلِ شمس	28 اپریل کا بلدی زوال	طُولِ بلد	عرضِ بلد
14°23'	11:57:27	85°01'E	24°45'N

اب ہم ”وقتِ ظہر“ معلوم کریں گے۔ جس کے لیے پہلے تعدیلِ مَرُوجِ نکالنی ہوگی۔

”تعدیلِ مَرُوجِ“ کا قاعدہ

$$\begin{aligned}
 15 \div \text{طُولِ بلد} - \text{معیاری گھنٹہ (اس ملک / ریاست کا)} &= \text{تعدیلِ مَرُوج} \\
 &= 5:30 - 85^{\circ}01' \div 15 \\
 &= -0:10:04
 \end{aligned}$$

”نصف النّہار“ کا قاعدہ

$$\begin{aligned} \text{معیاری نصف النہار} &= \text{بلدی زوال} + \text{تعدیل مروج} \\ &= 11:57:27 - 0:10:04 \\ &= 11:47:23 \end{aligned}$$

”نصف النّہار“ نکالنے کے بعد اب فارمولا حل کرتے ہیں۔ چونکہ ”نصف النّہار“ سے پہلے کا وقت ہے لہذا ”اوقاتِ شرقیہ“ والا فارمولا استعمال کریں گے۔

سورج دیکھ کر گھڑی ملانے والا فارمولا

$$\begin{aligned} \text{مطلوبہ وقت} &= 11:47:23 - \text{Cos}^{-1} ((\text{Cos } 45^\circ - \text{Sin } 24^\circ 45') \\ &\quad \text{Sin } 14^\circ 23') \div (\text{Cos } 24^\circ 45' \text{ Cos } 14^\circ 23') \div 15 \\ &= 08:40:30.9 \end{aligned}$$

نتیجہ:

یعنی اس وقت تقریباً 8 بج کر 41 منٹ ہوئے تھے۔



باب 9: دلچسپ سوال جواب

دن رات کیسے آتے ہیں؟

سوال: دن رات کیسے بنتے ہیں؟

جواب: سورج کی ظاہری گردش سے ہی دن رات بنتے ہیں۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ سورج ایک وقت میں ہمیشہ آدھی زمین کو روشن کرتا ہے۔ یہ روزانہ زمین کے گرد مشرق سے مغرب کی جانب ایک چکر لگاتا ہے۔ اب جو مقامات مشرق کی طرف ہوتے ہیں ان پر سورج جب پہنچے گا تو وہاں دن ہوگا اور مغربی جانب رات۔ اور پھر سورج سفر کرتا ہوا جب مغربی دنیا کی طرف بڑھتا جائے گا تو وہاں دن کا آغاز ہوتا جائے گا اور مشرقی دنیا میں رات۔ بہر حال سورج جب زمین کے مشرقی حصے کے اوپر ہو گا تو وہاں دن ہوگا اور مغربی حصے میں رات۔ اور جب مغربی حصے کے اوپر ہو گا تو وہاں دن اور مشرقی حصے میں رات ہوگی۔

دن رات بڑے چھوٹے کیوں ہوتے ہیں؟

سوال: دن رات بڑے چھوٹے کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: سورج چھ ماہ شمالی دنیا اور چھ ماہ جنوبی دنیا میں گزارتا ہے۔ جب سورج خطِ استواء (Equator) سے شمال میں آتا ہے تو شمالی دنیا کے دن بڑے ہوتے ہیں۔ اب جس مقام کا ”عَرْضِ شمالی“ جتنا بڑا ہوگا اس کا دن بھی اتنا ہی بڑا ہوگا۔ اور ان چھ ماہ میں دوسری طرف جنوبی دنیا میں جس کا ”عَرْضِ جنوبی“ جتنا بڑا ہوگا اس کی

رات اتنی بڑی ہوگی اور دن اتنا چھوٹا ہوگا۔
 اب چھ ماہ کے بعد جب سورج جنوبی دنیا میں آئے گا تو ذکر کردہ معاملہ کا عکس ہوگا
 یعنی عرض جنوبی جس کا جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی دن بڑا اور رات چھوٹی ہوگی۔ اور ان
 چھ ماہ میں شمالی دنیا میں جس مقام کا عرض جتنا زیادہ ہوگا اتنا دن چھوٹا اور رات بڑی
 ہوگی۔

سردیاں اور گرمیاں کیسے آتی ہیں؟

سوال: سردیاں اور گرمیاں کیسے آتی ہیں؟

جواب: 21 مارچ سے 23 ستمبر تک سورج شمالی دنیا میں ہوتا ہے اور 23 ستمبر سے 21 مارچ
 کے دوران سورج جنوبی دنیا میں۔ سورج جب خطِ استواء سے شمال میں ہوتا ہے تو
 شمالی دنیا (بشمول انڈیا) کے لیے موسم گرما ہوگا اور جنوبی دنیا والوں کے لیے موسم
 سرما۔

اسی طرح سورج جب خطِ استواء سے جنوب میں ہوتا ہے تو شمالی دنیا (بشمول انڈیا)
 والوں کے لیے سردی کا موسم ہوگا اور جنوبی دنیا والوں کے لیے گرمی کا۔

چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات؟

سوال: چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات کہاں اور کیوں ہوتی ہے؟

جواب: دنیا کے جن مقامات کے ”عَرْضِ بَلَد“ اور ”میلِ شَمْس“ کو آپس میں جمع کرنے
 پر جواب ”90“ یا اس سے زیادہ آجائے تو وہاں پر مسلسل دن یا مسلسل رات کا

سلسلہ ہو گا۔ اب اگر ”عَرْضِ بَلَد“ اور ”میلِ شَمْس“ میں سے کوئی ایک شمالی اور دوسرا جنوبی ہو تو پھر مسلسل رات کا سلسلہ ہو گا۔ اور اگر دونوں شمالی یا دونوں جنوبی ہوں تو پھر مسلسل دن کا سلسلہ ہو گا۔

”66°34'“ یا اس سے زائد عرضِ بلاد پر کہیں ہفتے دو ہفتے تو کہیں مہینے دو مہینے کے لیے ایسا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ عینِ قُطْبِ شمالی (North Pole) اور عینِ قُطْبِ جنوبی (South Pole) پر چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے۔ جب سورج 21 مارچ کو حَطِّ اِسْتِواءِ پر آتا ہے تو ”قُطْبِ شمالی“ پر مسلسل دن اور ”قُطْبِ جنوبی“ پر مسلسل رات کا آغاز ہو جاتا ہے اور چھ مہینے بعد ”23“ ستمبر کو سورج جب دوبارہ حَطِّ اِسْتِواءِ پر آتا ہے تو ”قُطْبِ شمالی“ پر مسلسل رات اور ”قُطْبِ جنوبی“ پر مسلسل دن کا آغاز ہو جاتا ہے۔

یوں جب ”قُطْبِ شمالی“ میں دن ہوتا ہے تو ”قُطْبِ جنوبی“ پر رات اور جب ”قُطْبِ جنوبی“ پر دن ہوتا ہے تو ”قُطْبِ شمالی“ پر رات۔

دو شہروں کے اوقات میں فرق؟

سوال: ایک شہر کے اوقات کا دوسرے شہر کے اوقات سے فرق کیسے ہوتا ہے؟

جواب: اگر دو شہروں کا ”عَرْضِ بَلَد“ یکساں ہو (جیسے لکھنؤ اور جمے پور) تو دونوں شہروں کے اوقات میں فرق یکساں ہو گا۔ ”شرقی شہر لکھنؤ“ میں اوقات ”غربی شہر جمے پور“ سے جلد تر ہوں گے۔

اور اگر دو شہروں کا ”طول“ یکساں ہو (جیسے بریلی شریف و نینی تال) تو فرق صرف ”موسم سرما و موسم گرما“ میں ہوگا۔ شمالی شہر ”نینی تال“ میں جنوبی شہر ”بریلی شریف“ کے مقابلے میں موسم گرما میں ”اوقاتِ صبح“ جلد تر اور ”اوقاتِ شام“ بعد تر ہوں گے جبکہ موسم سرما میں ”اوقاتِ صبح“ بعد تر اور ”اوقاتِ شام“ جلد تر ہوں گے۔

اگر دو شہروں کے ”عَرْض و طُول“ دونوں ہی مختلف ہوں (جیسے ممبئی اور اجمیر شریف) تو دونوں طرح کا فرق ہوگا۔

مالی گھڑی کہاں ہے؟

سوال: عالمی گھڑی کیا چیز ہے اور یہ کہاں واقع ہے؟

جواب: گرین وچ لندن میں دنیا کی درست ترین گھڑی نصب کی گئی ہے اسے عالمی گھڑی کہا جاتا ہے جو سال میں نہایت معمولی یعنی فقط سیکنڈ کے 100 ویں حصے کا فرق دیتی ہے۔ ساری دنیا کی حکومتیں اسی گھڑی کو معیار بنا کر اپنے ملک کا معیاری وقت (Standard Time) مقرر کرتی ہیں۔

ملکوں کا معیاری وقت مختلف کیوں؟

سوال: ملکوں کا معیاری وقت ایک دوسرے سے مختلف کیوں ہوتا ہے؟

جواب: چونکہ دنیا کے سارے ممالک اپنا معیاری وقت گرین وچ (لندن) میں موجود عالمی گھڑی کو معیار بنا کر مقرر کرتے ہیں۔ اب جو ممالک گرین وچ سے مشرق کی جانب ہیں وہ گرین وچ کی گھڑی سے اپنی گھڑیاں آگے (Fast) کرتے ہیں اور جو مغرب

کی جانب ہیں وہ اپنی گھڑیاں پیچھے (Slow) کرتے ہیں جیسے انڈیا کی گھڑی گرین وچ سے ساڑھے پانچ گھنٹے آگے ہے کیونکہ انڈیا گرین وچ کے مشرق میں واقع ہے۔ گھڑیاں آگے پیچھے کرنے میں ہر حکومت اس بات کو پیش نظر رکھتی ہے کہ اس کے ملک میں تقریباً دن 12 بجے ہی زوال ہو۔

اکثر ممالک میں پورے ملک کے لیے ایک ہی گھڑی رائج ہوتی ہے لیکن بعض بڑے ممالک اپنے ملک کی مختلف ریاستوں کے لیے مختلف گھڑیاں رائج کرتے ہیں جیسے روس میں 11 مختلف قسم کی گھڑیاں رائج ہیں۔

رمضان المبارک کبھی سردیوں کبھی گرمیوں میں؟

سوال: رمضان المبارک کبھی سردیوں اور کبھی گرمیوں میں کیوں آتا ہے؟

جواب: رمضان المبارک ہو یا کوئی بھی اسلامی تہوار یہ موسم بدل بدل کر آتا ہے یعنی کبھی سردیوں میں اور کبھی گرمیوں میں۔ کیونکہ موسم کا تعلق شمس (سورج) سے ہے اور شمسی سال ہجری سال سے ”10.87“ دن بڑا ہوتا ہے، یوں اسلامی تہوار ہر سال ”10“ یا ”11“ دن جلد آجاتا ہے یعنی اگر اس سال رمضان شریف ”30“ دسمبر کو آیا تو اگلے سال ”20“ یا ”19“ دسمبر کو آئے گا۔ وَعَلَىٰ هَذَا الْقِيَاسِ۔ تقریباً 33 سالوں پر اس کا دور مکمل ہوگا یعنی 33 سالوں کے بعد رمضان شریف دوبارہ 30 دسمبر کے لگ بھگ آئے گا۔ (اس سوال کا تفصیلی جواب فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالہ سے صفحہ 157 پر گزر چکا ہے۔)

D.S.T

سوال: D.S.T سے کیا مراد ہے؟

جواب: D.S.T (Daylight-saving time) کا مخفف ہے یعنی دن کی روشنی سے وقت کو محفوظ کرنا۔ چونکہ سورج موسمِ گرما میں کچھ وقت پہلے طلوع ہو جاتا ہے لہذا بعض ممالک موسمِ گرما میں معیاری وقت ایک گھنٹہ آگے بڑھا دیتے ہیں تاکہ ملک میں کام کاروبار صبح ایک گھنٹہ پہلے کھل جائے اور شام ایک گھنٹہ پہلے بند ہو جائے، یوں سورج کی روشنی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔ اسے ہی ”D.S.T“ کہتے ہیں۔

صبح صادق اور صبح کاذب میں فرق؟

سوال: صبح صادق اور صبح کاذب میں کیا فرق ہے اور یہ کب ہوتی ہیں؟

جواب: صبح صادق سے پہلے مشرق کی جانب ایک روشنی ستون نما (شرقا غرباً) نظر آتی ہے یہ صبح کاذب ہے۔ اس کے بعد جب سورج افق سے ”18 درجے“ نیچے پہنچتا ہے تو ایک اور روشنی (شمالاً جنوباً) نظر آتی ہے جو دائیں بائیں اور اوپر پھیلتے ہوئے ”صبح کاذب“ کو گھیر لیتی ہے یہ ”صبح صادق“ ہے۔

نقشہ نظام الاوقات کیسے تیار ہوتے ہیں؟

سوال: مساجد میں آویزاں اوقاتِ نماز کے نقشے کن اصولوں کے تحت بنائے جاتے ہیں؟

جواب: نقشہ نظام الاوقات بنانے کے لئے اس شہر کا ”عروض و طول“ لے کر اوقات کا

استخراجِ شرعی اصول و ضوابط کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے نیز ضرورتاً شہر کا پھیلاؤ، اونچی عمارات اور سطحِ سمندر سے بلندی کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔

ایک شہر کے نقشے سے دوسرا تیار کرنا؟

سوال: کیا ایک شہر کے اوقاتِ نماز کے نقشے کو سامنے رکھ کر دوسرے شہر کے اوقات نکالے جاسکتے ہیں؟

جواب: اگر دونوں شہروں کا ”عرضِ بلد“ یکساں ہو تو منٹوں سیکنڈوں کا فرق دے کر ایک شہر سے دوسرے شہر کے اوقات نکالے جاسکتے ہیں ورنہ نہیں۔

کیا نقشہ نظامِ الاوقات دائمی ہو سکتا ہے؟

سوال: کیا نمازوں کے اوقات کے لئے دائمی کیلنڈر بن سکتا ہے؟

جواب: نمازوں کے اوقات میں ہر سال معمولی فرق آتا ہے لیکن یہ معمولی فرق ہر چار سال میں لپ ایئر کی بدولت کچھ نہ کچھ درست ہو جاتا ہے۔ البتہ سالہا سال گزرنے کے سبب اس میں مسلسل فرق پیدا ہوتا چلا جاتا ہے، اس لیے دائمی کیلنڈر بنانا درست نہیں۔ شعبہ اوقات الصلاة (دعوتِ اسلامی) عموماً 26 سالوں کے لیے نقشہ نظامِ الاوقات شرعی احتیاط مد نظر رکھتے ہوئے تیار کرتا ہے۔

کمپاس کیسے کام کرتا ہے؟

سوال: کمپاس کیسے کام کرتا ہے؟

جواب: کمپاس میں مقناطیس ہوتا ہے اور کمپاس کی رنگین سوئی ہمیشہ ”مقناطیسی شمال“ کی

طرف ہی اپنا رخ کرتی ہے۔ یوں اس کی مدد سے دیگر سمتوں کے ساتھ ساتھ ”سمتِ قبلہ“ بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

بغیر کمپاس سمت کیسے معلوم کریں؟

سوال: بغیر کمپاس مشرق و مغرب کیسے معلوم کئے جاتے ہیں؟

جواب: اگر ”نصف النہار“ کے درست وقت پر کسی عمودی (Vertical) چیز کے سائے پر نشان لگا لیا جائے تو وہ خط ہمیشہ شمالاً جنوباً ہو گا۔ اس پر عمود لے کر مشرق و مغرب کا خط معلوم کیا جاسکتا ہے۔

سمتِ قبلہ کیسے معلوم کریں؟

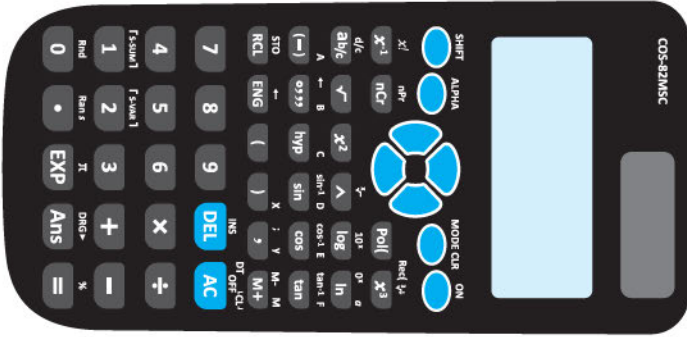
سوال: دنیا کے کسی بھی شہر کے لیے سمتِ قبلہ کیسے معلوم کریں؟

جواب: دنیا بھر کے کسی بھی مقام کے لئے سمتِ قبلہ معلوم کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اُس جگہ کا ”عَرْض و طُول“ معلوم کر لیا جائے اور پھر سمتِ قبلہ کا مکمل فارمولا استعمال کیا جائے تو اس مقام کا سمتِ قبلہ حاصل ہو جائے گا۔ چاہے وہ مقام میدانی ہو، سمندری ہو یا پہاڑی۔ (مکمل تفصیل باب ”سمتِ قبلہ“ سے دیکھی جاسکتی ہے۔)



باب: 10

سائنٹفک کیلکولیٹر (Scientific Calculator) کے استعمال کا طریقہ



سائنٹفک کیلکولیٹر (Scientific Calculator) کے ذریعے اوقات نکالنا انتہائی

آسان ہے لیکن اس کے لیے کیلکولیٹر کے استعمال کا درست طریقہ آنا چاہیے۔ اس باب میں ہم نقشہ جات کی مدد سے اس کے استعمال کا طریقہ سکھائیں گے۔

یہ بات تو آپ جان چکے کہ بڑے فارمولے میں ”عرض و میل“ وغیرہ ایک سے زائد بار آتا ہے۔ اب ہر بار پورا ”عرض یا میل“ وغیرہ لکھنے میں دشواری بھی ہے اور غلطی کا

اندیشہ بھی۔ لہذا اس کا حل یہ ہے کہ عرض یا میل وغیرہ کی پہلے شارٹ کی (Short

Key) بنالی جائے اور پھر فارمولے میں اسے اپلائے کیا جائے۔

شارٹ کی (Short Key) بنانے کا طریقہ کیا ہوگا؟ آئیے! امجیر شریف کے

لیے یکم اپریل کے اوقات نکال کر اس کا طریقہ سیکھتے ہیں:

کیلکولیٹر میں سب سے پہلے ”A“ میں عرضِ بلد ... ”B“ میں میلِ شمس ...

”C“ میں بعدِ سمتی ... اور ”D“ میں معیاری زوال محفوظ کر لیجئے۔

(1) ... عرض بلد کو "A" میں اس طرح محفوظ کریں گے:

2	6	000	2	8	000	SHIFT	RCL	A	⇒	26°28' → A	26°28'0
---	---	-----	---	---	-----	-------	-----	---	---	------------	---------

(2) ... میل شمس کو "B" میں اس طرح محفوظ کریں گے:

4	000	5	0	000	SHIFT	RCL	B	⇒	4°50' → B	4°50'0
---	-----	---	---	-----	-------	-----	---	---	-----------	--------

(3) ... بعد سمتی کو "C" میں اس طرح محفوظ کریں گے:

1	0	8	000	SHIFT	RCL	C	⇒	108° → C	108°0'0
---	---	---	-----	-------	-----	---	---	----------	---------

(4) ... معیاری زوال کو "D" میں اس طرح محفوظ کریں گے:

1	2	000	3	000	4	5	000					
+	5	000	3	0	000	-	(12°3'45" + 5°3'	↕	000	12°3'45" + 5°3'	↕
7	4	000	3	8	000	÷	1	12.58694			12°35'13"	
5)	SHIFT	RCL	D								

نتیجہ:

معیاری زوال "12:35:13" حاصل ہوا۔

(5) ... اب صبح کا وقت اس طرح نکالیں گے:

$$\text{وقت صبح} = D - \text{Cos}^{-1} ((\cos C - \sin A \sin B) \div (\cos A \cos B)) \div 15$$

$$= 5:3:45.93$$

ALPHA	D	-	SHIFT	Cos	((Cos					
RCL	C	-	Sin	RCL	A	Sin	RCL	D - Cos⁻¹((Cos	↕	000	D - Cos⁻¹((Cos	↕
B)	÷	(Cos	RCL	A	Cos	5.062759686			5°3'45.93	
RCL	B))	÷	1	5	=					

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

جنوری								
تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال	تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال	تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال
1	-23°1'	12:03:19	11	-21°50'	12:07:43	21	-19°57'	12:11:09
2	-22°56'	12:03:48	12	-21°41'	12:08:06	22	-19°44'	12:11:26
3	-22°51'	12:04:16	13	-21°31'	12:08:29	23	-19°30'	12:11:42
4	-22°45'	12:04:43	14	-21°21'	12:08:52	24	-19°16'	12:11:57
5	-22°38'	12:05:10	15	-21°10'	12:09:13	25	-19°01'	12:12:12
6	-22°31'	12:05:37	16	-20°59'	12:09:34	26	-18°47'	12:12:25
7	-22°24'	12:06:03	17	-20°47'	12:09:55	27	-18°31'	12:12:38
8	-22°16'	12:06:29	18	-20°35'	12:10:14	28	-18°16'	12:12:50
9	-22°08'	12:06:54	19	-20°23'	12:10:33	29	-18°00'	12:13:02
10	-22°00'	12:07:19	20	-20°10'	12:10:52	30	-17°44'	12:13:12
			31	-17°27'	12:13:22			

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

فروری								
تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال	تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال	تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال
1	-17°10'	12:13:30	11	-14°06'	12:14:13	21	-10°39'	12:13:39
2	-16°53'	12:13:38	12	-13°47'	12:14:13	22	-10°17'	12:13:32
3	-16°36'	12:13:45	13	-13°27'	12:14:12	23	-09°55'	12:13:25
4	-16°18'	12:13:52	14	-13°06'	12:14:10	24	-09°33'	12:13:16
5	-16°00'	12:13:57	15	-12°46'	12:14:08	25	-09°11'	12:13:08
6	-15°42'	12:14:02	16	-12°25'	12:14:05	26	-08°49'	12:12:58
7	-15°23'	12:14:05	17	-12°04'	12:14:01	27	-08°26'	12:12:48
8	-15°04'	12:14:08	18	-11°43'	12:13:57	28	-08°04'	12:12:37
9	-14°45'	12:14:11	19	-11°22'	12:13:51	29	-07°41'	12:12:26
10	-14°26'	12:14:12	20	-11°01'	12:13:46			

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

مارچ								
بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ
12:07:02	00°32'	21	12:09:53	-03°25'	11	12:12:15	-07°18'	1
12:06:44	00°56'	22	12:09:37	-03°02'	12	12:12:02	-06°55'	2
12:06:26	01°19'	23	12:09:21	-02°38'	13	12:11:50	-06°32'	3
12:06:08	01°43'	24	12:09:04	-02°14'	14	12:11:37	-06°09'	4
12:05:50	02°06'	25	12:08:47	-01°51'	15	12:11:23	-05°46'	5
12:05:32	02°30'	26	12:08:30	-01°27'	16	12:11:09	-05°23'	6
12:05:14	02°53'	27	12:08:13	-01°03'	17	12:10:55	-04°59'	7
12:04:56	03°17'	28	12:07:55	-00°39'	18	12:10:40	-04°36'	8
12:04:38	03°40'	29	12:07:38	-00°16'	19	12:10:25	-04°12'	9
12:04:20	04°04'	30	12:07:20	00°08'	20	12:10:09	-03°49'	10
			12:04:03	04°27'	31			

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

اپریل								
بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ
11:58:38	12°07'	21	12:00:56	08°35'	11	12:03:45	04°50'	1
11:58:26	12°27'	22	12:00:40	08°57'	12	12:03:27	05°13'	2
11:58:15	12°47'	23	12:00:25	09°19'	13	12:03:09	05°36'	3
11:58:04	13°07'	24	12:00:10	09°41'	14	12:02:52	05°59'	4
11:57:54	13°26'	25	11:59:56	10°02'	15	12:02:35	06°21'	5
11:57:45	13°45'	26	11:59:42	10°23'	16	12:02:18	06°44'	6
11:57:35	14°04'	27	11:59:28	10°44'	17	12:02:01	07°07'	7
11:57:27	14°23'	28	11:59:15	11°05'	18	12:01:44	07°29'	8
11:57:19	14°42'	29	11:59:02	11°26'	19	12:01:28	07°51'	9
11:57:11	15°00'	30	11:58:50	11°46'	20	12:01:12	08°13'	10

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

مئی								
بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ
11:56:38	20°20'	21	11:56:22	18°04'	11	11:57:04	15°18'	1
11:56:43	20°32'	22	11:56:21	18°19'	12	11:56:57	15°36'	2
11:56:48	20°43'	23	11:56:21	18°34'	13	11:56:51	15°54'	3
11:56:54	20°54'	24	11:56:21	18°48'	14	11:56:46	16°11'	4
11:57:00	21°05'	25	11:56:22	19°02'	15	11:56:40	16°28'	5
11:57:07	21°15'	26	11:56:23	19°16'	16	11:56:36	16°45'	6
11:57:14	21°25'	27	11:56:25	19°30'	17	11:56:32	17°01'	7
11:57:21	21°35'	28	11:56:28	19°43'	18	11:56:29	17°17'	8
11:57:29	21°44'	29	11:56:31	19°56'	19	11:56:26	17°33'	9
11:57:38	21°53'	30	11:56:34	20°08'	20	11:56:24	17°49'	10
			11:57:47	22°01'	31			

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

جون								
بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ
12:01:55	23°26'	21	11:59:45	23°08'	11	11:57:56	22°09'	1
12:02:08	23°26'	22	11:59:58	23°12'	12	11:58:05	22°17'	2
12:02:21	23°25'	23	12:00:10	23°15'	13	11:58:15	22°24'	3
12:02:34	23°24'	24	12:00:23	23°18'	14	11:58:26	22°31'	4
12:02:46	23°22'	25	12:00:36	23°20'	15	11:58:36	22°37'	5
12:02:59	23°20'	26	12:00:49	23°22'	16	11:58:47	22°44'	6
12:03:11	23°17'	27	12:01:02	23°24'	17	11:58:58	22°49'	7
12:03:24	23°14'	28	12:01:15	23°25'	18	11:59:10	22°55'	8
12:03:36	23°11'	29	12:01:28	23°26'	19	11:59:21	22°59'	9
12:03:47	23°07'	30	12:01:41	23°26'	20	11:59:33	23°04'	10

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

جولائی								
بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ
12:06:27	20°19'	21	12:05:35	22°00'	11	12:03:59	23°03'	1
12:06:30	20°07'	22	12:05:43	21°52'	12	12:04:10	22°59'	2
12:06:31	19°55'	23	12:05:50	21°43'	13	12:04:21	22°54'	3
12:06:33	19°42'	24	12:05:56	21°34'	14	12:04:32	22°48'	4
12:06:33	19°29'	25	12:06:02	21°24'	15	12:04:42	22°43'	5
12:06:33	19°16'	26	12:06:08	21°14'	16	12:04:52	22°36'	6
12:06:32	19°02'	27	12:06:13	21°04'	17	12:05:01	22°30'	7
12:06:31	18°48'	28	12:06:17	20°53'	18	12:05:10	22°23'	8
12:06:29	18°34'	29	12:06:21	20°42'	19	12:05:19	22°16'	9
12:06:26	18°19'	30	12:06:25	20°31'	20	12:05:27	22°08'	10
			12:06:23	18°05'	31			

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

اگست								
تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال	تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال	تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال
1	17°49'	12:06:19	11	15°03'	12:05:07	21	11°52'	12:03:02
2	17°34'	12:06:14	12	14°44'	12:04:57	22	11°31'	12:02:46
3	17°18'	12:06:09	13	14°26'	12:04:46	23	11°11'	12:02:31
4	17°02'	12:06:04	14	14°08'	12:04:35	24	10°51'	12:02:14
5	16°46'	12:05:57	15	13°49'	12:04:23	25	10°30'	12:01:58
6	16°29'	12:05:50	16	13°30'	12:04:11	26	10°09'	12:01:41
7	16°12'	12:05:43	17	13°11'	12:03:58	27	09°48'	12:01:23
8	15°55'	12:05:35	18	12°51'	12:03:45	28	09°27'	12:01:06
9	15°38'	12:05:26	19	12°32'	12:03:31	29	09°05'	12:00:47
10	15°20'	12:05:17	20	12°12'	12:03:16	30	08°44'	12:00:29
			31	08°22'	12:00:10			

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

ستمبر								
بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ
11:52:54	00°25'	21	11:56:27	04°16'	11	11:59:51	08°00'	1
11:52:33	00°02'	22	11:56:06	03°53'	12	11:59:31	07°38'	2
11:52:12	-00°22'	23	11:55:44	03°31'	13	11:59:12	07°16'	3
11:51:51	-00°45'	24	11:55:23	03°07'	14	11:58:52	06°54'	4
11:51:30	-01°09'	25	11:55:02	02°44'	15	11:58:32	06°32'	5
11:51:10	-01°32'	26	11:54:40	02°21'	16	11:58:11	06°10'	6
11:50:49	-01°55'	27	11:54:19	01°58'	17	11:57:51	05°47'	7
11:50:29	-02°19'	28	11:53:58	01°35'	18	11:57:30	05°25'	8
11:50:09	-02°42'	29	11:53:36	01°12'	19	11:57:09	05°02'	9
11:49:49	-03°05'	30	11:53:15	00°48'	20	11:56:48	04°39'	10

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

اکتوبر								
تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال	تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال	تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال
1	-03°29'	11:49:30	11	-07°18'	11:46:36	21	-10°58'	11:44:33
2	-03°52'	11:49:11	12	-07°40'	11:46:21	22	-11°19'	11:44:24
3	-04°15'	11:48:52	13	-08°03'	11:46:07	23	-11°40'	11:44:16
4	-04°38'	11:48:34	14	-08°25'	11:45:53	24	-12°00'	11:44:08
5	-05°01'	11:48:16	15	-08°47'	11:45:40	25	-12°21'	11:44:01
6	-05°24'	11:47:58	16	-09°09'	11:45:27	26	-12°42'	11:43:55
7	-05°47'	11:47:41	17	-09°31'	11:45:15	27	-13°02'	11:43:50
8	-06°10'	11:47:24	18	-09°53'	11:45:04	28	-13°22'	11:43:45
9	-06°33'	11:47:07	19	-10°15'	11:44:53	29	-13°42'	11:43:41
10	-06°55'	11:46:51	20	-10°36'	11:44:43	30	-14°01'	11:43:38
			31	-14°21'	11:43:35			

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

نومبر								
بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ	بلدی زوال	میلِ شمس	تاریخ
11:45:59	-20°04'	21	11:44:04	-17°37'	11	11:43:34	-14°40'	1
11:46:14	-20°17'	22	11:44:11	-17°53'	12	11:43:33	-14°59'	2
11:46:31	-20°30'	23	11:44:20	-18°09'	13	11:43:33	-15°17'	3
11:46:49	-20°42'	24	11:44:29	-18°25'	14	11:43:34	-15°36'	4
11:47:07	-20°53'	25	11:44:40	-18°40'	15	11:43:35	-15°54'	5
11:47:26	-21°04'	26	11:44:51	-18°55'	16	11:43:38	-16°12'	6
11:47:45	-21°15'	27	11:45:03	-19°10'	17	11:43:41	-16°29'	7
11:48:06	-21°26'	28	11:45:15	-19°24'	18	11:43:46	-16°47'	8
11:48:27	-21°36'	29	11:45:29	-19°38'	19	11:43:51	-17°04'	9
11:48:49	-21°45'	30	11:45:43	-19°51'	20	11:43:57	-17°21'	10

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

دسمبر								
تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال	تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال	تاریخ	میلِ شمس	بلدی زوال
1	-21°55'	11:49:11	11	-23°03'	11:53:26	21	-23°26'	11:58:18
2	-22°04'	11:49:34	12	-23°08'	11:53:54	22	-23°26'	11:58:48
3	-22°12'	11:49:58	13	-23°12'	11:54:23	23	-23°25'	11:59:18
4	-22°20'	11:50:22	14	-23°15'	11:54:51	24	-23°24'	11:59:48
5	-22°27'	11:50:47	15	-23°18'	11:55:20	25	-23°22'	12:00:17
6	-22°34'	11:51:12	16	-23°21'	11:55:50	26	-23°20'	12:00:47
7	-22°41'	11:51:38	17	-23°23'	11:56:19	27	-23°18'	12:01:16
8	-22°47'	11:52:04	18	-23°24'	11:56:49	28	-23°14'	12:01:46
9	-22°53'	11:52:31	19	-23°25'	11:57:18	29	-23°11'	12:02:15
10	-22°58'	11:52:58	20	-23°26'	11:57:48	30	-23°07'	12:02:43
			31	-23°02'	12:03:12			

انڈیا کے چند شہروں کے عرض و طول

شہر کا نام	عرضِ بلد Latitude	طولِ بلد Longitude	شہر کا نام	عرضِ بلد Latitude	طولِ بلد Longitude
Agra	27° 11'	78° 1'	Asansol	23° 41'	86° 58'
Ahmadnagar	19° 05'	74° 44'	Aurangabad	19° 53'	75° 19'
Ahmedabad	23° 02'	72° 35'	Bangalore	12° 58'	77° 36'
Ajmer	26° 28'	74° 38'	Barasat	22° 14'	88° 27'
Aligarh	27° 53'	78° 5'	Bareilly	28° 21'	79° 27'
Alipur	28° 47'	77° 7'	Ballari	15° 09'	76° 55'
Allahabad	25° 27'	81° 50'	Bhagalpur	25° 15'	87° 01'
Almora	29° 36'	79° 40'	Bharatpur	27° 13'	77° 29'
Alwar	27° 34'	76° 37'	Bhayandar	19° 18'	72° 51'
Ambala	30° 23'	76° 46'	Bhilwara	25° 21'	74° 38'
Amritsar	31° 37'	74° 51'	Bhiwandi	19° 18'	73° 04'
Anantapur	14° 41'	77° 36'	Bhopal	23° 15'	77° 25'

انڈیا کے چند شہروں کے عرض و طول

شہر کا نام	عرض بلد Latitude	طول بلد Longitude	شہر کا نام	عرض بلد Latitude	طول بلد Longitude
Bhuj	23° 15'	69° 49'	Etawah	26° 47'	79° 01'
Bihar Sharif	25° 12'	85° 30'	Faridabad	28° 26'	77° 19'
Bikaner	28° 01'	73° 19'	Firozabad	27° 09'	78° 24'
Bilaspur	22° 09'	82° 01'	Faizabad	26° 45'	82° 10'
Brahmapur	19° 19'	84° 48'	Gaya	24° 45'	85° 01'
Budaun	28° 02'	79° 05'	Ghandinagar	23° 13'	72° 41'
Burhanpur	21° 18'	76° 08'	Ghaziabad	28° 40'	77° 25'
Chandrapura	24° 53'	79° 37'	Godhra	22° 47'	73° 37'
Chandigarh	30° 44'	76° 47'	Gorakhpur	26° 46'	83° 22'
Chennai	13° 05'	80° 17'	Gwalior	26° 13'	78° 12'
Chittoor	13° 12'	79° 07'	Handwara	34° 24'	74° 17'
Deo	24° 39'	84° 26'	Hassan	13° 00'	76° 06'

انڈیا کے چند شہروں کے عرض و طول

شہر کا نام	عرض بلد Latitude	طول بلد Longitude	شہر کا نام	عرض بلد Latitude	طول بلد Longitude
Hisar	29° 09'	75° 44'	Jhansi	25° 27'	78° 34'
Hoshiarpur	31° 31'	75° 54'	Jodhpur	26° 18'	73° 01'
Hyderabad	17° 22'	78° 28'	Kichhauchha	26° 25'	82° 45'
Indore	22° 43'	75° 51'	Kanpur	26° 27'	80° 20'
Ingraj Bazar	25° 00'	88° 09'	Karimnagar	18° 26'	79° 09'
Jabalpur	23° 10'	79° 56'	Kharagpur	22° 20'	87° 19'
Jaipur	26° 55'	75° 52'	Kochi	09° 58'	76° 17'
Jalandhar	31° 20'	75° 35'	Kolhapur	16° 42'	74° 14'
Jalgaon	21° 01'	75° 34'	Kolkata	22° 32'	88° 20'
Jammu	32° 44'	74° 51'	Kota	25° 11'	75° 50'
Jamshedpur	22° 48'	86° 11'	Lucknow	26° 51'	80° 57'
Jaunpur	25° 44'	82° 41'	Ludhiana	30° 54'	75° 51'

انڈیا کے چند شہروں کے عرض و طول

شہر کا نام	عرض بلد Latitude	طول بلد Longitude	شہر کا نام	عرض بلد Latitude	طول بلد Longitude
Madanapalle	13° 33'	78° 30'	Mysuru	12° 19'	76° 39'
Madurai	09° 55'	78° 07'	Nagpur	21° 09'	79° 05'
Mahbubnagar	16° 44'	77° 59'	Naini Tal	29° 24'	79° 27'
Malegaon	20° 33'	74° 33'	Nalgonda	17° 03'	79° 16'
Mangaluru	12° 52'	74° 53'	Nashik	20° 00'	73° 47'
Meerut	28° 59'	77° 42'	Navsari	20° 51'	72° 55'
Mirza Pur	25° 09'	82° 35'	Nellore	14° 26'	79° 58'
Mongir	25° 23'	86° 30'	New Delhi	28° 37'	77° 13'
Moradabad	28° 50'	78° 45'	Nizamabad	18° 40'	78° 06'
Mumbai	18° 58'	72° 50'	Osmanabad	18° 10'	76° 03'
Muzaffarnagar	29° 28'	77° 42'	Pali	25° 46'	73° 19'
Muzaffarpur	26° 07'	85° 23'	Panipat	29° 24'	76° 58'

انڈیا کے چند شہروں کے عرض و طول

شہر کا نام	عرض بلد Latitude	طول بلد Longitude	شہر کا نام	عرض بلد Latitude	طول بلد Longitude
Parbhani	19° 16'	76° 46'	Salem	11° 39'	78° 10'
Pathankot	32° 16'	75° 39'	Sambhal	28° 35'	78° 33'
Patna	25° 37'	85° 08'	Santipur	23° 15'	88° 26'
Pilibhit	28° 38'	79° 49'	Shimla	31° 06'	77° 10'
Porbandar	21° 39'	69° 36'	Sitapur	27° 38'	80° 45'
Pune	18° 31'	73° 51'	Srinagar	34° 05'	74° 48'
Puri	19° 48'	85° 49'	Surat	21° 10'	72° 50'
Raiganj	25° 37'	88° 07'	Thanjavur	10° 48'	79° 09'
Raipur	21° 14'	81° 38'	Tezu	27° 56'	96° 09'
Rajkot	22° 18'	70° 48'	Thane	19° 10'	72° 58'
Rampur	28° 49'	79° 02'	Titagarh	22° 44'	88° 22'
Ratlam	23° 19'	75° 04'	Udaipur	24° 35'	73° 41'
Rohtak	28° 54'	76° 34'	Vikarabad	17° 19'	77° 54'
Saharanpur	29° 58'	77° 33'	Warangal	17° 59'	79° 36'

دنیا کے چند شہروں کے عرض و طول

نمبر شمار	ملک Country	شہر City	عرض بلد Latitude	طول بلد Longitude	معیاری گھڑی Standard Time
1	Afghanistan	kabul	34°28'N	69°11'E	4:30
2	Argentina	Buenos Aires	36°30'S	60°00'W	-3
3	Australia	Canberra	35°15'S	149°08'E	10
4	Austria	Vienna	48°12'N	16°22'E	1
4	Azerbaijan	Baku	40°29'N	49°56'E	4
6	Bahrain	Manama	26°10'N	50°30'E	3
7	Bangladesh	Dhaka	23°43'N	90°26'E	6
8	Botswana	Gabron	24°45'S	25°57'E	2
9	Brazil	Brasilia	15°47'S	47°55'W	-3
10	Brunei	Bandar Seri	04°52'N	115°00'E	8
11	Bulgaria	Sophia	42°45'N	23°20'E	2
12	Canada	Ottawa	45°27'N	75°42'W	-5
13	China	Beijing	39°55'N	116°20'E	8
14	Denmark	Copenhagen	55°41'N	12°34'E	1

دنیا کے چند شہروں کے عرض و طول

نمبر شمار	ملک Country	شہر City	عرضِ بلد Latitude	طولِ بلد Longitude	معیاری گھڑی Standard Time
15	Egypt	Cairo	30°01'N	31°14'E	2
16	Fiji	Suva	18°06'S	178°30'E	12
17	France	Paris	48°50'N	02°20'E	1
18	Germany	Berlin	52°30'N	13°25'E	1
19	Greece	Athens	37°58'N	23°56'E	2
20	Indonesia	Jakarta	06°09'S	106°49'E	7
21	Iran	Tehran	35°44'N	51°30'E	3:30
22	Iraq	Baghdad	33°20'N	44°24'E	3
23	Japan	Tokyo	35°39'N	139°50'E	9
24	Kenya	Nairobi	01°17'S	36°48'E	3
25	Korea	Seoul	37°31'N	126°58'E	9
26	Kuwait	Kuwait	29°30'N	48°00'E	3
27	Mexico	Mexico	19°20'N	99°10'W	-6
28	Morocco	Marrakesh	31°38'N	08°00'W	1

دنیا کے چند شہروں کے عرض و طول

نمبر شمار	ملک Country	شہر City	عرض بلد Latitude	طول بلد Longitude	معیاری گھڑی Standard Time
29	Mozambique	Maputo	25°58'S	32°32'E	2
30	New Zealand	Auckland	36°51'S	174°46'E	12
31	New Zealand	Wellington	41°19'S	174°46'E	12
32	Norway	Oslo	59°55'N	10°45'E	1
33	Oman	Muscat	23°37'N	58°36'E	4
34	Pakistan	Islamabad	33°43'N	73°05'E	5
35	Pakistan	Karachi	24°54'N	67°04'E	5
36	Pakistan	Lahore	31°34'N	74°19'E	5
37	Philippines	Manila	14°40'N	121°03'E	8
38	Qatar	Doha	25°15'N	51°35'E	3
39	Romania	Bucharest	44°27'N	26°10'E	2
40	Russia	Moscow	55°45'N	37°35'E	3
41	Saudia Arabia	Makkah	21°25'N	39°50'E	3
42	Saudia Arabia	Madina	24°28'N	39°37'E	3

دنیا کے چند شہروں کے عرض و طول

نمبر شمار	ملک Country	شہر City	عرض بلد Latitude	طول بلد Longitude	معیاری گھڑی Standard Time
43	Saudia Arabia	Riyadh	24°41'N	46°42'E	3
44	South Africa	Johannesburg	26°12'S	28°03'E	2
45	Spain	Madrid	40°25'N	03°45'W	1
46	Sri Lanka	Colombo	06°55'N	79°51'E	5:30
47	Sudan	Khartoum	15°31'N	32°35'E	2
48	Syria	Damascus	33°30'N	36°18'E	2
49	Tajikistan	Dushanbe	38°33'N	68°48'E	5
50	Thailand	Bangkok	13°45'N	100°35'E	7
51	Turkey	Ankara	39°57'N	32°54'E	3
52	Unite Kingdom	London	51°31'N	00°07'W	0
53	United States	Washington DC	39°41'N	77°02'W	-5
54	Uzbekistan	Tashkent	41°20'N	69°10'E	5
55	U.Arab Emirates	Abu Dhabi	24°28'N	54°22'E	4
56	Zimbabwe	Harare	17°43'S	31°02'E	2

جوابات

مشق: 2.1

(1)...	12:13 pm		(2)...	12:20:30 pm
(3)...	12:6:5.5 pm		(4)...	12:14:19 pm
(5)...	1:05 pm/13:05		(6)...	11:55 am
(7)...	12:21:59.99 pm		(8)...	12:27 pm
(9)...	12:7:37 pm		(10)...	12:4:30 pm

••••••••

•••••

•

مشق: 2.2

(1)...	12:32:40		(2)...	11:57:42
(3)...	11:39:26		(4)...	11:39:17
(5)...	12:21:35		(6)...	12:05:09
(7)...	12:26:23		(8)...	12:14:19
(9)...	12:07:32		(10)...	12:17:36
(11)...	11:46:21		(12)...	12:08:29
(13)...	26.65		(14)...	24.8947222
(15)...	23°15'54"		(16)...	51°19'32.16"

••••••••

•••••

•

مشق: 2.3

(1)...	09m 20s		(2)...	03m 48s
(3)...	38m 40s		(4)...	-31m 00s
(5)...	4m 20s		(6)...	-1h 12m 12s

••••••••

•••••

•

مشق: 3.1

(1)...	6:01:23.71 19:09:56.29		(2)...	6:08:51.65 17:55:38.35
(3)...	6:42:10.23 18:51:13.77		(4)...	6:07:08.36 18:13:07.64
(5)...	6:59:02.11 16:56:25.89		(6)...	6:05:48.99 19:0:51.01
(7)...	7:11:50.5 16:58:27.5		(8)...	6:1:18.34 20:41:23.66
(9)...	7:43:11.51 18:25:58.49		(10)...	6:12:12.75 18:22:43.25

••••••••

•••••

•

مشق: 3.2

	<p>7000 فٹ بلندی کے سبب طلوع تقریباً 6 منٹ 19.25 سیکنڈ قبل اور غروب 6 منٹ 19.25 سیکنڈ بعد ہو گا۔</p>	... (1)
	<p>382 میٹر بلندی کے سبب طلوع تقریباً 2 منٹ 31.2 سیکنڈ قبل اور غروب 2 منٹ 31.2 سیکنڈ بعد ہو گا۔</p>	... (2)

•••••

••••

•

مشق: 4.1

(1)...	4:12:26.48 20:00:23.52		(2)...	05:09:26.35 18:54:25.65
(3)...	4:46:18.03 20:22:09.97		(4)...	5:25:54.49 19:18:33.51
(5)...	3:35:15.11 21:30:36.89		(6)...	3:20:52.15 19:44:13.85
(7)...	1:00:12.96 24:40:37.04		(8)...	4:52:45.85 19:06:04.15
(9)...	5:13:58.42 19:16:51.58		(10)...	5:59:42.55 18:39:57.45

••••••••

•••••

•

مشق: 5.1

(1)...	10:55		(2)...	11:23:31.5
(3)...	11:31:13.4		(4)...	11:27:30
(5)...	12:02:30		(6)...	10:27:30

●●●●●●●●

●●●●●

●

مشق: 6.1

(1)...	15:34:52.06 16:55:05.7		(2)...	15:36:58.36 16:21:23.38
(3)...	14:18:35.44 15:11:01.57		(4)...	15:02:47.56 15:43:13.73
(5)...	15:35:54.27 16:34:28.48		(6)...	16:48:02.16 17:49:04.92
(7)...	15:12:09.37 15:57:04.08		(8)...	16:43:11.34 17:59:31.37
(9)...	15:16:56.73 16:33:36.33		(10)...	13:16:45.52 13:36:05.16
(11)...	15:32:10.36 16:43:28.41		(12)...	15:08:29.95 15:51:47.91

••••••••

•••••

•

مشق: 7.1

(1)...	9°25'55.79"S(W)	(2)...	08°13'56.30"N(W)
(3)...	70°06'34.48"S(W)	(4)...	86°12'51.83"S(E)
(5)...	01°51'03.48"S(W)	(6)...	29°00'19.03"S(E)
(7)...	32°50'12.47"N(E)	(8)...	25°8'12.21"N(W)
(9)...	46°1'42.22"S(E)	(10)...	15°41'43.95"N(W)
(11)...	22°34'56.61"N(W)	(12)...	72°32'5.75"N(E)
(13)...	12°14'16.19"N(E)	(14)...	43°22'47.84"N(E)
(15)...	13°38'1.8"S(W)	(16)...	45°47'40.78"S(W)

•••••

••••

•

مشق: 7.2

(1)...	110.48		(2)...	90.85
(3)...	248.9		(4)...	336.5
(5)...	82.6		(6)...	103.9

••••••••

•••••

•

کلماتِ تحسین

استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث علامہ حافظ عبدالستار سعیدی مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالَمَ
شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَامِدًا وَ مَصَلِّيًا وَ مُسَلِّمًا

خالق کائنات جلّ مجدہ الکریم نے مسلمانوں کو مختلف عبادات کا حکم فرمایا اور ان عبادات میں نماز کو سب سے اہم اور افضل عبادت قرار دے کر اسے بلا استثنا ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر فرض فرمایا۔

نص قرآنی کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے لیے اوقات مقرر ہیں اور آیات کریمہ میں اجمالی طور پر ان اوقات کا ذکر بھی ہے۔ ایک مقام پر یوں ارشاد ہوا: اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوٰكِ الشَّمْسِ اِلَى عَسَقِ الْاَيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط (پ ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۷۸) ”نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی تاریکی تک اور صبح کا قرآن۔“ اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے سورج کی روش کو معیار بنا کر نمازوں کے اوقات ارشاد فرمائے۔

اوقات نماز کا تفصیلی ذکر احیث مبارکہ میں ملتا ہے۔ انہیں احادیث میں سے ایک حدیث امامت جبرئیل علیہ السلام بھی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو دن امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کا شرف پایا، پہلے دن تمام نمازیں اوّل وقت میں پڑھائیں اور دوسرے دن تمام نمازیں آخری وقت میں، پھر عرض کی: انہیں دونوں وقتوں کے درمیان آپ کی امت کے لیے نماز کا وقت ہے۔

گزشتہ ادوار میں نمازوں کے اوقات جاننے کے لیے سورج کے طلوع وغروب اور اُس کی رفتار پر نظر رکھی جاتی تھی، مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ نئی نئی ایجادات رونما ہوتی گئیں اور اوقاتِ نماز جاننے کے طریقوں میں بھی جدت آتی گئی۔

علمائے کرام نے نماز اور روزہ کے اوقات جاننے کے لیے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اوقات کا استخراج کرنے کے لیے کچھ اصول و قواعد ایجاد کیے، جن کے مجموعہ کا نام ”علمِ توقیت“ رکھا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تحقیقات کا غازہ بخش کر اس علم شریف کے حسن کو بامِ عروج تک پہنچایا اور پھر علامہ مفتی ظفر الدین بہاری اور حضرت مفتی افضل حسین موگلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے اس فن میں تصنیفات فرما کر اسے جلوہٴ عروسی عطا فرمایا۔

اس علم کے قواعد کو سمجھنے کے لیے اعلیٰ درجہ کا ریاضی دان ہونا ضروری تھا، مگر کیلکولیٹر کی ایجاد نے ریاضی کی دشوار گزار راہوں کو بالکل آسان کر دیا۔ ہم کیلکولیٹر کی مدد سے اس فن کے قواعد کا آسانی اجرا کر سکتے ہیں۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ دعوتِ اسلامی شیخِ طریقت مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ کے زیرِ سایہ دیگر دسیوں شعبہ جات کے ساتھ ساتھ توقیت پر بھی کام کر رہی ہے اور اس کے لیے باقاعدہ طور پر ایک مجلس قائم ہے۔

زیرِ نظر کتاب ”نصابِ توقیت“ اس فن کے قواعد کا مجموعہ ہے، جن کا کیلکولیٹر کی مدد سے بہت آسانی کے ساتھ اجرا کیا جاسکتا ہے۔ محترم ابو کلیم و سیم احمد عطاری توقیتی

صاحب نے اس کتاب میں سلیس انداز اور سادہ الفاظ میں کیلکولیٹر کی مدد سے اوقات کے استخراج کے قواعد بیان کیے ہیں، ریاضی کا طالب علم اور فقط جمع و تفریق جاننے والا بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اللہ کریم دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات کو ترقی عطا فرمائے اور اس کتاب کے مصنف سمیت اس کی اشاعت میں کاوش کرنے والے تمام حضرات کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے اور نافع عام بنائے۔

آمین بجاہ سعید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ

وأصحابہ أجمعین

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

یکم محرم الحرام، ۱۴۴۳ھ / 10 اگست، 2021ء

کلماتِ تحسین

ماہر علمِ توقیت، شیخ الحدیث مفتی شمسُ الہدیٰ مصباحی مدظلہ العالی

استاذ الجامعۃ الاشرافیہ، مبارک پور یوپی انڈیا۔ مسؤل دارالافتا کنز الایمان، ہیک منڈوانک U.K

لک الحمد والشکریا للہ وعلیک الصلاۃ والسلام یا رسول اللہ

فنِ ہیئت و توقیت جو کئی احکام شریعت کے لیے موقوف علیہ کا درجہ رکھتا ہے جس کے واقف کار اور شہسوار دن بدن عقلاء مغرب کی حیثیت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ ایسے دور قحط الرجال میں محب مکرّم حضرت مولانا الفلکی و سیم احمد عطاری دام ظلہ العالی نے اس عظیم فن کے حصول کے میدان میں انتھک جدوجہد فرمائی اور کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئے اور ”مَنْ جَدَّ وَجَدَ“ کے صحیح مصداق بن کر عالمی پیمانہ پر اس عظیم فن کی ترویج و اشاعت میں سرگرم عمل ہیں۔ سیکڑوں علما و فضلا کو اس سے روشناس کرایا اور لاکھوں افراد کی مشکلات کو حل فرمایا۔ کتاب و سنت کی غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی پر خلوص سعی بلیغ کی برکت سے بے شمار لوگوں کی عبادتیں فساد و ضیاع سے محفوظ ہوئیں۔ کتاب ”نصابِ توقیت“ کے چند صفحات دیکھے دل کو کافی سکون میسر ہوا۔ جا بجا فیضانِ رضا کی بہاریں نظر آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کتاب کو قبولیتِ عامہ سے سرفراز فرمائے اور مصنف محترم مدظلہ العالی کو مزید حسنِ توفیق بخشے۔ امین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلاۃ و التسلیم

دعا گو جو: شمسُ الہدیٰ عفی عنہ

خادم الجامعۃ الاشرافیہ مبارک پور اعظم گڑھ انڈیا۔ مسؤل دارالافتا کنز الایمان، یو کے

۲۱ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ

تقریظِ جلیل

شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد ابراہیم قادری زید شرافہ
(جامعہ غوثیہ رضویہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیز محترم حضرت مولانا محمد وسیم توقیتی صاحب زیدہ مجدہ سالہا سال سے علمِ توقیت کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور بیشتر ممالک کے سینکڑوں مقامات کے نماز روزہ کے اوقاتِ صحیحہ کے نقشہ جات تیار کر کے امتِ مسلمہ کی نفع رسانی کا کام کر رہے ہیں۔ فیضانِ مدینہ میں باقاعدہ اس علم کی تدریس فرما رہے ہیں۔

جناب وسیم صاحب نے اس فن سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ”نصابِ توقیت“ کے نام سے دو حصوں میں کتاب تالیف فرمائی ہے۔ جس میں اس فن کے قواعدِ ضروریہ درج ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان قدس سرہ العزیز جو اپنے دور میں اس فن کے امام ہوئے ہیں کی کتب سے بہت استفادہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے قارئین کو نفع کثیر عطا فرمائے اور مؤلف موصوف کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین فقط

فقیر قادری رضوی محمد ابراہیم عنہ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ

15-08-21

تقریظِ جلیل

مصنف ”نوادر التوقیت“ اشرف الصالحا حضرت مفتی محمد نظام الدین مصباحی زید شرفہ
جامعہ غوثیہ رضویہ، بلیک برن برطانیہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين

وعلى اله واصحابه اجمعين

علمِ توقیت علمِ نحو و صرف کی طرح کوئی مستقل فن نہیں ہے بلکہ یہ چند فنون مثلاً
ہیئت، ہندسہ، علم الحساب، مثلث کروی اور لوگارٹم کے چند قاعدوں کا مجموعہ
مرکب ہے۔ علم توقیت کے ذریعے طلوع و غروبِ شمس و طلوع فجرِ صادق،
وقتِ عصر و عشاء و زوالِ شمس کے اوقات کا استخراج ہوتا ہے۔ امام علم و فن
حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: علم توقیت کے
ذریعہ استخراج اوقات کے کتنے قاعدے ہیں یہ تو صحیح طور پر نہیں کہا جاسکتا لیکن امام احمد
رضاقُدس سرہ اور ان کے تلمیذ حضرت ملک العلماء قدس سرہ کی کتب سے تین قواعد کا علم ہوا
ہے: ①... بذریعہ تعدیل النهار ②... بذریعہ زاویۃ قطبی ③... بذریعہ سهم۔ (مضمون علم
توقیت کا نقاب پوش ضابطہ)

قارئین! برصغیر میں امام اہل سنت قدس سرہ کو یہ شرف حاصل رہا کہ آپ نے اس
نایاب علم کو مردہ ہونے سے بچا لیا۔ پھر اس کو ضبطِ تحریر کر کے حضرت ملک العلماء قدس
سرہ نے اگلی نسلوں تک پہنچایا اور حضرت بحر العلوم سید مفتی افضل حسین قدس سرہ اور

خواجہ علم و فن قدس سرہا ان شخصیتوں نے اپنی اپنی در سگاہ میں کسی طرح زندہ رکھا اور جب کمپیوٹر کا زمانہ آیا تو ضرورت تھی کہ کوئی شخص اٹھے اور اس فن کو بھی اس جہت سے روشناس کرائے تو اللہ عزوجل نے انہی الکریم الشیخ مولانا وسیم احمد عطاری حفظہ کو چنا اور انہوں نے ہمارے بزرگوں کے اس فیضان کو خوب سے خوب عام کیا۔ اب یہ علمی فیضان ”نصابِ توقیت“ کے نام سے آپ حضرات کے سامنے ہے لہذا اس سے فائدہ اٹھائیے اور موصوف کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد کیجئے۔ اس احقر نے سرسری طور پر کتاب کو دیکھا واقعی یہ کتاب اس عنوان پر ایک خوبصورت اضافہ اور شراب کہنہ در جام نوکی عمدہ مثال ہے۔

اللہ عزوجل مؤلف موصوف کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر طویل عطا کرے۔

آمین

محمد نظام الدین المصباحی

جامعہ غوثیہ رضویہ، بلیک برن یو کے

تقریظِ جلیل

ماہر فلکیاتِ اناذ مولانا ابو عبید محمد شہزاد نقشبندی مدنی قدس سرہ العزیز
مدرس جامعۃ المدینہ

علمِ توقیت ”فلکیات“ کی ایک نوع ہے، جسے علمائے اسلام نے بغرضِ اختصار و افادۂ عام کے جُدا فن قرار دیا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب یہ علمِ انتہائی دُشوار ہی نہیں بلکہ ہفت خوان شمار کیا جاتا تھا، اس علم کے طالبین کی ہمتیں اس کی صعوبتیں برداشت نہ کر پانے کے باعث میانِ راہ ہی جو اب دے جاتی تھیں، اس کا سببِ اعظم مثلثِ مسطح و کروی کی اصطلاحاتِ مثلِ جیب، جیبِ التمام، ظل، ظلِ التمام، قاطع اور قاطعِ التمام وغیرہا نسبتوں کی مقادیر کو جداول سے لے کر قواعد کو حل کرنا تھا، جو موجودہ دور میں نہایت سہل ہو گیا ہے، جس قاعدے کو حل کرنے میں گھنٹوں لگ جاتے تھے، اب وہی قواعد سیکنڈوں میں حل ہوتے ہیں۔ نیز اُس وقت جداول کی قیمتیں خصوصاً ظل و ظم کی تخمینہ تھیں، مگر ایسی نہیں کہ منٹوں میں فرق پڑتا، یہ اس خیال کے تحت عرض کیا کہ کہیں ذہن میں یہ خلش نہ پیدا ہو کہ اعلیٰ حضرت کے دور میں حساب ناقابلِ اعتبار تھا۔ یاد رہے! دورِ حاضر میں اگرچہ حساب میں بیحد آسانی پیدا ہوئی ہے لیکن کیلکولیٹر سے محض حلِ قواعدِ فنِ توقیت نہیں۔ بلا مبالغہ اس فن میں مہارتِ تامہ برسہا برس کی ممارست کے بعد پیدا ہوتی ہے۔

فنِ توقیت کے تغیر کے لحاظ سے تین ازمنا گذرے ہیں۔ ایک قدیم علما کا جنہوں نے

اس فن کی عربی زبان میں کتب تحریر فرمائیں، دوسرا اعلیٰ حضرت کا دور ہے، جس میں آپ نے اُن علما کے محرر فن کو اپنی جودتِ طبع و خداداد صلاحیت سے اُردو و فارسی زبان میں ڈھالا اور جو خامیاں اُن قواعد میں تھیں، اپنی مہارتِ تامہ سے اُنہیں نہ صرف دُور کیا بلکہ خود بھی جدید قواعد ایجاد فرمائے۔ یہاں یہ بات ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جو صاحبِ فن عربی زبان میں لکھی گئی کتبِ توقیت پر نظر رکھتا ہے، وہ جانتا ہے کہ اعلیٰ حضرت سے قبل علمائے فن کی تحریر کردہ کتب میں سے اکثر میں معرفتِ اوقات کے جو طرق مذکور ہیں، وہ ربیع اور مجیب جیسے آلات کو سامنے رکھ کر بیان کیے گئے ہیں مگر قربان جاؤں اعلیٰ حضرت کی عظمت و شان کے کہ آپ نے اُن طرق کو لباسِ نو پہنا کر طالبینِ فن کے سامنے پیش فرمایا۔ تیسرا دور ہمارا ہے، جس میں اعلیٰ حضرت اور آپ کے خلفا کی کتبِ فن کو سمجھنا جب دُشوار ہو گیا تھا ماہرینِ فن سفرِ آخرت اختیار کر چکے تھے اور قریب تھا کہ یہ فن قدیم اصطلاحات پر مشتمل ہونے کے باعث بے اعتنائی کا شکار ہو جاتا تو اُس وقت ماہرِ توقیت، محسنِ اہل سنت، معزز و موقر، جناب عزت مآب مولانا ابو کلیم و سیم عطاری صاحب زید شرفہ نے اس فن کو لبادہٴ جدید میں لا کر اسے حیاتِ نو بخشی۔

فقیرِ عنی عنہ کو اس فن کے چند کلمات کی جو معرفت ہے اور اس فن میں جو کتابیں لکھی ہیں، جیسے علمِ توقیت، خلاصۃ التوقیت، نوادر التوقیت، یہ سب مولانا و سیم صاحب کی مرہونِ منت ہیں، اس لیے کہ ناچیز نے ابتدائی بارہ روزہ علمِ توقیت کو رس آپ سے ہی کیا تھا، پھر ہر قدم پر آپ کی شفقتیں ساتھ ساتھ رہیں۔ بلا مبالغہ آپ کے سیکڑوں شاگرد اکتافِ عالم میں پھیلے خدمتِ فن میں مصروفِ عمل ہیں۔ فقیر نے مولانا کو بہت

قریب سے دیکھا ہے، انتہائی منکسر المزاج، ہر دل عزیز، خوش گلو اور صاحبِ علم شخصیت ہیں۔

آپ کی کتاب موسوم بہ "نصابِ توقیت" انتہائی آسان اور درسی طرز کی کتاب ہے، اس کتاب کو سالہا سال کی تدریس کے بعد ضبطِ تحریر میں لایا گیا ہے، جس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ابتدائی طالبِ فن کیلئے یہ کس قدر سہل کتاب ہوگی۔
مولیٰ قدیر اپنے بے پایاں فضل و کرم سے موصوف کی مساعیِ جمیلہ کو شرفِ قبول بخشے!
آمین۔

بندۂ حقیر خادمِ فلکیات ابو عبید محمد شہزاد نقشبندی عفی عنہ

4 اگست 2021ء، بروز بدھ

تقریظِ جلیل

الدکتور محمد منور عتیق زید شرفہ

صدر المدرسین و خادماً العلوم الاسلامیۃ بالجامعۃ الاسلامیۃ سلطان باہو بر منگھم برطانیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اہل فن کے سینے معارف کے گنجینے ہوتے ہیں اور جب وہ اس عالم فانی سے رخصت ہو کر دائر البقاء کو زیرِ خاک پہنچتے ہیں تو ان کے بہت سے جواہر و اسرار بھی ان کے ساتھ نذرِ گل ہو جاتے ہیں۔ اس بات کا خوف تھا کہ علومِ نادرہ میں سے علمِ توقیت کے قواعد جو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے رہے اور کتبِ ہیئت میں رموز کے ساتھ لکھے جاتے کہیں یادِ ماضی نہ بن جائیں۔ اس علم کی حاجت تو اہل ایمان کو اپنی عبادات، معاملاتِ مالیہ اور احوالِ شخصیہ میں رہتی ہے مگر صدیوں سے اس کے سارے قواعد کی تحقیق و ترتیب بلکہ نفسِ قواعد کا وضع و ضبط اس طرح نہ ہو سکا جیسا کہ دوسرے علوم کا ہوا۔ اس علم کی تحصیل میں کافی محنت درکار ہوتی تھی۔ مختلف علوم مثلاً ہیئت، لوگارٹم، ہندسہ، حساب و مثلث کروی کے قواعد کی تحصیل کے ساتھ اسطرلاب و ربعِ مجیب کا عملی استعمال کرنا پڑتا تھا۔ اس میں طالبِ شائق کو مزید دشواری یہ ہوتی تھی کہ فن کو رموز و اسرار میں لکھا جاتا تھا اور وہ بغیر کسی حاذقِ استاذ کے محض کتاب کے مطالعے سے سمجھانہ جاسکتا تھا۔ ان باتوں کو محسوس کرتے ہوئے امامِ اہل سنت، مجددِ دین و ملت، محررِ علومِ نادرہ و محققِ فنونِ غریبہ سیدی امام احمد رضا فاضل و محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس فن کی طرف اپنی نظرِ کیمیاء التفات فرمائی اور اس کے کئی قواعد وضع فرمائے، کئی قواعد کی تنقیح و تشریح فرمائی، اسکی الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھایا اور اس فن کا باقاعدہ درس دیا۔ مقصد صرف اتنا

تھا کہ مسلمانانِ عالم اپنے دینی فرائض کو اچھے اور درست انداز میں نبھاسکیں۔

آپ کے خوشہ چینیوں میں سے جس ہستی نے سب سے زیادہ اس فن کا استفادہ واہتمام کیا اور فوائدِ رضا کو مندرس و قصہ ماضی ہونے سے بچالیا ان کا نام نامی علامہ ظفر الدین بہاری ہے جو ملک العلماء کے لقب سے مشہور ہوئے۔ انھوں نے اپنی گراں قدر تحریرات اور جوہر تدریس کے ذریعے اس فن کے قواعد کو جلا بخشی اور ایسے افراد تیار کئے جنہوں نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ بحر العلوم مفتی افضل حسین مونگیری، خواجہ علم و فن مظفر حسین رضوی اور قاضی شہید عالم رضوی وغیر ہم جیسی ممتاز ہستیوں نے اس علم کی تحصیل میں انتھک محنتیں کیں اور ملک العلماء کے بالواسطہ یا بلاواسطہ تلامذہ نے ان کے جوہر پاروں کو دل کی تختی پر محفوظ کر کے اگلی نسل تک پہنچایا۔

آج ہمارے ہاتھوں میں کمپوٹر، سائنسی کلکولیٹر، المنک، جی پی ایس (GPS) اور گوگل ارتھ (Google Earth) جیسے اسباب آچکے ہیں اور دنیا کی جدید ترین آلات سے مزین رصد گاہیں بھی موجود ہیں۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود اگر فنِ توفیق پھر بھی یادِ ماضی رہ جاتا تو کتنی افسوس کی بات ہوتی۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ عربی و اردو کے ان قواعد کو جدید انداز میں پیش کیا جائے تاکہ کالج اور یونیورسٹی سطح کے طلبہ بھی اس فن کو سمجھ سکیں۔

غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے فنِ توفیق کی اہمیت اور ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک مستقل مجلس تشکیل دی جو جدید ذرائع کے استعمال کے ساتھ اس فن کی حفاظت اور تسہیل و تدریس کے لئے مستعد ہوئی اور اساتذہ فن کے بکھرے موتیوں کے جمع کرنے میں مصروف ہو گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے ذریعے مسلمانانِ عالم کو لاکھوں مقامات کے درست اوقاتِ نماز و روزہ و سمتِ قبلہ وغیرہ جاننے کی بہترین سہولتیں میسر ہوئیں اور تشنگان

توقیت کے لئے ایک بازارِ فن سج گیا جہاں وہ سیراب ہونے کو اکنافِ ارض سے پہنچنا شروع ہو گئے۔

اس مجلس کے روحِ رواں محترمُ المقام حاجی و سیم احمد عطاری نفعَ اللہ بہ العباد والبلاد نے فنِ توقیت کی تحصیل پھر تدریس میں جہدِ مسلسل کی اور آج اس کا نتیجہ دنیا کے سامنے ہے۔ تنِ تنہا صحرائے تحقیق میں نکلنے والا شخص جب بزرگوں کی عنایات و نوازشات سے بہرہ مند ہوتا ہے تو اُنقِ قبول اس کے طلوع کا خیر مقدم کرتا ہے۔ بلاشبہ جوہرِ قابل کو جوہرِ شناسوں نے خوب نوازا۔ فقیر نے جو چار حرف اس فن کے سیکھے انہی کی شفقتوں کا ثمر ہے۔ ہمارے ہاتھوں میں موجود یہ کتاب لاجواب (نصابِ توقیت) انہی کی مخلص کاوشوں کی ایک کڑی ہے جو تشنگانِ فن کی سیرابی کا سامان اور ہمارے اسلاف کی تحقیقات کی امین اور عطرِ نچوڑ ہے۔

اس کتاب کے چند امتیازات یہ ہیں:

1. ابتدائے کتاب ہی سے اندازِ تفہیم نہایت عمدہ و سہل ہے کہ مبتدی و منتہی سب استفادہ کر سکتے ہیں۔
2. ضروری اصطلاحات کی تعریفات لکھی گئی ہیں۔
3. فن کے قواعد میں سے ان کو اختیار کیا گیا ہے جن سے صحیح استخراجِ اوقات سب سے آسان طریقے سے کیا جاسکے۔
4. یہ کتاب استخراجِ اوقات کے قدرِ معتد بہ قواعد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مختصر ہے اور مدخل کی حیثیت رکھتی ہے مگر نہایت مفید و آسان کہ تھوڑے وقت میں محنتی طالب علم میں تمرن و ممارست کے بعد استخراجِ اوقات کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بقدرِ ضرورت قواعد کو شاید اس سے آسان کرنا ممکن نہ ہو۔

5. اس میں مجید دین و ملت، شیخ الاسلام و المسلمین امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی تحقیقات کی روشنی میں قواعد کو بیان کیا گیا ہے۔
6. استخراجِ اوقات کے لئے کلکولیٹر اور کمپیوٹر کے استعمال کے طریقے بیان کئے گئے ہیں اور جدید انگریزی اصطلاحات کا استعمال کیا گیا ہے۔
7. استخراجِ اوقاتِ شمسِیہ کے ساتھ رویتِ ہلال اور سمتِ قبلہ کے قواعد کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔
8. سورج کو دیکھ کر گھڑی کا ٹائم درست کرنے کا ایک نادر قاعدہ بھی اس کتاب کا تحفہ خاص ہے جو پہلی بار مطالعہ سے گزرا۔ قارئین کو حیرت کی انتہاء ہوگی کہ ہمیں جس قاعدہ کے لئے سائنسی کلکولیٹر کی ضرورت ہے اسے امامِ اہلسنت علیہ الرحمۃ اپنی خداداد ذہنی صلاحیت سے حل کر لیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ یہ توفیق بخشے کہ جس فن کی حفاظت کے لئے اتنی محنتیں ہوئی اور اتنے دماغ خرچ ہوئے، اس کے مقصود و منہیاء کی حفاظت یعنی حقوقِ اللہ اور حقوقِ العباد کی صحیح اوقات میں ادائیگی کی اہمیت کا ہمیں احساس ہو اور اس میں ہم کامیاب ہو جائیں۔ الغرض مطلعِ فنِ توقیت پر اس کتاب کی ضوفشانی اس کی منہ بولتی دلیل ہے۔ خالقِ لیل و نهار کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مجلسِ توقیت کا برستا بادل سوکھی کھیتوں کو جل تھل کر تارے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

کتبہ الدكتور محمد منور عتیق

صدر المدرسین و خادم العلوم الاسلامیہ

بالجامعة الاسلامیة سلطان باہو برمنکھام بریطانیا

۲۲ اگست ۲۰۲۱

تقریظِ جلیل

عالم توقیت مفتی محمد جابر سعدی رضوی زید شرافہ
بانی و مہتمم: جامعہ غوثیہ رضویہ ایجوکیشنل ہب، ہوشنگ آباد، ایم پی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لولہیہ و الصلوٰۃ علی حبیبہ و آلہ وصحبہ اجمعین

زیر نظر کتاب "نصابِ توقیت" ماہر فلکیات حضرت اقدس مولانا محمد وسیم عطاری صاحب زید مجدہ السامی کی محنتِ شاقہ کا حسین مجموعہ ہے جس میں آپ نے فنِ توقیت کے قواعد بڑی خوش اسلوبی اور نہایت عمدگی سے مرتب فرمائے ہیں، کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت اقدس نے اس کتاب میں مباحثہ توقیتیہ کو صرف مبادیات اور فارمولوں کی حد تک محدود نہیں رکھا بلکہ حسبِ ضرورت قیمتی و گراں قدر مگر آسان تشریحات و توضیحات سے مزین بھی فرمایا ہے، یہ کتاب "علمِ توقیت" کے طالبین و شائقین کے لیے ایک عظیم تحفہ ہے، اس کتاب سے اصحابِ ذوق کو اپنا علمی سفر طے کرنے میں کافی مدد ملے گی۔

امام اہل سنت مجتہد دین و ملت امام احمد رضا قدس سرہ دیگر علوم و فنون کی طرح "فنِ توقیت" اور "فنِ تحدیدِ قبلہ" میں بھی نہ صرف مہارتِ تامہ اور اعلیٰ درجہ و کمال رکھتے تھے بلکہ آپ ہی اس فن کے موجد تھے، آپ نے ہی اپنے تلامذہ کے ذریعہ امتِ مسلمہ کو اس فن سے روشناس کرایا، آپ کے تلامذہ میں ملک العلماء علامہ مفتی سید ظفر الدین بہاری

قدسہ النورانی نے باضابطہ اس فن میں کتابیں تحریر فرمائی اور ملک بھر کے لیے ”تقویم البلدان“ تیار فرمائے اور لوگوں کو درست اوقاتِ نماز و سحر و افطار سے آگاہ فرمایا۔ جعل اللہ سعیمہ مشکورا۔

راقم السطور کو دورِ طالبِ علمی میں فنِ ہیئت و توقیت سیکھنے کا بہت شوق تھا، جو میں نے ”کیرلا“ کے دورانِ قیامِ جامعہ سعدیہ عربیہ میں امامِ علم و فن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی نور اللہ مرقدہ کے شاگردِ رشید استاذی الکریم حضرت علامہ مفتی اشفاق حسین مصباحی دام ظلہ علیہما سے بقدرِ ضرورت سیکھا، اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے، امامِ علم و فن کے وصال کے بعد پورے ہندوستان میں گو اس فن میں اوس پڑگئی۔ مگر خوشی کی بات ہے کہ دوسرے ملک میں اس فن کا احیائے نو ہو چکا ہے، ایک سے زائد شائقین اب نہ صرف اس فن سے آگاہ بلکہ ماہر بن چکے ہیں، فن سکھاتے ہیں، پڑھاتے ہیں، مضامین اور کتابیں بھی لکھ رہے ہیں۔

انہیں ماہرین میں سے ایک مشہور ترین نام ماہرِ فلکیات محترم حضرت مولانا وسیم عطاری صاحب کا بھی ہے ”فنِ توقیت“ کی اس کتاب ”نصابِ توقیت“ میں آپ نے آفتاب کے طلوع و غروب و زوال اور میل و بعد سمتی کو جس آسان انداز میں تقسیم کیا ہے پھر آفتاب کی رویت سے متعلق انکسار و اختلافِ منظر کی جو تشریح کی ہے وہ اس فن میں آپ کی کامل دسترس کا واضح ثبوت ہے۔

حضرت سے ہمارا تعارف ایک سال پہلے ۲۰۲۰ء میں اس وقت ہوا جب میں نے ”جلگاؤں مہاراشٹر“ کے لیے اوقاتِ سحر و افطار ”زبدۃ التوقیت“ کے حساب سے

نکال کر حضرت کی بارگاہ میں پیش کیا تھا، حضرت نے مجھے فون کر کے دعاؤں سے نوازا اور جہاں کہیں کچھ غلطی رہ گئی تھی اس کی نشاندہی فرمائی جس پر ہم حضرت کے بے پناہ شکر گزار ہیں۔

اس کتاب کی خوبصورتی یہ ہے کہ طلوع و غروب و نصف النہار و دیگر اوقاتِ نماز کی تخریج کے لیے آپ نے جو فارمولے پیش کیے ہیں وہ ریاضی کے جدید فارمیٹ میں پیش کیے ہیں جنہیں باآسانی سائنٹفک کیلکولیٹر سے حل کیا جاسکتا ہے، نیز اس کتاب میں آپ نے بلندی پر آفتاب کے طلوع و غروب وغیرہ اوقات کی تخریج کے فارمولے بھی بیان فرمائے ہیں تاکہ پہاڑی علاقوں میں رہنے والوں کے لیے اور ہوائی جہاز میں سفر کرنے والوں کے لیے تخریجِ اوقاتِ صوم و صلاۃ میں آسانی ہو۔ مجموعی طور پر یہ کتاب ”فنِ توقیت“ کے جو اہر پاروں کا ایک حسین مرقع ہے۔

اخیر میں بارگاہِ خداوندی میں دست بدعا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اس کتاب کو مقبولِ عام فرمائے اور اس کے مؤلف گرامی قدر کو سعادتِ دارین سے مالا مال کرے اور انہیں مزید گراں مایہ علمی و قلمی خدمات انجام دینے کی توفیقِ خیر عطا فرمائے۔

امین یا رب العالمین بجاہِ حبیبہ سید المرسلین

دعا گو و دعا جو:

محمد جاہر سعدی رضوی (M.A)

بانی و مہتمم: جامعہ غوثیہ رضویہ ایجوکیشنل ہب، ہوشنگا باد، ایم بی

کلماتِ تحسین

استاذُ الفقه مفتی علی اصغر عطاری المدنی مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالَمَ
مفتی دارالافتا اہل سنت

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين
ہر عاقل و بالغ مسلمان اس بات کا محتاج ہے کہ وہ مقررہ وقت پر نمازیں ادا کرے اور
روزے کے لئے سحر و افطار کے اوقات کا خیال رکھتے ہوئے بالخصوص رمضان المبارک
میں روزے جیسی عظیم عبادت کی ادائیگی کرے۔ نماز کی شرائط میں سے ایک شرط استقبال
قبلہ بھی ہے یعنی قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔

یہ تین چیزیں یعنی نماز اور سحر و افطار کے اوقات اور سمتِ قبلہ سے آگاہی
مسلمانوں کے لئے بنیادی دینی ضرورت ہے۔ اصول یہ ہے کہ جو چیز فرض ہو اس کی
درست ادائیگی کی معلومات کا جاننا بھی فرض ہوتا ہے۔

عام مسلمان تو نقشہ جات دیکھ کر اوقاتِ نماز کی معلومات یا سحر و افطار کے وقت
کی معلومات حاصل کر لیتے ہیں یا مساجد کے محراب دیکھ کر جہتِ قبلہ کے علم کی ضرورت
پوری کر لیتے ہیں لیکن نقشہ جات بنانے اور سمتِ قبلہ کے لئے علم کا جاننا کہ نمازوں کے
اوقات کیسے نکالے جائیں گے اور قبلہ کی سمت کیسے معلوم کی جائے گی یہ وہ علم ہے جس
کے جاننے والے افراد کا معاشرے میں پایا جانا فرضِ کفایہ ہے۔

آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی بعض جگہ ایسا ہوتا ہے کہ بہت ساری نئی بننے

والی مساجد عین قبلہ کی سمت ہونے کے بجائے دائیں بائیں ہوتی ہیں اگرچہ 45 ڈگری کے اندر ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن اگر کوئی مسجد بنی ہی 30 یا 35 ڈگری پر ہو تو اس کو دیکھ کر لوگ گھروں میں جو نماز ادا کریں گے اس کا کیا حال ہو گا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

نماز روزوں کے اوقات کا جاننا ہر دور میں اہم رہا ہے لیکن فی زمانہ سفر کرنے کی رفتار تیز ہو گئی ہے لوگ بکثرت سفر کرتے ہیں سفر میں نمازوں کے اوقات بدلتے شہروں اور بدلتے ملکوں کی وجہ سے جاننا دشوار ہو جاتا ہے اور اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے فی زمانہ مختلف ویب سائٹس اور ایپلی کیشنز کا سہارا لیا جاتا ہے لیکن اگر علم توقیت کے جاننے والے معاشرے میں نہ پائے جائیں تو درست نقشہ جات بنانے والے یا کسی بھی ایپ یا نقشے پر ماہر نہ رائے دینے والے افراد نہ ہونے کے باعث صحیح اور غلط کی پہچان مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ علم توقیت کا فن مدارس کے نصاب میں شامل نہ ہونے کے باوجود سیکھا جاتا رہا ہے اور مختلف لوگ اس فن کی شہرت کے تعلق سے پہچان رکھتے ہیں اور فن کا شوق رکھنے والے ان کی طرف رجوع کر کے فن حاصل کرتے ہیں اور ملک و شہر کی اس دینی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔

مولانا و سیم صاحب کا شمار بھی ان ہی لوگوں میں ہوتا ہے۔ آپ گزشتہ 20 سالوں سے اس فن کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ سینکڑوں علماء کو انہوں نے یہ علم سکھایا ہے جن میں سے بعض تو اس فن میں ماشاء اللہ بہت آگے بڑھے ہیں اور کئی جہات

میں کام کر رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ جب وسیم بھائی نے پہلی بار نقشہ جات بنائے تھے تو میرے پاس افتاء میں جامعۃ المدینہ کے ایک مدرس مولانا عرفان صاحب فتویٰ نویسی کرتے تھے۔ قبلہ امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب نے ان کو یہ ذمہ داری دی تھی کہ آپ نے بھی یہ فن سیکھا ہے تو ان پر نظر ثانی کر کے بتائیں کہ یہ نقشہ جات صحیح بنے ہیں یا نہیں۔ میری بھی جب حاضری ہوتی تو مجھ سے پوچھتے کہ انہوں نے جائزہ لے لیا یا نہیں۔ خیر جب اطمینان ہوا کہ ان کا علم پختہ ہے تو ان پر اعتماد قائم ہوا اور اس وقت سے مولانا وسیم صاحب اس فن کے ذریعے دین اسلام کی مختلف شکلوں میں خدمت کر رہے ہیں۔

ان کی خدمات کی چند جہات درج ذیل ہیں:

1. سینکڑوں علماء کو اس فن کی مختلف سطح کی تربیت دینا
2. باقاعدہ ایک شعبہ بنا کر توقیت و فلکیات پر مختلف انداز کے مسلسل کام کرنا
3. شہر شہر جا کر بالخصوص نئی بننے والی مساجد کے قبلہ کی جہت کے تعلق سے رہنمائی فراہم کرنا
4. مختلف شہروں کے لئے اوقات الصلوٰۃ بنانا اور اوقات سحر و افطار تیار کرنا
5. مجلس آئی ٹی دعوتِ اسلامی سے مل کر ایپلی کیشن تیار کرنا جس کے ذریعے دنیا بھر کے کسی بھی مقام کے لیے اوقات با آسانی معلوم کیے جاسکتے ہیں۔
6. ماہنامہ بنیادوں پر رویتِ ہلال کے امکان کی رپورٹ تیار کرنا
7. فن سے متعلق مختلف پیچیدگیوں پر مسلسل تحقیق کرنا

علم و فن کی جو آبیاری انہوں نے کی ہے، اللہ تعالیٰ اس پر انہیں جزائے خیر عطا

فرمائے۔

زیر نظر کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ فن علمِ التوقیت سیکھنے والوں کے لئے ایک سلیبس کے طور پر لکھی گئی ہے۔ میں نے اسے چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا ہے دیکھ کر مسرت ہوئی۔ چونکہ اس فن پر مہارت نہیں رکھتا اس لئے کوئی ماہر انہ رائے تو نہیں دے سکتا۔ البتہ کتاب کو سرسری دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس فن کے سیکھنے والوں کے لئے یہ کتاب بہت معاون ثابت ہوگی۔

مؤلف نے جگہ جگہ نقشہ جات اور مختلف گراف کی تصاویر کے ذریعے آسان انداز میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

اگرچہ یہ ایسی کتاب نہیں جس کو بغیر استاد کے سمجھا جاسکے لیکن کتاب میں بہت ساری معلومات اور مختلف مقامات پر سوال و جواب کا سلسلہ ہے اس سے ایک عام قاری بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مثلاً

1. کس قصبے کو معیار بنا کر اسٹینڈرڈ وقت بنایا گیا ہے؟
2. اونچائی اور جہاز پر افطار کیسے کریں؟
3. سائنٹفک کیلکولیٹر سے اوقات نکالنے کے لئے حساب کیسے لگایا جائے؟
4. کمپاس استعمال کرنے کا طریقہ وغیر ذلک؟

یہ بات اہل علم پر مخفی نہیں کہ کسی علم کی بنیادی باتوں کا سیکھنا آخری نہیں بلکہ پہلی منزل ہوتی ہے لہذا یہ کتاب بھی اس پہلی منزل کی تکمیل کے لئے بہت عمدہ ثابت ہوگی۔

میں امید کرتا ہوں کہ حضرت مولف خود یا اپنے شعبے میں کام کرنے والے علماء کے ذریعے اس ابتدائی کتاب کے بعد فن کی ابحاث کو لے کر بھی کوئی تصنیف فرمائیں گے کیونکہ اس فن کی ابحاث اور دلائل ہی وہ مقامات ہیں جن کی روشنی میں بنیادی فارمولا اور قواعد و ضوابط قائم ہونے کی وجہ اور علت واضح ہوتی ہے۔

میں توقع رکھتا ہوں کہ مولف اس فن کی ابحاث پر بھی کچھ لکھیں گے کیوں کہ فنِ توقیت کی ابحاث کے جاننے والے افراد کا پایا جانا بھی فرضِ کفایہ ہے ورنہ صبح صادق کے وقت میں بعض لوگ 15 ڈگری پر عمل کرتے ہیں۔ یورپ کے بعض علاقوں میں عشاء کا وقت نہ آنے پر جو مسائل سامنے آتے ہیں ایسے مسائل اور اس جیسے دیگر مسائل کے آنے پر تصفیہ اور حل تب ہی سامنے آتا ہے جب فن کی ابحاث اور باریکیوں کے جاننے والے افراد موجود ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا وسیم صاحب اور ان کی ٹیم ان کے شعبے کے افراد کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے علاوہ جو بھی علمائے اہلسنت اس فن کی خدمت کر رہے ہیں انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

کلماتِ تحسین

عالمِ توقیت مفتی محمد انوری رضوی مُدَّةُ الْعَالِی
امام و خطیب جامع مسجد حنفیہ و مفتی دار الافتاء و نق الاسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله على سابع نعم الله والصلاة والسلام على رسول الله، اما بعد

بندۂ ناچیز کے سامنے ”نصابِ توقیت“ کا مسودہ (غیر تصحیح شدہ نسخہ) ہے جو کہ فنِ توقیت میں علامہ و سیم احمد عطاری صاحب کی کاوش ہے۔ دنیائے توقیت میں پہلی بار نصابی انداز میں مرتب کیا گیا یہ گر انقدر رسالہ بلاشبہ لائقِ تعریف ہے۔ آج کل ایسے سو فٹ ویز اور اپیلی کیشنز با آسانی دستیاب ہیں جن سے منٹوں میں کسی بھی جگہ کے اوقاتِ نماز معلوم ہو جائیں مگر جب سہولتیں نہیں تھیں تو علمائے کرام، اوقاتِ نماز معلوم کرنے کے لیے کن مراحل سے گزرتے تھے اس کا اندازہ ”علمِ توقیت“ سے واقف شخص ہی لگا سکتا ہے۔ اس بندۂ ناچیز نے بھی یہ فن سیکھا اور بعد میں چند طلباء کو پڑھایا بھی۔ فقیر کے اس فن میں بلا واسطہ تین شیوخ ہیں۔ علامہ مفتی عبد الحفیظ قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ مفتی عبد الرزاق بھتر الوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابو القاسم ضیائی مدنی۔ اور بالواسطہ ملک العلماء اور بحر العلوم کی کتب سے فقیر نے بہت استفادہ کیا۔ رحمہما اللہ تعالیٰ۔

بلاشبہ علامہ و سیم احمد عطاری اور ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی، مبارکباد کے مستحق ہیں

کہ اس فن کو نئی جلا بخشی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین

نقط: العبد الضعیف

خادم اسلام: محمد انوری رضوی امام و خطیب جامع مسجد حنفیہ و مفتی دار الافتاء و نق الاسلام

مصنف کی کہانی مصنف کی زبانی

توقت سیکھنے کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! فقیر نے 1991ء میں شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ قبلہ امیر اہل سنت کی ترغیب پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی قافلوں میں سفر کا معمول شروع سے ہی بن گیا تھا۔ اپنے شہر سے باہر جب ہم دوسرے شہروں یا گاؤں دیہات میں جاتے تو وہاں اوقاتِ نماز اور سحر و افطار جاننے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ کئی مساجد میں نقشہ جات سرے سے ہوتے ہی نہ تھے اور جن میں ہوتے بھی تو خاص اس مقام کے بجائے قریب کے کسی مشہور شہر کے اوقات آویزاں ہوتے۔

اس کا ایک حل ہم نے یہ نکالا کہ اپنے شہر کا نقشہ پاس رکھتے۔ ”اب ایک شہر میں جانا ہوا تو وہاں کوئی نقشہ نظامِ الاوقات نہ تھا۔ ہم نے اپنے شہر کا نقشہ نکال کر ایک مقامی عالم صاحب سے پوچھا کہ اس نقشے سے یہاں کے اوقات میں کتنے منٹ کی احتیاط کریں؟ عالم صاحب نے فرمایا: چونکہ آپ کا شہر یہاں سے نزدیک ہی ہے لہذا 5 منٹ پہلے اوقات سمجھ لیں۔ دوسرے دن جب ہم اگلے محلے کی مسجد میں پہنچے تو وہاں کے عالم صاحب سے پوچھنے پر یہ جواب ملا: چونکہ آپ کا شہر یہاں سے کافی دور ہے لہذا آپ وہاں کے نقشے سے 10 منٹ پہلے یہاں کے اوقات سمجھیں۔“

ایسے واقعات کے بعد ذہن میں تجسس پیدا ہونے لگا کہ آخر نظامِ الاوقات کیسے

بنائے جاتے ہیں؟ اس کے لیے کون سے علوم جاننا ضروری ہوتے ہیں؟ اگر یہ فن سیکھنا چاہیں تو کہاں سے سیکھا جاسکتا ہے؟

کئی علمائے کرام کی بارگاہ میں یہ سوالات پیش کیے تو یہی جواب ملا کہ ہم اس فن کو نہیں جانتے۔ عرض کیا گیا: کسی جاننے والے کے متعلق رہنمائی فرمادیجئے۔ تو جواب ملا: ایسا توقیت داں بھی ہماری نظر میں نہیں۔ عرض کیا: ہمارے بزرگوں کی اس فن پر لکھی کوئی کتاب ہو تو ارشاد فرمادیجئے۔ تو جواب ملا: ایسی کوئی کتاب بھی ہماری معلومات میں نہیں۔ بہر حال ابتدا میں اس طرح کی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

کتب توقیت کی تلاش

اب میں نے اپنے طور پر علم توقیت کی کتب کی تلاش شروع کی چنانچہ اس مقصد کے لیے بازار پہنچا۔ مختلف مکتبوں میں گھوما لیکن اس فن کے اصول و ضوابط اور بنیادیات پر باقاعدہ کوئی کتاب نہ ملی۔ ایک پروفیسر کی کتاب ملی جو باقاعدہ اس فن کے سیکھنے سکھانے کے لیے نہیں تھی بلکہ اس میں ایک ملک کے تقریباً 60 شہروں کے نقشہ نظام الاوقات تیار کر کے جمع کیے گئے تھے۔ اس کتاب کے نقشہ جات اور ہمارے شہروں میں رائج نقشہ نظام الاوقات میں کافی فرق تھا۔ بہر حال اس کتاب سے کافی رہنمائی ملی اور غور و خوض کر کے اس علم کی بنیادی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کی۔

نقشوں میں مطابقت نہ ہونا

علم توقیت سیکھنے کے لیے میں نے دیگر پروفیسرز کی کتب کا مطالعہ کرنا شروع کیا

جس سے کچھ نہ کچھ سُدھ بُدھ ہونے لگی کہ اوقات کیسے تیار ہوتے ہیں؟ نیز یہ بات بھی مشاہدے میں آئی کہ کئی چھپے ہوئے اوقات کار میں باہم مطابقت نہیں تھی۔

جس سے سمجھ آنے لگا کہ ان نقشوں میں کچھ نہ کچھ مسائل ہیں۔ ہم اگر ایک نقشہ کو درست مانیں تو دوسرا غلط ٹھہرتا ہے تو ان باتوں کی وجہ سے علم توقیت سیکھنے کا شوق مزید بڑھ گیا۔

توقیت دان کی تلاش

اب ایسے عالم کی تلاش شروع کی جو توقیت داں ہوں تاکہ ان کی شاگردی اختیار کر کے یہ علم سیکھا جائے۔ دعوتِ اسلامی کے سالانہ اجتماع میں چونکہ کثیر عشاقانِ رسول جمع ہوتے تھے لہذا میں مختلف شہر والوں کے حلقے میں جاتا اور ان سے معلومات لیتا کہ آپ کے علاقے میں ایسے کوئی عالم دین ہوں جنہوں نے نقشہ نظام الاوقات یا کوئی جنتری بنائی ہو تو مجھے بتا دیجئے تاکہ ان سے میں یہ علم سیکھ سکوں۔ پوچھتے پوچھتے میں ایک شہر سے تشریف لائے ہوئے عشاقانِ رسول کے حلقے میں پہنچا۔ وہاں کے تنظیمی نگران عبدالکریم عطاری صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہیں اپنی گزارش پیش کی۔ اللہ پاک ان کو جزائے خیر عطا فرمائے میری گزارش سن کر ارشاد فرمایا: ”بالکل! ہمارے شہر کے مشہور مفتی ابراہیم قادری رضوی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ علم توقیت کا ذکر فرماتے رہتے ہیں اور خود انہوں نے یہ علم جامع معقول و منقول مفتی افضل حسین مونگیری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سے حاصل کیا تھا۔“ اسی طرح ایک آدھ جگہ اور توقیت دان کا پتا چلا۔

امیر اہل سنت کی دعا

میں اگلے سال اجتماع میں آگے سفر کی تیاری کے ساتھ پہنچا اور پھر اجتماع کے اختتام پر 4 دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا۔ اس وقت 1995 کے ماہ اکتوبر کی آخری تاریخیں جاری تھیں۔ شیخ طریقت امیر اہل سنت بھی ان دنوں ایک سال کے مدنی قافلے میں اسی صوبے میں تشریف فرما تھے۔ وہاں آپ کی عام ملاقات تھی۔ میں نے بھی ملاقات کا شرف پایا اور عرض کی: حضور! میں علم توقیت سیکھنا چاہتا ہوں آپ میرے لیے کامیابی کی دعا فرما دیجئے۔

امیر اہل سنت نے پوچھا: کس سے سیکھنا چاہتے ہیں؟ عرض کی: قبلہ مفتی ابراہیم قادری صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضری کا ارادہ ہے۔ چنانچہ قبلہ امیر اہل سنت نے ہاتھ اٹھا کر فقیر کے لیے دعا فرمائی۔

توقیت کے اتاذ سے پہلی ملاقات

پھر میں مختلف شہروں کا سفر کرتے ہوئے اپنے مطلوبہ شہر پہنچا۔ وہاں کے نگران عبد الکریم عطاری کے یہاں رات قیام کیا اور پھر صبح سائیکل پر جامعہ غوثیہ رضویہ (باغ حیات) پہنچے۔ قبلہ مفتی ابراہیم قادری صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کا شرف ملا۔ مدعا عرض کرنے پر ارشاد فرمایا: ”آپ کا شوق دیدنی ہے لہذا میں آپ کو یہ علم ضرور پڑھاؤں گا۔ میں نے یہ علم آج سے 20 سال پہلے 1975 میں قبلہ مفتی افضل حسین مونگیری رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پڑھا تھا۔ حضرت اس فن کے ساتھ ساتھ کئی علوم عقلیہ و نقلیہ

میں ماہر تھے۔ اب تو چند سال گزر گئے اس فن کی کوئی کتاب بھی کھول کر نہیں دیکھی۔
بہر حال آپ کل تشریف لائے، میں رات کو کتاب دیکھ لیتا ہوں۔

دوسرے دن صبح ہم پھر پہنچے۔ قبلہ استاذِ مکرم نے جامع معقول و منقول مفتی افضل حسین مونگیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی کتاب ”زُبْدَةُ التَّوْقِیْتِ“ کے ابتدائی اسباق پڑھائے۔ پھر ارشاد فرمایا: ”آج میری دوسرے شہر روانگی ہے وہاں کچھ بیانات کا جدول ہے۔“ میں نے عرض کی: اگر اجازت ہو تو میں بھی ساتھ ہو جاؤں تاکہ فارغ وقت میں کچھ سیکھتا رہوں۔
ارشاد فرمایا:

”فارغ وقت تو بالکل بھی نہیں ملے گا البتہ آپ کا شوق دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ آپ یہ علم میرے بغیر بھی سیکھ جائیں گے۔ بس انگلی پکڑانے اور کتاب کے متعلق رہنمائی کرنے کی ضرورت تھی وہ میں نے کر دی، میری دعا آپ کے ساتھ ہے۔ آپ کی لگن دیکھ کر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اِنْ شَاءَ اللهُ آپ اس شعبے میں بہت آگے بڑھیں گے۔“ تو یوں استاذ محترم سے دعائیں ملی۔

اکابر علمائے کرام کی دعائیں

فقیہ العصر قبلہ مفتی امین صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اور قبلہ رئیس التحریر مفتی فیض احمد اویسی صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی بارگاہوں میں جب حاضری کا شرف ملا تو انہوں نے بھی دعاؤں سے نوازا۔

مشکل ابحاث سمجھنے میں دشواریاں

ان بزرگوں کی دعاؤں کے سائے میں کتب سے علم توقیت سیکھنے کی جستجو جاری رہی۔ پیچیدہ باتیں سمجھنے میں کافی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑتا۔ مسلسل محنت کے باعث بسا اوقات تو یوں لگتا کہ کہیں یہ علم سیکھتے سیکھتے دماغ کا کوئی مسئلہ نہ پیش آجائے۔ لیکن پھر یہ سوچتا تھا کہ کچھ ہوا بھی تو صرف میرا ہی نقصان ہو گا لیکن کچھ نہ ہو تو امت کا فائدہ ہو جائے گا۔

خواب میں مسئلہ سمجھادیا

ایک بار کتاب کا ایک پیچیدہ مسئلہ سمجھ نہیں پڑ رہا تھا۔ رات گئے تک بار بار کوشش کرتا رہا لیکن کامیابی نہ ملی۔ پھر اسی حالت میں غنودگی آئی اور آنکھ لگ گئی۔ آنکھیں کیا بند ہوئی قسمت جاگ اٹھی۔ قبلہ امیر اہل سنت کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور وہ پیچیدہ مسئلہ خواب میں ہی آپ نے حل کروادیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہِ

سب سے پہلا تیار کردہ نقشہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 1995 سے توقیت سیکھنے کا آغاز کیا اور 1998 تک مسلسل تین سال اتنا کچھ سیکھ لیا کہ کسی مقام کا نقشہ بنا سکوں چنانچہ سب سے پہلے مجھے 1998 میں مکہ و مدینہ شریف کے اوقات تیار کرنے کی سعادت ملی۔ نقشہ تیار کرنے کے بعد جب اپنے مرشد امیر اہل سنت کی بارگاہ میں بھیجا تو آپ نے مجھے اپنی بارگاہ میں حاضری کے لیے یاد فرمایا۔ جب حاضری ہوئی تو کمال بندہ نوازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا: ”میں آپ سے

تمہ دل سے بہت خوش ہوں۔ آپ نے اوقات تیار کر کے امت پر احسان کیا ہے۔“

دوسرا نقشہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اپنے پیر و مرشد کی شفقت پا کر بہت خوشی ہوئی اور فنِ توقیت میں مزید آگے بڑھنے کا حوصلہ ملا۔ محنت جاری رہی اور پھر دوسرا نقشہ اپنے ملک کے ایک شہر کا بنانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

نقشہ بنانے میں دشواریاں

اس وقت نقشہ بنانا بہت دشوار تھا۔ سادہ سائینٹفک کلو لیٹر میں فارمولہ حل کرنے کی سہولت نہ تھی۔ کسی درجے کا ”سائن (Sin)“، ”کوس (Cos)“ وغیرہ کا الگ الگ حساب لگانا اور پھر سب کچھ ہاتھ سے کا پی پر لکھنا پڑتا، ”طُول و عرض“ CD یا فلاپی سے نکالتے۔ ایرر (Error) آنے کے سبب بار بار وہ رُک جاتی۔ یوں ایک نقشہ بنانے میں کئی کئی ہفتے لگ جاتے۔ پھر کچھ ویب سائٹس ملی تو بعض چیزیں ان سے حاصل کرنے سے وقت کی بچت ہونے لگی۔

ملک و بیرون ملک کے نقشہ جات

1998 سے 2002 تک مسلسل چار سال ہاتھوں سے نقشہ نظامِ الاوقات بنانے کا سلسلہ رہا۔ اس عرصے میں ملک اور بیرون ملک کے تقریباً 125 شہروں کے نقشہ نظامِ الاوقات تیار ہوئے۔

اپنا سافٹ ویئر بنانے میں دشواریاں

چونکہ کام بہت زیادہ کرنا تھا لیکن موجودہ انداز میں ایک نقشہ تیار کرنے میں کئی ہفتے لگ جاتے تھے۔ کام بڑھانے کے لیے اپنا سافٹ ویئر بنانا ضروری تھا۔ لیکن اس کے لیے پروگرامنگ میں مہارت درکار تھی جبکہ میرا حال یہ تھا کہ مجھے تو نہ کمپیوٹر چلانا آتا تھا اور نہ وہ میرے پاس تھا۔

آہ! پہلی بار محنت ضائع

ایک اسلامی بھائی کے سامنے یہ پریشانی رکھی تو انہوں نے فرمایا: میرے گھر کمپیوٹر ہے اور تھوڑا بہت میں چلانا بھی جانتا ہوں لہذا جب میں جاب سے واپس پلٹا کروں تو آپ میرے گھر آکر کام کر لیا کریں۔ چنانچہ اب میں ان کے گھر جانے لگا۔ کمپیوٹر کی بعض چیزیں انہوں نے مجھے سمجھا دی جس سے میں اپنا کام چلا لیتا۔ ”عرضِ بلد و طولِ بلد“ حاصل کرنے کے لیے ایک CD سے ڈیٹا لیتا لیکن کسی بھی مقام کی بلندی معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ کیونکہ اس دور میں انٹرنیٹ عام نہیں تھا لہذا گوگل ارتھ (Google Earth) وغیرہ وغیرہ ویب سائٹس استعمال کرنے کا تصور بھی نہیں تھا۔ بہر حال کچھ مہینے یہ سلسلہ جاری رہی لیکن وائے رے بد نصیبی ایک بار کمپیوٹر پر وائرس کا ایک ہوا اور سارا کام ضائع ہو گیا۔

آہ! دوسری بار محنت ضائع

محنت ضائع ہونے پر دلبرداشتہ ہونا تو بنتا ہے لیکن شفقتِ مرشد نے ہمت ٹوٹنے نہیں دی

اور ”باندھ کمر کیا ڈرتا ہے... پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے۔“ یہ سوچ کر ایک بار پھر کام کا آغاز کیا۔ اس بار ایک اور اسلامی بھائی ملے جو کمپیوٹر پروگرامنگ میں کچھ مہارت بھی رکھتے تھے لہذا ان کے گھر جا کر کام کرنا شروع کیا۔ انہوں نے ٹیبل بنا کر دیے اور بکس میں لکھنے اور ڈیلیٹ کرنے کا طریقہ بتا دیا۔ کچھ عرصہ کی محنت سے کافی ڈیٹا میں نے ٹیبلز میں جمع کر لیا، لیکن آہ! جب فارمولے لگا کر وقت نکالنے کا مرحلہ آیا تو میرے اس کرم فرما کا بیرون ملک کاویزہ لگ گیا اور وہ آنا فائنا رخصت ہو گئے اور سارا کام دھرے کا دھرا رہ گیا۔

دوسرے ملک کا سفر

دو مرتبہ سافٹ ویئر یا ٹیبل بنانے کی کوشش کی مگر محنت ضائع ہو گئی جس کی وجوہات آپ سن چکے۔ اب میں نے 2002 میں امیر قافلہ کورس کیا اور پھر 2003 میں مع فیملی مدنی مرکز کے حکم پر دوسرے ملک کے لیے مدنی قافلہ میں روانہ ہو گیا۔ تقریباً 2 سال یہ سفر رہا اور اس دوران ایک بار اپنے ملک آنا بھی ہوا۔ دوسرے ملک قیام کے دوران 18 دسمبر 2004 مطابق 5 ذیقعدہ 1425 بروز ہفتہ والد گرامی وفات پا گئے۔ اللہ پاک ان کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

مدنی قافلہ میں چونکہ مصروفیات کی نوعیت کچھ تبدیل ہو گئی تھی اسی لیے اس دوران نقشے بنانے کا معمول موقوف ہو گیا۔ لیکن شوق تو شوق ہوتا ہے لہذا میرا علم توقیت کا شوق ماند نہ پڑا۔

سافٹ ویئر بنانے کا آغاز

2005 میں جب واپس ملک آگیا تو اب نئے سرے سے روزگار کا کوئی ذریعہ اپنانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مختلف ذرائع کے بارے میں ابھی سوچ و بچار جاری تھی کہ ایک دن رکن شوریٰ سید ابراہیم عطاری سَلْتَهُ انبادی نے کال کی اور ارشاد فرمایا: اگر ہم آپ کو ایک پروگرام مہیا کر دیں تو کیا نظام الاوقات کا سافٹ ویئر بنا سکتے ہیں؟ میں نے عرض کی: اگر ایسا ہو جائے تو مرشد اور بزرگوں کے فیضان کے صدقے قوی امید ہے کہ ہم نظام الاوقات کا سافٹ ویئر بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو یوں ایک پروگرام کی معاونت مجھے حاصل ہو گئی۔

بالآخر سافٹ ویئر بن ہی گیا

میں ہفتے میں تین چار دن فیضانِ مدینہ آتا اور اس پروگرام کے ساتھ کئی کئی گھنٹے بیٹھا رہتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تقریباً پانچ ماہ مسلسل یہ کام جاری رہا (استاذ صاحب نے اس کام کا کوئی معاوضہ بھی نہیں لیا (از شعبہ))۔ اور پھر ہم ایک عالی شان سافٹ ویئر بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ اللہ پاک کا فضل و کرم ہی تھا کہ ہماری امیدوں سے بڑھ کر شاندار سافٹ ویئر بن گیا۔

اب اسے چیکنگ کے مرحلہ سے گزارنا تھا۔ لہذا دنیا کے مختلف علاقوں کے مختلف نمازوں کے اوقات بدل بدل کر چیک کیے گئے۔ بار بار چیکنگ کے باوجود اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر بار نتیجہ بالکل درست نکلا۔

سافٹ ویئر کی لاؤنچنگ

چیکنگ کے تمام مراحل پاس کرنے کے بعد اب یہ سافٹ ویئر لاؤنچنگ کے لیے بالکل تیار تھا۔ چنانچہ ماہِ رمضان المبارک 18 اکتوبر 2005 کو رکنِ شوریٰ مفتی دعوتِ اسلامی مفتی فاروق عطاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: وسیم بھائی! دکھائیے آپ نے کیا بنایا ہے؟ مفتی صاحب کو جب سافٹ ویئر کی مدد سے مختلف مقامات کے اوقات نکال کر دکھائے گئے تو ارشاد فرمایا: ”بہت خوب! مَا شَاءَ اللهُ آپ نے تو کمال کر دیا۔“

میں نے عرض کی: حضور! اسے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر کب تک لاؤنچ کیا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: ”اس میں دیر کیسی؟ اس کو آج بلکہ ابھی لاؤنچ کروا دیجئے۔ میری طرف سے اجازت ہے۔“ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دعوتِ اسلامی کا تیار کردہ پہلا اوقاتِ روزہ و نماز کا سافٹ ویئر لاؤنچ کر دیا گیا۔

27 لاکھ مقامات کے اوقات

اس وقت سافٹ ویئر میں دنیا کے 10 ہزار مقامات کے اوقات ڈالے گئے تھے۔ بعد میں اس میں اضافہ کیا گیا چنانچہ اب اس سوفٹ ویئر میں دنیا بھر کے 27 لاکھ مقامات کے اوقات دیکھے جاسکتے ہیں۔

امامت کی سعادت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 2007 سے 2010 تک ایک مسجد میں امامت کی سعادت ملی، اور پھر

2010 میں ”مجلسِ توقیت“ کا باقاعدہ قیام عمل میں آگیا لہذا مصروفیات میں اضافہ کے سبب امامت سے معذرت کر لی۔

درسِ نظامی کا سفر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی ماحول سے وابستگی کی برکت سے کچھ نہ کچھ کتبِ دینیہ کے مطالعہ کا معمول تو تھا ہی پھر 2017 سے باقاعدہ درسِ نظامی کورس کرنے کا ذہن بنا۔ لہذا اس کے لیے دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے رات کے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا۔ تادمِ تحریر درسِ نظامی کا سفر جاری ہے۔ اور دعا گو ہوں کہ اللہ کریم اخلاص و استقامت کے ساتھ درسِ نظامی کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

مشاہدات کے لیے اسفار

توقیت میں مہارت کے لیے مشاہدات از حد ضروری ہیں۔ یعنی صبحِ کاذب، صبحِ صادق، طلوع، غروب، شفقِ احمر و شفقِ ابیض وغیرہ کو آنکھوں سے دیکھ کر ”علمِ توقیت“ کے قواعد کی صحت کو پرکھنا۔ ہمارے اکابر توقیت داں علما مشاہدات کے لیے سفر اختیار کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! فقیر بھی مشاہدات کے لیے گاہے گاہے سفر کرتا رہتا ہے۔ مختلف ”عرض و طول“ پر مشتمل کئی ساحلی، میدانی اور پہاڑی علاقوں کا سفر کرنے کی سعادت مل چکی ہے۔

اپنے سفر میں ”علمِ توقیت“ کے شائقین کو ساتھ رکھنے کا اہتمام ہوتا ہے اور موقع مناسبت سے ان کی تربیت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

والدہ مرحومہ کا وصال

میری کامیابی کے پیچھے والدہ مرحومہ کا بہت بڑا کردار ہے۔ افسوس یہ سایہ شفقت میرے سر سے 17 محرم الحرام 1443ھ کو اٹھ گیا اور والدہ مشفقہ دارِ فانی سے دارِ بقا کو کوچ کر گئیں۔ اللہ کریم ان کی بلا حساب بخشش فرمائے۔

علمائے کرام کے تاثرات

حضرت مفتی صفی اللہ مصباحی

حضرت مفتی صفی اللہ مصباحی (استاذ و مفتی مدرسہ نداء الاسلام، جھارکھنڈ ہند) فرماتے ہیں: جب امام علم و فن حضرت خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے دارالعلوم ”نورالحق، چرہ محمد پور فیض آباد“ میں زیرِ تعلیم تھا۔ امام فن کو کبھی کبھی دورہ حدیث کے طلبہ کو ”علم توقیت و ہیئت“ پڑھاتے ہوئے دیکھتا تھا۔ ایک گیند میں قلم سے لکھ کر پہلے نقشے بناتے اور پھر دھاگے سے باندھ کر سامنے لٹکا لیتے، پھر طلبہ کو بلا کر پڑھاتے۔ میں دور بیٹھ کر شوق سے صرف دیکھتا تھا۔ ایک روز بعدِ عشاء میدان میں بنے ہوئے اسٹیج پر شمالاً جنوباً ایک لکیر کھینچ کر لائین اس پر رکھا اور ایک ٹارچ کے سہارے قطبی ستارے پر روشنی ماری اور کچھ دیر تک یہ عمل کر کے بچوں سے بھی کروایا اور کچھ بتایا بھی۔ میں نے دیکھا بہت شوق سے مگر سمجھا کچھ نہیں۔

ایک روز خدمت کا موقع ملا تو ہمت کر کے پوچھ لیا۔ حضور! آپ گیند اور ٹارچ سے کون سا علم سکھاتے ہیں؟ خواجہ صاحب نے ”علم توقیت و ہیئت“ کا نام لیا۔ میں نے عرض کیا: میں بھی سیکھنا چاہتا ہوں تو حضرت نے ابتدائی درجات میں ہونے کی وجہ سے منع کر دیا اور فرمایا: جب اونچے درجے میں پہنچ جاؤ گے سکھا دوں گا۔ اس سال میں ثانیہ میں تھا اور دوسرے سال ”جامعہ اشرفیہ“ آگیا۔ تو اس وقت سے مجھے ”علم ہیئت و توقیت“ سیکھنے کا شوق تھا مگر پھر بعد میں نہ کوئی سکھانے والے ملے نہ میں سیکھ سکا۔

خدا ہزار رحمتیں نازل فرمائے حضور قبلہ استاذِ مکرم مولانا وسیم عطاری صاحب دَامَتْ بِرِکَاتُهُمُ الْقُدْسِیَہ پر جنہوں نے آن لائن ”علمِ توقیت“ کا درجہ شروع کر کے مجھ جیسے کئی طالبین کی تشنگی مٹانے کا سامان کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جدید تکنیک کے ساتھ ”علمِ توقیت“ کے مسائل حل کرنے کی جو مہارت حضور قبلہ استاذِ مکرم میں ہے، کسی اور میں ملنا مشکل ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ جس علم کو بغیر اہنمائی کے سیکھنا ناممکن کی حد تک مشکل ہے اس کو استاذِ مکرم نے خود حل کیا ہے۔ یقیناً یہ خدائے وَحْدَاہ لاشریک کا خاص فضل ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہمیں بھی ان کا صدقہ عطا فرمائے۔

اساتذہ کو دیکھا گیا ہے بلکہ خود استاذی کرتے کرتے محسوس کرنے لگا ہوں کہ کبھی کبھی طلبہ کے بے جا سوالات سے یا بار بار ایک ہی سوال کرنے سے اساتذہ جھلا جاتے ہیں اور ناراضگی کا اظہار کرنے لگتے ہیں، مگر حضور قبلہ استاذِ مکرم کو خدائے تعالیٰ نے حسنِ اخلاق کے ساتھ تحمل کا بلند رتبہ عطا فرمایا ہے کہ ہم لوگ ایک ہی سوال بار بار کرتے ہیں بلکہ پڑھے ہوئے سبق میں بے جا سوالات کرتے جاتے ہیں مگر نہایت سنجیدگی اور محبت و شوق سے جواب دینے کے ساتھ ساتھ ہماری حوصلہ افزائی بھی یہ کہہ کر فرمادیتے ہیں کہ ”آپ نے بہت اچھا سوال کیا۔“ یعنی خود بھیک دیں اور خود کہیں منگنا کا بھلا ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں دعوتِ اسلامی کے ”شعبہ اوقاتِ الصلاۃ“ کے تحت ہونے والے ”علمِ توقیت کورس“ کے پہلے دو درجے ”تقریبی درجہ“ (First Level) اور ”قریب التحقیق درجہ“ (Second Level) مکمل کر چکا ہوں اور اب تیسرا اور آخری

”تحقیقی درجہ“ (Final Level) پڑھ رہا ہوں۔

مولیٰ تعالیٰ ہمارے سروں پر استاذِ مکرم کا سایہ دراز فرمائے۔ دنیا و آخرت میں ان کی معیت برقرار رکھے اور ان کے فیضانِ علم سے ہمیں مالا مال فرمائے۔

علامہ توقیر احمد قادری

علامہ توقیر احمد قادری (مدرسہ دارالعلوم شانِ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف ہند) فرماتے ہیں:

بِحَمْدِہ تَعَالٰی رَبُّ الْعَزْتِ كَے احسان سے مجھے ایسا خاندان نصیب ہوا جس میں ہر طرف علم و عمل کا بول بالا تھا۔ تو یوں بچپن ہی سے بزرگوں کی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ حضور اعلیٰ حضرت کو بار بار پڑھا۔ مختلف علوم و فنون میں ان کی مہارت دیکھ کر مجھے بھی ان علوم و فنون کو حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا، خصوصاً ”علم توقیت“۔ میں ہر وقت اس بات کو ذہن میں رکھتا تھا کہ ”علم توقیت“ حاصل کیا جائے لیکن ادھر مدرسہ کی تعلیم چلتی رہی اور وہ آگ سینے میں دبی رہی۔ پھر میرا جب بریلی شریف لاک ڈاؤن کے ایام میں آنا ہوا تو وہاں مجھے پتا چلا کہ قبلہ شہید عالم رضوی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ یہی مقیم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حضرت ”علم توقیت“ کے ساتھ ساتھ دیگر کئی علوم میں اچھا خاصا درک رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں حضرت کی بارگاہ میں دامنِ طلب لیے حاضر ہوا۔ آپ نے بڑی شفقت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اگر آپ کو شوق ہے یہ علم سیکھنے کا تو کل سے ہی آجائیے۔ تو یوں میں نے بقرہ عید ۱۴۴۱ / 2020 کے دوسرے دن سے باقاعدہ کلاس لینا شروع کر دی۔ حضور قبلہ نے ”زُبْدَةُ التَّوْقِیْتِ“ سے جیبی جدول اور لوگار تھمی ٹیبل

سے اوقات نکالنا سکھایا۔

پھر اسی دوران ایک مرتبہ یوٹیوب پر سرچنگ کرتے ہوئے ”شعبہ اوقات الصلاة“ کا آفیشل چینل سامنے آیا۔ ایک ایک کر کے میں نے ”علم توقیت کورس“ کی ساری ویڈیو دیکھی۔

ان ویڈیوز کو دیکھنے سے مجھے تحقیقی اوقات نکالنے کا طریقہ آگیا چنانچہ پھر میں نے شعبہ اوقات الصلاة کے تحت باقاعدہ ”تقریبی درجہ“ کا امتحان دیا اور امتحان میں کامیابی کے بعد پھر ”تحقیقی درجہ“ کی کلاس میں شامل ہو گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”تحقیقی درجہ“ میں کافی کچھ ”علم توقیت“ کی بارکیاں سیکھنے کو مل رہی ہیں۔

اللہ ربُّ العزت ہمارے استاذ محترم حضرت مولانا وسیم عطاری صاحب اور ان کے رفقا کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ ”علم توقیت“ کو نئی جلا بخشنے کے تعلق سے ان کی کاوشیں قبول فرمائے۔

”خانقاہ برکاتیہ مطہرہ“ کی سرپرستی میں ”البرکات جوڈیشل سوسائٹی“ کے زیر اہتمام دو سالہ تربیتی کورس ہوتا ہے۔ جس میں ہند کے بڑے بڑے مدارس کے چنے ہوئے فارغ التحصیل چند علمائے کرام کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ انہیں ایک ڈپلومہ کورس کروایا جاتا ہے۔ جس میں دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق دین کا کام کرنے کی تربیت کی جاتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں بھی یہ تربیتی کورس کر چکا ہوں اور میرا ارادہ ہے کہ ان شاء اللہ اگلے

سال سے اس تربیتی کورس میں ”علمِ توقیت“ پڑھانا شروع کروں گا۔ اللہ پاک کامیابی عطا فرمائے۔

مولانا محمد نظام الدین مصباحی

مولانا محمد نظام الدین مصباحی (مدرس دازالعلوم منظر حق، قصبہ نانڈہ یوپی ہند) فرماتے ہیں: ”علمِ توقیت“ حاصل کرنے کا مجھے بہت زیادہ شوق تھا لیکن کہاں سے سیکھوں؟ اس کی کوئی سبیل بن نہیں پارہی تھی۔ میری لائبریری میں ایک کتاب ”زبدۃُ التوقیت“ رکھی ہوئی تھی۔ ایک بار میں نے اسے از خود حل کرنے کی کوشش شروع کی۔ کئی دنوں کی انتھک محنت کے باوجود کچھ سمجھ نہ پایا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہوا کہ دعوتِ اسلامی کے ”شعبہ اوقات الصلاة“ کے زیرِ اہتمام شعبانُ المعظم میں ”آن لائن علمِ توقیت کورس / 2020“ شروع ہوا۔ بروقت اطلاع نہ ہونے کے سبب میں اس کورس میں تو شرکت نہ کر سکا البتہ اس کی ویڈیوز رمضان المبارک میں مکمل دیکھنے کی سعادت حاصل کی۔

میں سراپا ممنون ہوں استاذِ محترم جناب مولانا وسیم عطاری توقیتی صاحب دَامَتْ بِرَكَاتُهُمُ الْقُدْسِيَّة اور ان کے رفقا کا کہ انہوں نے اس علم میں میری راہنمائی فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں کافی ”علمِ توقیت“ سیکھ چکا ہوں اور اس وقت ”تحقیقی درجہ“ (Final Level) میں اس علم کی باریکیوں سے آشنا ہو رہا ہوں۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ ہمارے اساتذہ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ان کی مساعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔